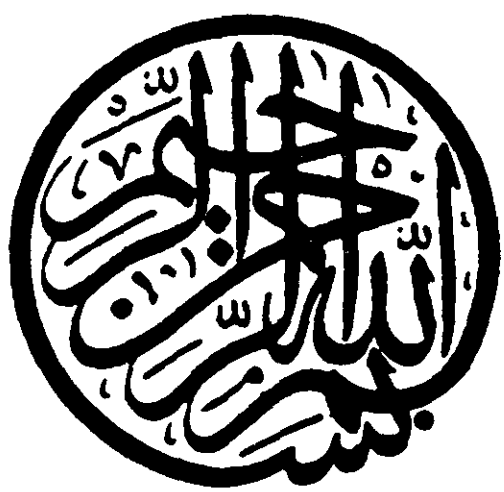

شیعہ سنّی مشترک روایات

روزہ

جناب شیخ محمود قانصوہ

جزء دوّم

کتاب کانام ـــــــــ شیعه نی مشترک روایات جزءدوم "روزه"

تألیف ـــــــــ جناب شیخ محمود قانصوه

ترجمه ـــــــــ جناب سید مرتضیٰ حسین صدر الافاضل مرحوم و
جناب سید محمد عسکری

ناشر ـــــــــ سازمان فرهنگ و ارتباطات اسلامی
ادارهٔ ترجمه و اشاعت

طبع ـــــــــ شوال سنه ۱۴۱۷ھ

ISBN 964-472-039-3

فہرست

عرض ناشر ـــــــــــــــــــــــــــــــ ۱۲

● روزہ ـــــــــــــــــــــــــــــــ

● فصل اوّل ـــ فضیلت روزہ و روزہ دار ـــــــــــــــ ۱۵

ماہ رمضان میں شیطان مقید ـــــــــــــــ ۱۶

جنّت کے در باز اور جہنّم کے در بند ـــــــــــــــ ۱۶

گناہ بخشے جاتے ہیں ـــــــــــــــ ۱۹

متعدد فضائل ـــــــــــــــ ۲۴

الرّیان جنّت کا ایک در ـــــــــــــــ ۲۹

روزہ دار کی دعا ـــــــــــــــ ۳۰

روزہ، زکاتِ جسم ——— ۳۱
شکر گذار شکم سیر روزے دار ——— ۳۲
گناہگار ہر شب دوزخ سے آزاد... ——— ۳۳
صرف رمضان کہنا برا ہے۔ ——— ۳۵
ماہ رمضان کے علاوہ کسی مہینے کے روزے واجب نہیں۔ ——— ۳۶
● فصل دوم ـ کس کا روزہ صحیح ؟ ——— ۴۱
حائض روزہ افطار کرے ——— ۴۲
مسافر افطار کرے ——— ۴۳
جنب ہو کر صبح بیدار ہونے والے کا استنجابی روزہ صحیح ——— ۴۹
مجنب کا روزۂ قضا صحیح نہیں ——— ۵۱
حاملہ اور دودھ پلانے والی خواتین ... ——— ۸۴
بوڑھا آدمی اور بوڑھی عورت .... ——— ۵۶
روزہ اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر... ——— ۵۷
لڑکا تین دن لگاتار روزے .... ——— ۶۱
جو شخص ماہ رمضان میں مسلمان ہو ... ——— ۶۲

● فصل سوم ۔ احکام روزہ ——— ۶۷

روزہ و افطار رویت پر موقوف ——— ۶۸

دو عادلوں کی گواہی معتبر ——— ۷۱

مہینہ کم و زیادہ ہوتا ہے ——— ۷۴

مطلع ابر آلود ہو تو ... ——— ۷۷

دن کو چاند دیکھنے ... ——— ۸۱

قبل از زوال رویت ہو تو افطار ——— ۸۳

اگر انتیس دن روزے رکھے ہیں تو ... ——— ۸۴

رات کو نیت کئے بغیر روزہ رکھنا ——— ۸۷

زوال کے بعد بھی آغاز ... ——— ۸۹

سنتی روزے کا افطار ... ——— ۹۱

سابقہ روزوں کی کیفیت ——— ۹۴

آغاز روزہ کا وقت ——— ۹۹

وقت افطار ——— ۱۰۱

فجر کے وقت کھانے پینے والا ... ——— ۱۰۱

صبح عیاں ہونے تک کھانا پینا جائز ... ——— ۱۰۳

رمضان میں افطار کرنے والے کا کفارہ ——— ۱۰۵
● فصل چہارم ۔ جن چیزوں سے اجتناب واجب ہے اور جن سے واجب نہیں ۱۱۳
مضمضہ اور استنشاق ——— ۱۱۴
حجامت (فصد کھلوانا) ——— ۱۱۶
سرمہ لگانا ——— ۱۲۰
مسواک کرنا ——— ۱۲۲
روزہ میں جماع جائز نہیں ——— ۱۲۴
ملاعبہ جائز ہے ——— ۱۲۹
اپنی بیوی کی زبان چوسنا ——— ۱۳۲
بھولے کھانے پینے سے روزہ باطل نہیں ہوتا ۔ ——— ۱۳۶
سر پر پانی ڈالنا جائز ہے ——— ۱۳۸
ہانڈی چکھنا جائز ہے ——— ۱۳۹
احتلام سے روزہ باطل نہیں ہوتا ۔ ——— ۱۴۰
● پانچویں فصل ۔ آدابِ روزہ ——— ۴۹
آداب روزہ کی رعایت نہ کرنے والے کے روزے ——— ۱۵۰
سب و شتم اور بے ہودہ باتوں سے پرہیز ——— ۱۵۱

خوشبو لگانا مستحب ہے ۔ ——— ۱۵۵

سحر کھانا مستحب ہے ۔ ——— ۱۵۶

سحر میں کھجور کھانا مستحب ہے ۔ ——— ۱۵۸

جن چیزوں سے افطار کرنا چاہئے ۔ ——— ۱۵۹

دعائے افطار ——— ۱۶۱

افطار کرانے والے سے کیا کہنا چاہئے ۔ ——— ۱۶۳

افطار کرانا مستحب ہے ۔ ——— ۱۶۴

جب روزہ دار کھانا پیش کرتا ہے ۔ ——— ۱۶۶

جب کھانے کی دعوت دی جائے ۔ ——— ۱۶۷

● فصل ششم ۔ احکام قضا ——— ۱۷۳

قضا میں وقفہ جائز ہے ——— ۱۷۴

جس نے غروب آفتاب کا گمان کرکے افطار کرلیا ... ——— ۱۷۵

اس پر قضا واجب نہیں .. ——— ۱۷۷

حائض پر روزہ کی قضا واجب ہے نماز کی نہیں ——— ۱۷۹

مستحبی روزہ توڑنے والا اس کی قضا کرے گا ۔ ——— ۱۸۰

قضاء رمضان میں دوسرے رمضان تک تاخیر ——— ۱۸۲

دوسرے رمضان تک قضا رکھنے سے معذور ——— ۱۸۴
مردے کی قضا اس کے ورثہ پر ——— ۱۸۵
ذی الحجہ کے دس دنوں میں قضا رکھنا مکروہ ——— ۱۸۷
قضا سے پہلے مستحبی روزے رکھنا منع ——— ۱۸۸
مستحبی وضو میں مضمضہ کا پانی حلق میں پہنچ جائے تو ... ——— ۱۹۰
● فصل ہفتم ۔ روزہ کے بقیہ احکام ——— ۱۹۳
یوم شک ، روزہ رکھنا منع ہے ——— ۱۹۳
شعبان کی نیت سے یوم شک ... ——— ۱۹۶
عید اور بقرعید کے دن روزہ رکھنا ... ——— ۱۹۹
وقوف منیٰ کے دوران روزہ رکھنا ... ——— ۲۰۰
روزۂ وصال ——— ۲۰۲
ماہ محرم کا روزہ ——— ۲۰۵
ماہ شعبان کا روزہ ——— ۲۰۷
ہر مہینے میں تین دن روزہ رکھنا ——— ۲۱۱
ایام بیض میں روزہ رکھنا ——— ۲۱۳

روزۂ داؤد مستحب ہے۔ ——— ۲۱۵
شادی نہ ہونے کی صورت میں روزہ مستحب ہے ——— ۲۱۷
موسمِ سرما میں روزہ مستحب ہے ——— ۲۱۸

عرضِ ناشر

اسلام کے بنیادی ماخذ دو ہیں، کتاب اور سنّت۔ کتاب کے بارے میں مسلمانوں میں کوئی اختلاف نہیں، وحی ہے، منضبط ہے، تحریف و تغیر و تبدل سے پاک ہے سنّت بھی مسلمانوں کے نزدیک سند ہے۔ اگر رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا کوئی قول و فعل یقینی طور سے معلوم ہو جائے تو کوئی مسلمان اس سے سرتابی نہیں کر سکتا

کتاب کا نام قرآن مجید اور سنّت کی تعبیر حدیث سے کی جاتی ہے۔ ہر تحریر و تقریر کے سننے والے ایک اور یکساں ہی مطلب نہیں سمجھتے، چند سامعین سے مطلب پوچھئے تو الفاظ و معانی میں فرق ملے گا۔ قانون کی ہر عبارت سے وکیل کئی کئی معنے نکالتے ہیں۔ اسی طرح قرآن و حدیث کے جاننے والوں کی تعبیر بھی جدا جدا ہیں، نقطۂ اوّل سے بات شروع کی جائے تو معلوم ہوگا کہ اسلام ہم تک

دو راستوں سے پہنچا ہے اہل بیت یعنی فاطمہؑ و علیؑ و اولاد علیؑ کے واسطے سے ۔ اور صحابہ و تابعین و تبع تابعین کے ذریعے ۔

اہل بیتؑ سے حدیث و تفسیر حاصل کرنے والے شیعہ کہلائے اور دوسرے راستے سے فیضیاب ہونے والے اہل سنت والجماعت ۔ اسلام کے یہی دو دبستان ہیں اور ان ہی کے پاس دستاویزات و اسناد ہیں ۔ دونوں دبستانوں میں متعدد قسم کے اختلافات بھی ہیں اور اکابر علماء نیز اہل دانش و بینش نے ان کے تقابلی مطالعے، جزئیاتی تحقیقات پر کام بھی کیا، جس کی تفصیل کا یہ موقع نہیں صرف توجہ دہانی کے لئے عرض ہے :

علامہ طبرسیؒ نے تفسیر مجمع البیان میں، علامہ طوسیؒ نے کتاب الخلاف اور علامہ حلیؒ نے القواعد اور دوسرے علماء نے اپنے تالیفات میں فقہ و حدیث کے شیعہ سنی اختلافات کو جمع کیا ہے ۔ ضرورت ہے اسلام کے غلبہ اور مسلمانوں کے اتحاد کی خاطر ایک مرتبہ پھر دونوں دبستانوں کے مختلف الجہات مطالعہ پر کام کیا جائے تاکہ اختلاف کے دروازے بند ہو سکیں اور اتحاد کی شاہراہ مل جائے

جناب الشیخ محمود قانصوہ نے "سنی شیعہ مشترک روایات" کے عنوان پر ایک مطالعہ شروع کیا ہے ۔ ان کا خیال ہے کہ سنی شیعہ کتب حدیث میں مشترک احادیث موجود ہیں ۔ اگر ان میں اختلاف ہے تو بہت معمولی

کہیں لفظوں میں اور کہیں معنوں میں۔ غیر اختلافی روایات بھی بکثرت ہیں، اخلاق کے عنوان سے ہوں یا احکام کے ضمن میں۔ یہ باتیں دلیل ہیں کہ شیعہ وسنی میں اختلاف مباحث اسی طرح ہے جیسے علماء و افاضل کے فہم عبارت اور جمع مسائل میں ہوا کرتا ہے۔

ہم یہاں اس سلسلے میں "روضہ" کے عنوان کے ذیل میں ان مشترک روایات کو ترجمے کے ساتھ کتابی صورت میں قارئین کی نذر کرتے ہیں۔

خداوند عالم ہم کو قرآن وحدیث کی روشنی میں اتحاد پر گامزن رہنے کی توفیق کرامت فرمائے۔

ناشر

فصل اوّل

فضیلت روزہ وماہ رمضان

ابواب عشرہ

① رمضان میں شیطان زنجیر بند ہوتا ہے۔ جنت کے دروازے کھلتے اور جہنم کے دروازے بند ہوجاتے ہیں ۔ (چار احادیث)

② رمضان میں گناہ بخشے جاتے ہیں ۔ (آٹھ احادیث)

③ ماہ رمضان کے متعدد فضائل ۔ (آٹھ احادیث)

④ جنت کے ایک دروازے کا نام "الریّان" ہے۔ (دو احادیث)

⑤ روزہ دار کی دعا قبول ہوتی ہے۔ (تین احادیث)

⑥ روزہ جسم کی زکات ہے ۔ (دو احادیث)

⑦ شکر گذار شکم سیر، روزہ دار جیسا ہے۔ (دو احادیث)

⑧ ہر شب، اللہ گناہ گار آزاد کرتا ہے۔ (دو احادیث)
⑨ "ماہ رمضان" کو صرف رمضان کہنا برا ہے۔ (دو احادیث)
⑩ ماہ رمضان کے علاوہ کسی مہینے کے روزے واجب نہیں۔ (دو احادیث)

باب اوّل

ماہ رمضان میں شیطان زنجیر بند ہوتا ہے
جنّت کے دروازے باز اور جہنّم کے دروازے بند ہوتے ہیں

روایات اہل بیتؑ :

۱ ــ محمد بن الحسن، عن محمد بن عبيد بن عتبة، عن الفضل بن دكين أبي نعيم، عن عبدالسلام بن حرب، عن أيوب السجستاني (السختياني) عن أبي قلابة عن أبي هريرة، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: قد جاءكم شهر مضان شهر مبارك، شهر فرض الله عليكم صيامه، تُفتح فيه أبواب الجنان، وتغل فيه الشياطين... الحديث[1] وروى نحوه في البحار عن النوادر بسنده الى أبي هريرة، وعن مجالس المفيد وآمالي الطوسي، عن المفيد، عن الجعابي، عن محمد بن يحيى بن سليمان المروزى، عن عبيدالله بن محمد العبسي، عن حماد بن سلمة عن أيوب، عن أبي قلابة مثله، وعن مجالس الشيخ عن أحمد بن عبدون، عن علي بن محمد، عن علي بن فصال، عن محمد بن عبيد مثله، ونقل نحوه عن ثواب الأعمال، عن أبي، عن سعد، عن ابراهيم بن مهزيار، عن أخيه علي، عن الأهوازي، عن القاسم بن محمد، عن علي بن أبي حمزة، عن أبي عبدالله[2] وكذا في الوسائل[3] ونحوه مارفعه الصدوق عن جابر، عن أبي جعفر[4].

۱ ..... ابوہریرہ کے بقول، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ماہ رمضان آگیا، مبارک مہینہ، وہ مہینہ جس میں اللہ نے تم پر روزے فرض کیے۔ اس میں جنت کے دروازے کھلتے اور دوزخ کے دروازے بند ہوتے ہیں .... الی آخر حدیث ..... اسی طرح کی روایت بحار میں ــ النوادر کی سند ... ابوہریرہ سے، اور مجالس مفید

وامالی طوسی ..... صدوق نے جابر و امام ابوجعفرؑ سے مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

۲ ــ أحمد بن محمد، عن الحسين بن سعيد، عن الحسين بن علوان، عن عمرو بن شمر، عن جابر عن أبي جعفر(ع) قال: كان رسول الله (ص) يقبل بوجهه الى الناس، فيقول: يا معشر الناس إذا طلع هلال شهر رمضان، غلت مردة الشياطين، وفتحت أبواب السماء وأبواب الجنان وأبواب الرحمة، وغلقت أبواب النار، واستجيب الدعاء، وكان لله فيه عند كل فطر عتقاء يعتقهم الله من النار وينادي مناد كل ليلة هل من سائل؟ هل من مستغفر؟ أللهم أعط كلّ منفق خلفاً وآعط كلّ ممسكٍ تلفاً حتى إذا طلع هلال شوال نودي المؤمنون أن آغدوا الى جوائزكم فهو يوم الجائزة. (الحديث) [۵] ورفعه الصدوق عن جابر عن ابي جعفر(ع) [۶].

۲ــ ..... جابر کے بقول امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کی طرف رخ کر کے فرماتے تھے:

لوگو! جب ماہ رمضان کا چاند نکلتا ہے تو سرکش شیطان زنجیر بند کر دیے جاتے ہیں اور آسمانوں، جنتوں اور رحمتوں کے دروازے کھول دیے جاتے۔ دوزخ کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں۔ دعا قبول ہوتی ہے۔ اس مہینے، عید فطر کے قریب اللہ، گنہ گاروں کو دوزخ سے آزادی عطا فرماتا ہے۔ ہر رات کو منادی صدا دیتا ہے: "کوئی سائل ہے؟" "کوئی توبہ کرنے والا ہے؟ یا اللہ، ہر سخی کو عوض اور بخیل کو نقصان دے۔ جب شوال کا چاند نکلتا ہے تو مومنوں کو ندا دی جاتی ہے۔ انعام کا دن ہے سویرے سویرے انعام لینے چلو ..... صدوق نے جابر سے (انھوں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے) مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

روایاتِ اہلِ سنّت:

۱ ــ أخبرنا أبوعبدالله الحافظ، أنبأنا أبوعمرو عثمان بن أحمد بن السماك ببغداد، حدثنا أحمد بن عبد الجبار، حدثنا أبوبكر بن عياش عن الأعمش، عن أبي صالح، عن أبي هريرة، قال: قال رسول

الله (ص): إذا كان أول ليلة من رمضان، صفدت الشياطين ومردة الجن، وغلقت أبواب النار، فلم يفتح منها باب، وفتحت أبواب الجنان، فلا يغلق منها باب، ونادى مناد ياباغي الخير أقبل ويا باغي الشر أقصر، ولله عتقاء من النار[٧]. وروى البخاري نحوه عن يحيى بن بكير عن الليث، عن عقيل، عن ابن شهاب، عن أبي أنيس، عن أباه، عن أبي هريرة[٨]. ورواه ابن ماجة عن أبي كريب، عن أبي بكر مثله[٩].

١۔ ابو ہریرہ سے روایت ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ماہ رمضان کی پہلی رات کو شیطان اور سرکش جن زنجیروں میں جکڑ دیے جاتے ہیں، دوزخ کے دروازے بند جنّت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور اس کا کوئی دروازہ بند نہیں ہوتا۔ ایک منادی ندا دیتا ہے۔ بھلائی کے طلب گار! آگے بڑھ۔ بدی چاہنے والے، باز آجا، اللہ گنہگاروں کو دوزخ سے آزاد کرتا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ بخاری ۔ ۔ ۔ ۔ ابن ماجہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

٢ ــ حدثنا أبو كريب محمد بن العلاء بن كريب، حدثنا أبوبكربن عياش عن الأعمش، عن أبي صالح، عن أبي هريرة، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إذا كان أول ليلة من شهر رمضان، صفدت الشياطين، ومردة الجن، وغلقت أبواب النار، فلم يفتح منها باب، وفتحت أبواب الجنة، فلم يغلق منها باب... الحديث[١٠]. وروى في البحار هذا الحديث عن نوادر الراوندي، عن الوراق، عن أبي محمد، عن عمادبن أحمد، عن الحسين بن علي، عن محمدبن العلاء مثله[١١]. وروى الترمذي هذا الحديث، عن محمد بن اسماعيل، عن الحسن بن الربيع، عن أبي الأحوص، عن الأعمش، عن مجاهد، مثله[١٢]. وروى مسلم نحوه عن يحيى وقتيبة وابن حجر جميعاً، عن اسماعيل بن جعفر، عن ابي سهيل، عن أبيه، عن أبي هريرة. وروى نحوه بسندين آخرين[١٣]. وروى عبدالرزاق، عن معمر، عن أيوب، عن أبي قلابة عن النبي (ص) نحوه، وأخرج نحوه أيضاً عن معمر، عن أبان، عن ابن جبير ــ قال ــ أحسبه ــ عن ابن عمر[١٤]. وأخرج النسائي نحوه عن اسماعيل كمسلم[١٥]. ونحوه أيضاً عن ابراهيم بن يعقوب، عن ابن أبي مريم، عن نافع بن يزيد، عن عقيل، عن ابن شهاب، عن أبي سهيل. وأيضاً عن عبدالله بن سعد، عن عمي، عن أبي، عن صالح، عن ابن شهاب، عن

نافع بن أبي أنس، عن أباه. ونحوه أيضاً بأسانيد أخرى، فراجع[۱۶]. ورواه الحاكم في المستدرك باسناد من ابي بكر مثله[۱۷]. وأخرج مالك نحوه عن عمه أبي سهيل[۱۸]. وأخرج الدارمي عن أبي الربيع الزهراني، عن اسماعيل كمسلم[۱۹].

۲- ..... ابوہریرہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ماہ رمضان کی پہلی رات کو شیطان اور سرکش جن زنجیروں میں جکڑ دیے جاتے ہیں، دوزخ کا ایک دروازہ بھی کھلا اور جنت کا ایک دروازہ بھی بند نہیں رہتا....
یہ حدیث مروی ہے بحار میں نوادر الراوندی سے ..... ترمذی ..... مسلم ....

باب دوم

ماہِ رمضان میں گناہ بخشے جاتے ہیں

روایاتِ اہلِ بیتؑ :

۱ ــ في المجالس، عن أبيه، عن محمد بن أبي القاسم، عن محمد بن علي الكوفي، عن نصر بن مزاحم، عن المسعودي، عن العلا بن يزيد القرشي، قال: قال الصادق (ع): حدثني أبي، عن أبيه، عن جده عن رسول الله (ص) (في حديث قال): من صام شهر رمضان، وحفظ فرجه ولسانه، وكفّ اذاه عن الناس، غفر الله له ذنوبه ماتقدّم منها وما تأخّر، وأعتقه من النار، وأحلّه دار القرار.. (الحديث)[۲۰]. ونحوه مارواه في الكافي، عن عدة من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن بكر بن صالح، عن ابن سنان، عن منذر بن يزيد، عن يونس بن ظبيان، عن الصادق (ع)[۲۱].

۱- ..... علا بن یزید قرشی نے امام جعفر صادقؑ سے روایت کی، حضرت نے اپنے آباء کرامؑ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا .... جس نے ماہ رمضان میں روزے رکھے، شرمگاہ اور زبان کی حفاظت کی، لوگوں کو اذیت نہ دی اللہ اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دے گا۔ دوزخ سے آزاد کرے گا، جنت میں منزل دے گا ..... اسی قسم کی حدیث کافی میں .....

۲ ــ محمد بن الحسن بإسناده عن علي بن الحسن بن فضال، عن محمد بن عبيد، عن عبد (عبيد) الله بن موسى، عن نصر بن علي، عن النصر بن سويد، عن أبي سلمة بن عبدالرحمن بن عوف، عن أبيه، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: شهر رمضان، شهر فرض الله عليكم صيامه، فمن صامه ايماناً واحتساباً خرج من ذنوبه كيوم ولدته أمه[۲۲]. وروى نحوه في البحار، عن آمالي الطوسي، عن المفيد، عن الجعابي، عن محمد المروزي، عن عبيد الله العبسي، عن حماد، عن محمد بن عمر، عن أبي سلمة، عن أبي هريرة، ونقله في البحار عن مجالس الشيخ (ره)، عن ابن عبدون، عن ابن الزبير مثله[۲۳].

۲۔ ..... عبدالرحمٰن بن عوف نے اپنے والد انھوں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ماہ رمضان وہ مہینہ ہے جس میں اللہ نے تم پر اس ماہ کے روزے فرض کیے ہیں، جو شخص اس میں ایمان کے ساتھ قربتہً الی اللہ روزے رکھتا ہے وہ گناہوں سے یوں پاک ہوتا ہے جیسے وہ شکم مادر سے پیدا ہوا تھا۔ بحار میں امالی طوسی سے .....

۳ ــ البحار عن دعائم الإسلام، عن النبي (ص) أنه صعد المنبر، فقال: آمين، ثم قال: أيها الناس اتاني جبريل استقبلني، فقال: يا محمد من أدرك شهر رمضان فلم يغفر له، فمات فأبعده الله قل آمين، فقلت آمين. ونقله أيضاً عن نوادر الراوندي، قال (وبهذا الإسناد عن محمد بن أحمد، عن اسماعيل بن اسحاق، عن عبدالله بن مسلمة، عن سلمة بن وردان، قال: سمعت أنس بن مالك فساق الحديث. ونقل نحوه في البحار عن ثواب الأعمال والامالي، عن أبي، عن سعد، عن ابن عيسى، عن الحسين بن سعيد، عن فضالة، عن سيف بن عميرة، عن عبيدالله بن عبدالله، عمّن سمع الباقر(ع)[۲۴]. ونحوه أيضاً عن كتاب الامامة والتبصرة عن سهل بن أحمد، عن محمد بن محمد بن الأشعث، عن موسى بن اسماعيل بن موسى بن جعفر(ع)[۲۵].

۳۔ بحار میں، دعائم الاسلام سے نقل ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بالائے منبر آئے اور فرمایا: آمین۔ پھر فرمایا: لوگو! جبرئیل آئے اور کہنے لگے۔ محمدؐ! جس نے ماہ رمضان پایا اور اس کے گناہ نہ بخشے گئے اور وہ مر گیا۔ اللہ اسے دور رکھے۔ کہیے، آمین۔

میں نے کہا: آمین ــ مجلسیؒ نے "نوادر الراوندی" سے ... ثواب الاعمال، امالی... کتاب الامامت والتبصرہ سے .....

روایاتِ اہلِ سنّت :

۱ ــ حدثنا هنّاد، حدثنا عبده والمحاربي، عن محمد بن عمرو، عن أبي سلمة، عن أبي هريرة، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من صام رمضان وقامه ايماناً واحتساباً، غفرله ما تقدّم من ذنبه... الحديث[۲۶]. ونحوه أيضاً عن عبد بن حميد، عن عبد الرزاق، عن معمر، عن الزهري، عن أبي سلمة. وأخرجه عبدالرزاق، عن معمرومالك، عن الزهري، عن أبي سلمة متله، وليس فيه (صام رمضان) وكذا عن مالك، عن ابن شهاب، عن حميد بن عبدالرحمان، عن النبي (ص)[۲۷]. وأخرجه البخاري عن مسلم بن ابراهيم، عن هشام، عن يحيى، عن أبي سلمة. وأخرج نحوه عن يحيى بن بكير، عن الليث، عن عقيل، عن ابن شهاب، عن ابي سلمة، وعن عبدالله بن يوسف، عن مالك، عن ابن شهاب، عن حميد، عن ابي هريرة. وأخرج النسائي نحوه عن محمد بن عبدالله، عن شعيب، عن الليث، عن خالد، عن ابن أبي هلال، عن ابن شهاب، عن سعيد بن المسيب. وكذا عن محمد بن جبله، عن المعافي، عن موسى، عن اسحاق بن راشد، عن الزهري، عن عروة، عن عائشة[۲۸]. وأخرجه عن الربيع بن سليمان، عن ابن وهب، عن يونس، عن ابن شهاب مثل البخاري. وأخرج نحوه بأسانيد متعددة عن أبي هريرة، فراجع[۲۹]. وأخرج أبوداود الطيالسي عن سفيان، عن علي الحداني، عن ابن شيبان، عن أبي سلمة وفيه زيادة في أوله نحوه[۳۰]. وأخرج البزار عن أسد بن خالد العسكري، عن جعفر بن عون، عن ابراهيم بن اسماعيل بن مجمع، عن الزهري كالنسائي.

۱ ..... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ماہ رمضان میں باایمان وخالصاً للہ روزہ رکھتا اور نمازیں پڑھتا ہے، اللہ اس کے گذشتہ گناہ معاف کرتا ہے ..... یہ حدیث عبد بن حمید۔ عبدالرزاق۔ معمر۔ زہری ابی سلمہ سے بھی مروی ہے۔ اور عبدالرزاق نے ..... اس طرح روایت کی ہے مگر

اس میں "صام رمضان" کا فقرہ نہیں ہے ..... بخاری نے مسلم بن ابراہیم کی سند سے ..... نسائی نے ..... ابوداؤد طیالسی نے ..... البزار نے اسد بن خالد عسکری کی سند سے .....

۲ ــ حدثني أبو محمد عبدالله بن يوسف الأصبهاني، أنبأنا أبوسعيد أحمد بن محمد بن زياد البصري بمكة، حدثنا الحسن بن محمد بن الصباح الزعفراني، حدثنا سفيان بن عيينة، عن الزهري، عن أبي سلمة بن عبدالرحمن، عن أبي هريرة، عن النبي (ص)، قال: من صام رمضان ايماناً واحتساباً، غفرله ما تقدَّم من ذنبه. ونحوه مارواه البيهي عن ابي الحسن، عن ابن عبيد الصفار، عن أبي مسلم، عن مسلم، عن هشام، عن يحيى، عن أبي سلمة نحوه بزيادة في فضل قيام ليلة القدر، ونحوه أيضاً مارواه البيهقي عن ابوطاهر، عن أبوحامد، عن محمد بن حيويه، عن ابي ايمان، عن شعيب، عن أبي الزناد، عن الأعرج نحوه[۳۱]. وأخرجه البخاري في ذيل حديثٍ، عن مسلم بن ابراهيم، عن هشام، عن يحيى عن أبي سلمة، وأخرجه أيضاً عن علي بن عبدالله، عن سفيان مثله[۳۲]. ورواه ابن ماجه عن ابن أبي شيبه، عن محمد بن فضيل، عن يحيى بن سعيد، عن أبي سلمة[۳۳]. وأخرجه النسائي عن قتيبة، عن سفيان مثله، وعن اسحاق ابن ابراهيم، عن سفيان مثله، وعن علي بن المنذر، عن ابن فضيل، عن يحيى بن سعيد، عن ابي سلمة مثله[۳۴]. ورواه الحميدي، عن سفيان مثله بزيادة في ليلة القدر[۳۵]. ورواه أبوداود الطيالسي، عن هشام كالبيهقي في الثاني[۳۶]. وروى الدارمي عن وهب بن جرير، عن هشام كالبخاري[۳۷].

۲۔ مجھ سے حدیث بیان کی ابو محمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے .... ابی سلمہ بن عبدالرحمٰن نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایمان و نیت قربت کے ساتھ جو بھی رمضان کے روزے رکھتا ہے۔ اللہ اس کے گذشتہ گناہ بخش دیتا ہے۔ اسی طرح کی روایت بیہقی نے ابوالحسن

....

۳ ــ أخبرنا أبو عبدالله الحافظ، أنبأنا أبو محمد الحسن بن حليم بن محمد الدهقان بمرو، أنبأنا أبو الموجه، أنبأنا عبدان، أنبأنا عبدالله بن المبارك، أنبأنا يحيى بن أيوب، حدثنا عبدالله بن قرط، أن عطاء بن يسار حدَّثه أنه سمع أبا سعيد الخدري، يقول: سمعت رسول الله (ص) يقول: من صام رمضان، فعرف حدوده وتحفَّظ له ما ينبغي له أن يتحفَّظ فيه، كفَّر ما قبله[۳۸]. ورواه الهيثمي عن أحمد وأبو يعلى وابن ابي حاتم[۳۹].

۳۔ ..... عطا بن یسار سے حدیث ہے کہ ابو سعید خدری سے سنا کہ وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ سے میں نے سنا حضرت فرماتے تھے، جو بھی رمضان میں روزہ رکھتا اور اس کے آداب و قواعد کی پابندی کرتا ہے اس کے گذشتہ گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے ــ اس روایت کو ہیثمی نے احمد و ابو یعلے و ابن ابی حاتم سے نقل کیا ہے۔

٤ ــ أخبرنا أبو عبدالله الحافظ وأبو سعيد بن أبي عمرو، قالا: حدثنا أبوالعباس هو الأصم، حدثنا الربيع بن سليمان، حدثنا عبدالله بن وهب، عن سليمان يعني ابن بلال، عن كثير بن زيد (ح وأخبرنا) القاضي أبو عمرو محمد بن الحسين بن محمد بن الهيثم البسطامي، أنبأنا أحمد بن محمود بن خرزاد قاضي الأهواز، حدثنا موسى بن اسحاق الأنصاري، حدثنا ابراهيم بن حمزة الزبيري، حدثنا عبدالعزيز بن أبي حازم، عن كثير بن زيد، عن الوليد بن رباح، عن أبي هريرة، أن رسول الله (ص) ارتقى المنبر، فقال: آمين (الى ان قال) قال لي جبريل (ع) رغم أنف عبد، دخل عليه رمضان، فلم يغفرله، فقلت آمين... (الحديث)[٤٠].

۴۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ الحافظ و ..... ابو ہریرہ سے روایت ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بالائے منبر تشریف لائے اور فرمایا: آمین ــ ..... مجھ سے جبرئیل نے کہا: وہ بندہ رسوا ہے جس پر رمضان آیا اور اس کے گناہ نہ بخشے گئے۔ میں نے کہا ــ آمین .....

باب سوم

ماہِ رمضان کے متعدد فضائل

روایاتِ اہلِ بیتؑ:

۱ ــ وفي معاني الأخبار عن علي بن عبدالله بن أحمد بن بابويه، عن علي بن أحمد الطبري، عن الحسن بن علي العدوي، عن حراش، عن أنس، قال: قال رسول الله (ص): قال الله عزّوجلّ كل أعمال ابن آدم بعشرة أضعافها الى سبعمائة ضعف، إلاّ الصبر، فإنه لي، وأنا أُجزي به، فثواب الصبر محرود في علم الله والصبر الصوم... ونقله في البحار[۱۱].

۱۔ معانی الاخبار میں ..... بقولِ انس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزّ اسمہ کا ارشاد ہے۔ فرزندآدمؑ کے تمام اعمال دس سے سات سو گنا تک بڑھتے ہیں سوائے صبر کے، وہ میرے لیے ہے اور اس کی جزا میں دوں گا، تو صبر کا ثواب علم الٰہی میں راز ہے ــ اور صبر کے معنی ہیں صوم... یہ روایت بحار میں ہے۔

۲ ــ علي بن ابراهيم، عن أبيه، عن أبي عمير، عن سلمة صاحب السابري، عن أبي الصباح الكناني، عن أبي عبدالله (ع) أنه قال: للصائم فرحتان: فرحة عند افطاره، وفرحة عند لقاء ربه[۱۲]. ونحوه ما نقله في البحار عن الخصال، عن ماجيلويه، عن عمه، عن البرقي، عن الحسين بن سعيد رفعه الى الصادق (ع) وكذا ما نقله عن الأمالي، عن جماعة عن أبي المفضل، عن اسحاق بن محمد بن هارون، عن أبيه، عن أبي حفص الأعشى، عن عمرو بن خالد، عن زيد بن علي، عن آبائه عن رسول الله (ص) ونحوه أيضاً ما نقله في البحار عن الخصال بسنده، عن ابن عباس، عن النبي (ص) (وذكرنا سنده في حديث الصوم لي) وفيه زيادة (فيطعم ويسقى) وهذا المتن نقله في البحار عن معاني الأخبار، عن علي المذكر، عن علي الطبري، عن الحسن بن علي بن زكريا، عن حراش، عن أنس، عن النبي (ص)[۱۳]. وأرسله الفقيه ضمن حديث، وقد يظهر من ملاحظة الحديث السابق ان هذا الحديث مُقطّع، وأرسله ايضاً مقطّعاً.

۲۔ علی بن ابراھیم ..... ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا، روزہ دار کو دو خوشیاں حاصل ہوتی ہیں۔ ایک خوشی افطار کے وقت، اور خوشی لقاءِ رب کے لمحے۔ ایسی ہی روایت بحار میں خصال سے۔ ..... ایک حدیث کے ضمن میں ارسال ہے .....

۳ ــ علي عن أبيه ومحمد بن اسماعيل، عن الفضل بن شاذان جميعاً، عن ابن أبي عمير، عن بعض أصحابنا، عن أبي عبدالله (ع) قال: أوحى الله عزّوجلّ الى موسى (ع) (الى أنْ قال): يا موسى لخلوف فم الصائم أطيب عندي من ريح المسك [۴۴]. ونحوه مارواه في البحار عن رسول الله (ص) ونقلنا سنده في حديث «للمؤمن فرحتان». ونحوه ما نقله في البحار عن الخصال، عن ابن عباس عن النبي (ص) (ونقلنا سنده في حديث «الصوم لي») وأرسله الصدوق عن الصادق (ع) [۴۵].

۳۔ علی نے اپنے والد (ابراھیم) سے اور محمد بن اسماعیل نے فضل بن شاذان سے..... ..... ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: اللہ عزّ اسمہٗ نے موسیٰ علیہ السلام پر وحی کی.... موسیٰ! روزے دار کی خوشبوے دہن مجھے مشک کی خوشبو سے زیادہ پسند ہے۔ اسی طرح کی روایت بحار میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے .... اور صدوق نے اس حدیث کو مرسل نقل کیا ہے .....

٤ ــ علي بن ابراهيم بن هاشم، عن أبيه عن حماد بن عيسى، عن حريز، عن زرارة عن أبي جعفر (ع) قال (في حديث) وقال رسول الله (ص): «الصوم جنة من النار» [۴۶]. ونحوه مارواه في الكافي عن محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد بن عيسى، عن ابن فضال، عن ثعلبة، عن علي بن عبد العزيز، عن أبي عبدالله [۴۷]. ونحوه ما نقله في البحار عن معاني الأخبار، عن علي بن عبدالله المذكر، عن علي بن أحمد الطبري، عن الحسن بن علي بن زكريا، عن خراش مولى أنس، عن أنس، عن رسول الله (ص) [۴۸]. ونحوه أيضاً مانقله في البحار عن المحاسن، عن ابن فضال، عن ثعلبة، عن علي بن عبدالعزيز كما في الكافي [۴۹]. وأرسله في الصدوق عن الباقر (ع) عن النبي (ص) وأرسله ضمن حديث [۵۰].

۴۔ علی بن ابراہیم بن ہاشم ..... زرارہ نے حضرت ابوجعفر علیہ السلام سے حدیث نقل کی ہے ..... اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ــ روزہ عذاب کے لیے ڈھال ہے" اور کافی میں محمد بن یحییٰ ..... بحار میں معانی الاخبار سے ..... نیز المحاسن سے ..... صدوق نے .....

۵ ــ علي بن ابراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن سلمة صاحب السابري، عن أبي الصباح، عن أبي عبدالله (ع) قال: إنّ الله تبارك وتعالى: يقول: الصوم لي وأنا أُجري عليه[۵۱]. ونحوه ما نقله في البحار عن الخصال، عن عبدوس بن علي بن العباس، عن عبدالله بن يعقوب، عن محمد بن يونس، عن أبي عامر، عن زمعة، عن سلمة، عن عكرمة، عن ابن عباس، عن النبي (ص). ونقله في البحار عن المجالس، عن ابن عبدون، عن ابن الزبير، عن ابن فضال، عن فضل بن محمد الأموي، عن ربعي ابن عبدالله، عن الفضيل بن يسار، عن أبي جعفر(ع) قال: قال رسول الله (ص) وساق الحديث مثله[۵۲].

۵۔ علی بن ابراہیم ..... ابوالصباح نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے حضرت نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے۔ روزہ میرے لیے ہے اور میں اس کی جزا دوں گا (میری رضا اس کی جزا میں دی جائے گی)۔ .....

روایاتِ اہلِ سنّت:

۱ ــ أخبرنا أبوزكريا بن أبي اسحاق المزكي بنيسابور أبومحمد الحسن بن أحمد بن ابراهيم بن فراس بمكة حرسها الله تعالى، قالا: أنبأنا أبوحفص عمر بن محمد أحمد الجمحي، حدثنا علي بن عبدالعزيز، حدثنا أبونعيم الفضل بن دكين، حدثنا الأعمش عن أبي صالح، عن أبي هريرة، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: يقول الله عزّوجلّ الصوم لي وأنا أُجزي به. يدع شهوته وأكله وشربه من أجلي، والصوم جنة، وللصائم فرحتان؛ فرحة إفطاره، وفرحة عند لقاء ربه، ولخلوف فيه أطيب عند الله من ريح المسك[۵۳]. وروى نحوه عبدالرزاق، عن

معمر، عن همام، عن أبي هريرة[۵۴] وأخرج النسائي نحوه عن هلال بن العلاء، عن ابي، عن عبيدالله عن زيد، عن أبي اسحاق، عن عبدالله بن الحارث، عن علي (ع). وأيضاً عن اسحاق بن ابراهيم، عن جرير، عن الأعمش مثله[۵۵]. ونحوه عن علي بن حرب، عن محمد بن فضيل، عن أبي سنان، عن ضرار بن مرة، عن أبي صالح، عن أبي سعيد. وأيضاً عن سليمان بن داود، عن ابن وهب، عن عمرو، عن المنذر بن عبيد، عن أبي صالح السمان، عن أبي هريرة[۵۶] وروى الدارمي نحوه عن يزيد بن هارون، عن محمد بن عمرو، عن أبي سلمة، عن أبي هريرة[۵۷].

۱۔ ابوزکریا ..... ابوہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، اللہ ارشاد فرماتا ہے: روزہ میرے لیے ہے اور اس کا بدلہ میری طرف سے دیا جائے گا۔ روزہ دار اپنے خواہشات اور کھانا پینا میرے لیے چھوڑتا ہے، اور روزہ ڈھال ہے۔ اور روزے دار کو دو مسرتیں ملتی ہیں۔ ایک خوشی افطار کے وقت، ایک خوشی حضور پروردگار میں حاضری کے وقت۔ روزے دار کی خوشبو اللہ کے نزدیک مشک سے بہتر ہے ... عبدالرزاق نے معمر سے ..... نسائی نے ہلال ..... دارمی نے یزید بن ہارون کی سند .....

۲ ــ أخبرنا أبوزكريا بن أبي اسحاق، وأبوبكر بن الحسن، قالا: حدثنا أبوالعباس محمد بن يعقوب، حدثنا بحر بن نصر، حدثنا عبدالله بن وهب، أخبرني جرير بن حازم، عن ابن أبي سيف، عن الوليد بن عبدالرحمن، عن غياض بن غطيف، عن ابي عبيدة بن الجراح، قال: سمعت رسول الله (ص) يقول: الصوم جنة مالم تخرقه.[۵۸]. ونحوه مارواه مسلم عن زهير، عن سفيان، وعن عبدالله بن مسلمة وقتيبة بن سعيد، عن المغيرة، عن الحزامي جميعاً، عن أبي الزناد، عن الأعرج، عن أبي هريرة[۵۹]. وأخرج ابن ماجة نحوه، عن ابن رمح، عن الليث، عن ابن أبي حبيب، عن سعيد بن أبي هند، عن مطر، عن عثمان بن أبي العاص[۶۰]. وأخرج النسائي نحوه عن معاذ بأسانيد متعددة. وكذا عن أبي هريرة، وعن قتيبة، عن الليث كابن ماجة. وأخرج الحديث نفسه عن يحيى بن حبيب، عن حماد، عن واصل، عن بشار بن أبي سيف، عن الوليد مثله[۶۱] وأخرجه الدارمي عن عمرو بن عون، عن خالد بن عبدالله، عن واصل، عن بشار مثله[۶۲].

۲۔ ابوزکریا ابن ابی اسحاق . . . . . ابوعبیدہ بن جراح نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: روزہ ڈھال ہے جب تک اسے توڑو نہیں . . . مسلم نے . . . . . ابوہریرہ سے . . . . . ابن ماجہ نے ابن رمح . . . . نسائی نے معاذ . . . . . ابن ماجہ . . . . . دارمی . . . . .

۳ ــ أخبرنا أبوعبدالله الحافظ، أنبأنا أبوالحسن أحمدبن محمدبن عبدوس، حدثنا عثمان بن سعيد، حدثنا القعنبي فيما قرء على مالك، عن أبي الزناد، عن الأعرج، عن أبي هريرة انّ رسول الله (ص) قال: والذي نفسي بيده لخلوف فم الصائم اطيب عند الله من ريح المسك، إنما يترك شهوته وطعامه وشرابه من أجلي والصيام لي، وأنا أجزي به كل حسنة بعشرة أمثالها الى سبع مائة ضعف، إلاّ الصيامن لي، وأنا أجري به[۴۳]. وروى الترمذي نحوه، عن عمران القزاز، عن عبد الوارث بن سعيد، عن علي بن زيد، عن ابن المسيب، عن أبي هريرة[۴۴]. وروى مسلم نحوه عن ابن أبي سيبة، عن أبومعاوية ووكيع عن الأعمش (ح) وعن زهيربن حرب، عن حريز، عن الأعمش (ح) وعن الأشج، عن وكيع، عن الأعمس، عن أبي صالح، عن أبي هريرة[۴۵]. وروى عبدالرزاق نحوه و بزيادة «فرحتان للصائم» عن الثوري، عن الأعمش، عن ذكوان، عن أبي هريرة[۴۶]. وأخرجه البخاري في ذيل حديث عن عبدالله بن مسلم، عن مالك مثله[۴۷]. وروى أبوداود الطيالسي نحوه عن شعبة، عن محمدبن أبي هريرة[۴۸]. وروى الدارمي عن يزيدبن هارون، عن محمدبن عمرو، عن أبي سلمة، عن أبي هريرة نحوه[۴۹].

۳۔ ابوعبداللہ حافظ . . . . . ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قسم اس کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے روزے دار کے دہن کی خوشبو اللہ کے نزدیک مشک سے زیادہ بہتر ہے۔ روزہ دار اپنے خواہشات اور کھانا پینا میری خاطر چھوڑتا ہے اور روزہ میرے لیے ہے اور میری خاص رحمت اس کا بدلہ ہے۔ ہر نیکی کا بدلہ دس گنے سے سات سو گنے تک ہوگا سوائے روزے کے جو فقط میرے لیے۔ اور میں خود یعنی رضاء خاص۔ اس کا بدلہ ہے . . . . . ترمذی . . . . مسلم . . . . . بخاری . . . . . ابوداؤد طیالسی . . . . . .

..... دارمی ..... الریّان جنّت کے ایک دروازے کا نام

الف ۔ روایاتِ اہلِ بیتؑ :

۱ ــ وفي معاني الأخبار عن علي بن عبدالله بن أحمد بن بابويه، عن علي بن أحمد الطبري، وعن الحسن بن علي العدوي، عن خراش، عن أنس، قال: قال رسول الله(ص): إنّ للجنة باباً يدعى الريان لا يدخل منه إلّا الصائمون[۷۱]. ونقله في البحار عن معاني الأخبار بالسند المتقدم، ونقله أيضاً عن أعلام الدين مرسلاً بزيادة: فإذا دخل آخرهم أغلق ذلك الباب[۷۲].

۱۔ معانی الاخبار ..... انس ..... رسول اللہؐ نے فرمایا: جنت میں ایک دروازہ ہے جسے الریان کہتے ہیں۔ اس میں صرف روزہ رکھنے والے ہی جا سکیں گے۔ ..... بحار میں معانی الاخبار سے۔ نیز اعلام الدین کے حوالے سے بہ اضافہ۔ فاذا دخل آخرھم اغلق ذلک الباب جب آخری شخص داخل ہو جائے گا تو دروازہ بند کر دیا جائے گا۔

ب ۔ روایاتِ اہلِ سنت :

۱ ــ وأخبرنا أبو علي الروذباري بطوس، أنبأنا أبوالنضر الفقيه، حدثنا عثمان بن سعيد، حدثنا سعيد بن أبي مريم إملاء، حدثنا أبوغسان حدثني أبوحازم، عن سهل بن سعد ان رسول الله(ص) قال: «إنّ للجنة ثمانية أبواب، منها باب يسمى الريان، لا يدخله الا الصائمون»[۷۳]. وروى الترمذي نحوه عن محمد بن بشار، عن أبو عامر القعدي، عن هشام بن سعد، عن أبي حازم، عن سهل[۷۴]. وروى مسلم نحوه بزيادة عن ابن أبي شيبة، عن خالد بن مخلد، عن سلمان بن بلال، عن أبي حازم[۷۵]. وأخرج البخاري نحوه بزيادة عن خالد بن مخلد، عن سليمان بن بلال، عن أبي حازم[۷۶]. وروى ابن ماجة نحوه عن عبدالرحمن بن ابراهيم، عن ابن أبي فديك، عن هشام بن سعد، عن أبي حازم[۷۷]. وأخرج النسائي نحوه عن علي بن حجر، عن سعيد بن عبدالرحمن، عن أبي حازم[۷۸]. وعن قتيبة، عن يعقوب، عن أبي حازم[۷۹]. وأخرج أحمد نحوه، عن أحمد بن عبدالملك، عن حماد بن زيد، عن أبي حازم[۸۰].

۱۔ ابوعلی رودباری نے طوس میں ..... سہل بن سعد ..... رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم نے فرمایا: جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔ ان میں سے ایک کا نام الرّیان ہے۔ اس سے صرف روزہ دار ہی گذریں گے..... ترمذی... مسلم.... ابن ماجہ.... نسائی....

باب پنجم
روزہ دار کی دعا قبول ہوتی ہے

الف۔ روایاتِ اہلِ بیتؑ:

۱ ــ ومنه ــ كتاب فضائل الأشهر الثلاثة ــ عن محمد بن الحسن بن أحمد بن الوليد ــ ره ــ عن محمد بن الحسن الصفار، عن محمد بن الحسين بن ابي الخطاب، عن علي بن النعمان، عن عبدالله بن طلحة النهدي، عن جعفر بن محمد (ع)، عن أبيه، عن آبائه، عن علي (ع) قال: قال رسول الله (ص): أربعة لا ترد لهم دعوة، و يفتح لهم أبواب السماء، و يصير الى العرش: دعاء الوالد لولده، والمظلوم على من ظلمه، والمعتمر حتى يرجع، والصائم حتى يفطر. ونحوه في استجابة الدعاء للصائم عن دعوات الراوندي مرسلاً عن أبي الحسن (ع) «إنّ للصائم عند افطاره دعوة لا ترد»[۸۰].

۱۔ ..... محمد بن حسن بن احمد بن ولید .... امیرالمومنینؑ سے روایت ہے، رسول اللہؐ نے فرمایا، چار آدمیوں کی دعا رد نہیں ہوتی۔ آسمان کے دروازے ان کے لیے کھلے رہتے ہیں اور دعا عرش تک جاتی ہے۔ باپ کی دعا بیٹے کے حق میں، مظلوم کی بد دعا ظالم کے لیے، عمرے والے کی دعا واپسی تک۔ روزہ دار کی دعا افطار تک... دعوات الراوندی میں مرسل روایت ہے، ابوالحسنؑ نے فرمایا، افطار کے وقت روزہ دار کی دعا رد نہیں ہوتی۔

ب۔ روایاتِ اہلِ سنت:

۱ ــ حدثنا هشام بن عمار، حدثنا الوليد بن مسلم، حدثنا اسحاق بن عبيدالله المدني، قال: سمعت عبدالله بن أبي مليكة، يقول: سمعت عبدالله بن عمرو بن العاص يقول: قال رسول الله (ص): «إنّ للصائم عند فطره لدعوة ماترد»[۸۱]. ورواه الحاكم عن عبدالعزيز بن عبدالرحمن، عن محمد بن علي بن زيد، عن الحكم بن موسى، عن الوليد مثله، وفيه زيادة في آخره[۸۲]. وأخرج ابوداود الطيالسي، عن أبي محمد المليكي، عن عمرو بن شعيب، عن أبيه، عن جده حديثاً بهذا المعنى[۸۳]. وأخرج البزار نحوه بالسند المذكور في رواية العتق[۸۴].

۱۔ ..... ہشام بن عمار ..... عبداللہ بن عمر عاص سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : روزہ دار کی دعا افطار کے وقت رد نہیں ہوتی ...

. . . . . .

۲ ــ حدثنا علي بن محمد، حدثنا وكيع عن سعدان الجهني، عن سعد أبي مجاهد الطائي (وكان ثقة) عن أبي مدلة (وكان ثقة) عن أبي هريرة قال: قال رسول الله (ص): ثلاثة لا تُرد دعوتهم: الإمام العادل، والصائم حتى يفطر، ودعوة المظلوم يرفعها الله دون الغمام يوم القيامة وتفتح لها أبواب السماء و يقول بعزتي لأنصرنّك ولو بعد حين[۸۵].

۲۔ علی بن محمد .... وکیع ..... ابوہریرہ ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : تین آدمیوں کی دعا رد نہیں ہوتی : امام عادل ۔ روزہ دار جب تک افطار کرے ۔ اور مظلوم کی دعا جو قیامت کے دن بادلوں تک جاتی ہے یہاں تک کہ آسمان کے دروازے کھلتے ہیں اور صدا آتی ہے اپنی عزت (وجبروت) کی قسم خواہ کچھ دیر بعد سہی تیری مدد ضرور کروں گا ۔

باب ششم

روزہ زکاتِ جسم ہے

روایاتِ اہل بیتؑ :

۱ ــ علي بن ابراهيم، عن أبيه، عن عبدالله بن المغيرة، عن اسماعيل بن أبي زياد، عن أبي عبدالله، عن آبائه (ع) (في حديث) ولكل شيء زكاة، وزكاة الأبدان الصيام. ونحوه في الكافي بسنده عن موسى بن بكر مقطوعاً[۸۶]. وهذا الحديث المقطوع رواه المفيد في المقنعة مرسلاً عن الصادق (ع)[۸۷]. ونحوه في المحاسن عن عدة من أصحابنا، عن هارون بن مسلم، عن مسعدة، عن الصادق[۸۸]. ونحوه في نهج البلاغة[۸۹]. وأخرجه في الأمالي عن ابن المغيرة بإسناده الى السكوني الى الصادق (ع) وعن كتاب فضائل الأشهر الثلاثة عن جعفر بن

علي بن الحسن بن علي بن عبدالله بن المغيرة، عن اسماعيل مثله، وعن نوادر الراوندي بإسناده الى موسى بن جعفر(ع) عن آبائه مثله[۹۰]. ومرسلاً عن المحاسن والدعائم[۹۱].

۱۔ علی بن ابراہیم ..... اسماعیل بن ابی زیاد نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے ..... ہر شے کی زکات ہے، زکات بدن روزہ ہے ..... کافی ..... المقنعہ ..... المحاسن ..... نہج البلاغہ ..... الامالی ..... فضائل الاشہر الثلاثہ ..... نوادر الراوندی ..... المحاسن ۔ دعائم الاسلام ....

روایات اہل سنت :

۱ ــ حدثنا أبوبكر، حدثنا عبدالله بن المبارك (خ) وحدثنا محرز بن سلمة العدني، حدثنا عبدالعزيز بن محمد جميعاً، عن موسى بن عبيدة، عن جهاد، عن أبي هريرة قال: قال رسول الله (ص): «لكل شيء زكاة، وزكاة الجسد الصوم»[۹۲].

۱۔ ابوبکر، ..... عبداللہ بن مبارک ..... ابوہریرہ ..... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر شے کی زکات ہے، زکات بدن روزہ ہے .....

باب ہفتم

شکم سیر شکر گزار صابر روزہ دار جیسا

روایاتِ اہل بیتؑ :

۱ ــ البحار عن كتاب الإمامة والتبصرة، عن القاسم بن علي العلوي، عن محمد بن أبي عبدالله، عن سهل بن زياد، عن النوفلي، عن السكوني، عن جعفر بن محمد، عن أبيه، عن آبائه، قال: قال رسول الله (ص): الطاعم الشاكر له من الأجر كأجر الصائم المتسحر[۹۳]. ومثله في كتاب قرب الاسناد عنه ــ هارون بن مسلم ــ عن مسعدة بن

صدقة، عن جعفر عليه السلام[۱۴].

۱۔ بحار ..... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: شکر گذار شکم سیر کا اجر سحری کھانے والے روزے دار جیسا ہے ..... قرب الاسناد۔

روایات اہل سنّت:

۱ ــ أخبرنا أبوعبدالله الحافظ وأبوسعيد بن أبي عمرو، قالا: حدثنا أبوالعباس محمد بن يعقوب، حدثنا الربيع بن سليمان، حدثنا ابن وهب عن سليمان بن بلال، عن محمد بن عبدالله بن أبي حرة، عن عمه حكيم بن أبي حرة، عن سلمان الأغر، عن أبي هريرة، قال: لا أعلمه إلاّ عن رسول الله (ص) انه قال: انّ للطاعم الشاكر من الأجر مثل ما للصائم الصابر[۱۵]. وأخرجه ابن ماجة، عن اسماعيل بن عبدالله الرقي، عن عبدالله بن جعفر، عن عبدالعزيز بن محمد، عن محمد بن عبدالله مثله. وكذا عن يعقوب بن حميد، عن محمد بن معن، عن أبيه، عن عبدالله بن عبدالله الأموي، عن معن بن محمد، عن حنظلة الأسلمي، عن أبي هريرة[۱۶]. وأخرج الحاكم نحوه عن اسماعيل بن نجيد السلمي، عن جعفر بن أحمد الحافظ، عن اسماعيل بن بشر، عن عمر بن علي، عن معن[۱۷].

۱۔ ابوعبداللہ الحافظ ..... ابوہریرہ نے کہا: مجھے یہی یاد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: شکر گذار شکم سیر کا اجر صابر روزہ دار جیسا ہے .....

باب ہشتم

اللہ ہر شب گنہ گاروں کو دوزخ سے آزاد کرتا ہے

روایاتِ اہل بیتؑ

۱ ــ علي بن ابراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن جميل بن صالح، عن محمد بن مروان، قال: سمعت أبا عبدالله (ع) يقول: إنّ لله عزّوجلّ في كل ليلة من شهر رمضان عتقاء وطلقاء من النار إلاّ من أفطر

على مسكِّرٍ، فإذا كان في آخر ليلة منه أعتق فيها مثل ما أعتق في جميعه[۹۸]. ورواه الفقيه بسنده عن محمد بن مروان مثله[۹۹].

۱۔ علی بن ابراہیم ..... محمد بن مروان نے حضرت ابوعبد اللہ علیہ السلام سے سنا: اللہ، ماہ رمضان کی راتوں کو گنہ گاروں کو جہنم سے آزاد کرتا ہے، نشے سے افطار کرنے والا آزادی سے مستثنیٰ ہے۔ پھر آخری شب کو تمام راتوں کے برابر گنہ گار دوزخ سے آزاد ہوتے ہیں۔ فقیہ میں بھی محمد بن مروان سے یہی روایت ہے۔

روایاتِ اہل سنّت:

۱ ــ حدثنا أبو كريب، حدثنا أبو بكر بن عياش عن الأعمش، عن أبي سفيان، عن جابر، قال: قال رسول الله (ص): إنَّ لله عند كل فطر عتقاء وذلك في كل ليلة[۱۰۰]. ونقله الهيثمي عن أحمد والطبراني في الكبير، ونُقِلَ عن أنس: انَّ لله عزَّوجلَّ عتقاء في كل ليلة من شهر رمضان إلاَّ رجل أفطر على خمر. ونقله عن الطبراني في الصغير[۱۰۱]. وأخرجه البزار أول حديث عن سليمان بن سيف الحراني، عن أبي جعفر العقيلي، عن زهير بن معاوية، عن محمد بن جحادة، عن آبان، عن أبي الصديق، عن أبي سعيد[۱۰۲]. أقول: وينفع في هذا الباب ما ذكرناه في الباب الأول من هذا الفصل... فراجع.

۱۔ ابوکریب ..... جابر نے روایت کی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، افطار کے وقت اللہ (گنہ گاروں کو) دوزخ سے آزاد کرتا ہے۔ ہیثمی نے احمد سے اور طبرانی نے معجم الکبیر میں یہ روایت نقل کی ہے اور انس سے روایت کی گئی ہے۔ "ماہ رمضان کی راتوں کو اللہ بہت سے گنہ گاروں کو آزاد کرتا ہے، شراب سے افطار کرنے والا مستثنیٰ ہے۔" اسے طبرانی نے معجم الصغیر میں نقل کیا ہے ....

نوٹ:۔ اس موضوع کے ذیل میں باب اوّل کے نقل کردہ احادیث بھی مفید مطلب ہیں۔

باب نہم
ماہِ رمضان کو صرف رمضان کہنا بُرا ہے

روایاتِ اہلِ بیتؑ :

١ ــ وعن عدة من أصحابنا، عن أحمدبن محمدبن أبي نصر، عن هشام بن سالم، عن سعد، عن أبي جعفر(ع) قال: كنا عنده ثمانية رجال فذكرنا رمضان، فقال (ع): لا تقولوا هذا رمضان، ولا ذهب رمضان، ولاجاء رمضان، فإنَّ رمضان اسم من أسماء الله عزَّوجلَّ، لايجيء، ولا يذهب، وانما يجيء و يذهب الزائل، ولكن قولوا شهر رمضان. فالشهر مضاف الى الإسم، والإسم اسم الله عزَّذكره، وهو الشهر الذي أُنزل فيه القرآن، جعله الله مثلاً ووعداً ووعيداً[١٠٣]. ونقله في البحار عن ثواب الأعمال، عن أبي، عن سعد، عن ابن عيسى، عن البزنطي مثله[١٠٤]. وفي الجعفريات عن محمد، عن موسى، عن أبي، عن أبيه، عن الصادق (ع) نحوه[١٠٥].

١۔ چند اصحاب روایت...... احمد بن محمد.................. سعد نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے: ہم آٹھ آدمی حضرت کی خدمت میں بیٹھے تھے، کہ رمضان کی بات شروع ہوگئی۔ امامؑ نے فرمایا: "یہ رمضان آگیا۔ رمضان چلا گیا، یہ" نہ کہا کرو۔" رمضان اللہ کے ناموں میں سے ایک نام ہے، وہ نہ آتا ہے نہ جاتا ہے، جو آتا جاتا ہے وہ زوال پذیر ہوتا ہے۔ کہا کرو" ماہِ رمضان" (شہر، ماہ اسم کی طرف مضاف ہے اور اسم اللہ عزوجل کا نام ہے۔ یہ مہینہ وہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا، اللہ نے اس مہینے کو مَثَل و وعدو وعید بنایا۔ (نمونہ۔ خوش خبری و تنبیہ کا مہینہ بنایا ہے) ۔یہ حدیث بحار میں کتاب ثواب الاعمال سے....... اور الجعفریات میں....... امام جعفر صادقؑ سے مروی ہے۔

روایاتِ اہلِ سنّت :

١ ــ أخبرنا أبوالحسن علي بن أحمدبن عبدان، أنبأنا أحمدبن عبيد الصفار، حدثنا ابن ناجية، حدثنا محمدبن ابي معشر (ح وأخبرنا)

أبوسعد الماليني وأبو منصور أحمد بن علي الدامغاني، قالا: حدثنا أبو احمد بن عدي، حدثنا علي بن سعيد، حدثنا محمد بن أبي معشر، حدثني أبي عن سعيد المقبري، عن أبي هريرة، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لا تقولوا رمضان، فإنّ رمضان اسم من أسماء الله، ولكن قولوا شهر رمضان[١٠٦]. ورواه البيهقي بأسانيد متعددة.

۱۔ ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان ..... ابوہریرہ ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "رمضان" نہ کہا کرو۔ اس لیے کہ رمضان اللہ کا نام ہے کہا کرو۔ "ماہ رمضان"۔

بیہقی نے یہ حدیث متعدد سندوں سے نقل کی ہے۔

باب دہم

ماہ رمضان کے علاوہ کسی مہینے کے روزے واجب نہیں

روایات اہل بیتؑ:

١ ــ محمد بن الحسن، عن محمد بن خالد الأصم، عن ثعلبة بن ميمون، عن معمر بن يحيى أنه سمع أبا جعفر(ع)، يقول: لايسأل الله عبداً عن صلوات بعد الفريضة، ولا عن صدقة بعد الزكاة، ولا عن صوم بعد شهر رمضان[١٠٧]. ونقله في البحار عن مجالس الشيخ ــ ره ــ بسنده عن محمد بن خالد الأصم مثله[١٠٨].

۱۔ محمد بن حسن ..... معمر بن یحییٰ ..... امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا اللہ نماز فریضہ کے بعد کسی نماز، زکات کے بعد کسی صدقہ، اور روزۂ ماہ رمضان کے علاوہ کسی روزے کے بارے میں جواب طلبی نہیں فرمائے گا۔ بحار ... المجالس شیخ طوسی ..... بسند محمد بن خالد .....

روایاتِ اہل سنّت:

١ ــ أخبرنا أبو محمد بن يوسف، أنبأنا أبوسعيد ابن الأعرابي، حدثنا الحسن بن محمد الزعفراني، حدثنا عاصم بن علي، حدثنا

اسماعيل بن جعفر، أخبرني نافع بن مالك، عن أبيه، عن طلحة بن عبيد الله: ان اعرابياً جاء الى رسول الله صلى الله عليه وسلّم، ثائر الرأس، فقال: يا رسول الله أخبرني ماذا فرض الله عليَّ من الصلواة؟ فقال: الصلوات الخمس، إلاّ أنْ تتطوع شيئاً، فقال: أخبرني ماذا فرض الله عليَّ من الصيام، فقال: صيام شهر رمضان، إلاّ أن تتطوع شيئاً، فقال: أخبرني ماذا فرض الله عليَّ من الزكاة؟ قال: فأخبره يعني رسول الله صلى الله عليه وسلم بشرائع الإسلام، فقال: والذي أكرمك لاأتطوع شيئاً ولا أنقص مما فرض الله عليَّ شيئاً، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: أفلح وأبيه إنْ صدق دخل الجنة، والله إنْ صدق[١٠٩]. وأخرجه البخاري عن قتيبة بن سعيد، عن اسماعيل بن جعفر مثله[١١٠]. وأخرجه النسائي عن علي بن حجر، عن اسماعيل، عن أبي سهيل، عن أبيه، عن طلحة مثله[١١١].

۱۔ ابو محمد بن یوسف ..... طلحہ بن عبید اللہ ..... ایک صحرائی عرب سر جھٹکتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور کہنے لگا۔ بتایئے ہم پر نمازیں کتنی واجب ہیں؟ آنحضرتؐ نے فرمایا: پنجگانہ نماز۔ البتہ اپنی خوشی سے جتنی نمازیں پڑھو۔ اس نے پوچھا: اللہ نے مجھ پر روزے کتنے واجب کیے ہیں؟ آنحضرتؐ نے فرمایا: ماہ رمضان کے روزے اور اپنی خوشی سے جتنے روزے رکھ لو۔ اس نے کہا: یہ فرمایئے کہ زکات میں مجھ پر کیا واجب ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احکام کی تفصیل بتائی۔ عرب نے کہا: قسم اس کی جس نے آپ کو شرف عطا کیا ہے، اگر میں اپنی خوشی سے کوئی زائد انجام نہ دوں اور فرائض میں کمی بھی نہ کروں (تب کیا ہوگا؟) آنحضرتؐ نے فرمایا: کامیاب ہو۔ بقسم اگر با ایمان عمل کیا تو جنت میں جاؤ گے، خدا کی قسم، اگر ایمان داری سے عمل کیا ..... بخاری ... نسائی .....

حاشیے:

١ و ٢ ــ الوسائل ج ٧، ص ١٧٧. ٣ ــ البحارج ٩٣، ط ح، ص ٣٤٨، والبحار أيضاً ص ٣٦٦، والبحار أيضاً ص ٣٧٢، والوسائل ج ٧، ص ٢٥٩، والبحارج ٩٧، ط ف، ص ٣ والبحار أيضاً ص ١٧. ٤ ــ الفقيه ج ٢، ص ٥٠٥٩ ــ الكافي ج ٤، ص ٦٧، والوسائل ج ٧، ٢٢٤.

٦ ــ الفقيه ج ٢، ص ٥٩.
٧ ــ البيهقي ج ٤، ص ٣٠٣. وارجع مجمع الزوائد ج ٣، ص ١٤٢ و١٤٣.
٨ ــ البخاري ج ٣، ص ٣١ وليس فيه (ونادى مناد.. الى آخر الحديث) وفيه اختلاف في بيان المعنى.
٩ ــ ابن ماجة ج ١، ص ٥٢٦.
١٠ و ١١ و ١٢ ــ الترمذي ج ٣، ص ٦٦. البحار من طرق الشيعة ج ٩٣، ط ح، ص ٣٥٠، والترمذي ج ٣، ص ٦٨.
١٣ ــ مسلم ج ٣ ص ١٢١ و١٢٢. ١٤ ــ مصنف عبدالرزاق ج ٤ ص ١٧٥ و١٧٦.
١٥ ــ النسائي ج ٤ ص ١٢٦.
١٦ ــ النسائي ح ٤ ص ١٢٦ و١٢٧ و١٢٨ و١٢٩.
١٧ ــ الحاكم في المستدرك ج ١ ص ٢٨٩.
١٨ ــ موطأ مالك ج ١ ص ٢٨٩. ١٩ ــ الدارمي ج ٢ ص ٢٦.
٢٠ ــ الوسائل ج ٧ ص ١٧٤
٢١ ــ الكافي ج ٤ ص ٦٥. ورواه أيضاً ص ٦٤ غير أنه ليس فيه عن بكر بن صالح.
٢٢ ــ الوسائل ج ٧ ص ١٧٧.
٢٣ ــ البحار ج ٩٣ ــ ط ح ــ ص ٣٦٦ والبحار أيضاً ص ٣٧٥ والبحار ج ٩٧ ــ ط ق ــ ص ١٧.
٢٤ و ٢٥ ــ البحار ج ٩٣/ ط ح/ ص ٣٤٢ و٣٤٧. ولعل مراده من قوله (بهذا الاسناد) عبد الجبار عن عبد الواحد عن اسماعيل بن الزاهد عن محمد بن أحمد، والبحار أيضاً ص ٣٦٣ والبحار أيضاً ص ٣٧٦.
٢٦ ــ الترمذي ج ٣ ص ٧٦ و ص ١٧١ ومجمع الزوائد ج ٣ ص ١٤٤.
٢٧ ــ مصنف عبدالرزاق ج ٤ ص ٢٥٨.
٢٨ ــ النسائي ج ٤ ص ١٥٤ وفيها (من قام رمضان) فقط.
٢٩ ــ النسائي ج ٤ ص ١٥٥ و١٥٦ و١٥٧ وفيه (من قامه) فقط.
٣٠ ــ منحة المعبود ج ١ ص ١٨١ وفيه (كيوم ولدته أمه).
٣١ ــ البيهقي ج ٤ ص ٣٠٤ والبيهقي ج ٤ ص ٣٠٦.
٣٢ ــ البخاري ج ٣ ص ٣٢ و٥٦ وفي الثاني زيادة في ليلة القدر.
٣٣ ــ ابن ماجة ج ١ ص ٥٢٦. ٣٤ ــ النسائي ج ٤ بشرح السيوطي ص ١٥٧.
٣٥ ــ مسند الحميدي ج ٢ ص ٤٢٢ و٤٤٠. ٣٦ ــ منحة المعبود ج ١ ص ١٨١.
٣٧ ــ الدارمي ج ٢ ص ٢٦. ٣٨ ــ البيهقي ج ٤ ص ٣٠٤.
٣٩ ــ مجمع الزوائد ج ٣ ص ١٤٤. ٤٠ ــ البيهقي ج ٤ ص ٣٠٤. وهذا الحديث بعينه رويناه عن أنس في طرق الشيعة من البحار.

٤١ ــ الوسائل ج ٧ ص ٢٩٥ ومعاني الاخبار ص ١١٦ كما في الهامش والبحار ج ٩٣/ ط ح/ ص ٢٥٢.
٤٢ ــ الكافي ج ٤ ص ٦٥. والوسائل ج ٧ ص ٢٩٠ ونحوه ما أرسله الصدوق عن المعصوم بزيادة اسناد الحديث الى الله عزّوجلّ. الوسائل ج ٧ ص ٢٩٢ ونحوه عن ابن عباس عن النبي (ص). الوسائل ج ٧ ص ٢٩٤، والخصال ج ١ ص ٢٤ كما في هامشه ونحوه ما أسنده الطوسي في مجالسه. الوسائل ج ٧ ص ٢٩٧، والمجالس ص ٣١٦ كما في هامشه.
٤٣ ــ البحار ج ٩٣/ ط ح/ ص ٢٤٨ والبحار ج ٩٣/ ط ح/ ص ٢٤٩ ــ ٢٥١ وفي الخصال ج ١ ص ٢٤ كما في حاشية البحار.
٤٤ ــ الكافي ج ٤ ص ٦٤ والوسائل ج ٧ ص ٢٩٠ ونحوه ماأرسله الصدوق (ره) عن المعصوم (ع) الوسائل ج ٧ ص ٢٩٢ وأسند نحوه في ثواب الأعمال كما في الوسائل ج ٧ ص ٢٩٤. وفي ثواب الأعمال ص ٢٨ كما في هامشه. ونحوه عن ابن عباس عن النبي (ص) الوسائل ج ٧ ص ٢٩٤ وفي الخصال ج ١ ص ٢٤ كما في هامش الرسائل. ٤٥ ــ الفقيه ج ٢ ص ٤٥.
٤٦ ــ الكافي ج ٤ ص ٦٢، الوسائل ج ٧ ص ٢٨٩. وفي حديث آخر عن أبي عبدالله (ع) نحوه. الوسائل ج ٧ ص ٢٩٠، وكذا نحوه في حديث بسند عن الصادق عن النبي (ص) الوسائل ج ٧ ص ٢٩٢، ونحوه عن ابن عباس عن النبي (ص) الوسائل ج ٧ ص ٢٩٤، والخصال ج ١ ص ٢٤ كما في هامشه، ونحوه عن أنس ج ٧ ص ٢٩٥، ومعاني الأخبار ص ١١٦ كما في هامشه.
٤٧ ــ الكافي ج ٤ ص ٦٢. ٤٨ ــ نفس المصدر (٤٧).
٩٣/ ط ح/ ص ٢٥١ ومعاني الاخبار ٤٠٨ ــ ٤٠٩ كما في حاشية البحار، والبحار أيضاً ص ٢٥٩. ٥٠ ــ الفقيه ج ٢ ص البحار ج
٥١ ــ الكافي ج ٤ ص ٦٣، الوسائل ج ٧ ص ٢٩٠، ونحوه عن أبي جعفر عن النبي (ص) بتغيير (به) مكان عليه، ونحوه عن ابن عباس عن النبي (ص). الوسائل ج ٧ ص ٢٩٤ والخصال ج ١ ص ٢٤ كما في هامشه.
٥٢ ــ البحار ج ٩٣/ ط ح / ص ٢٤٩، والبحار أيضاً ص ٢٥٦.
٥٣ ــ البيهقي ج ٤ ص ٢٣٥، وروى البيهقي نحو هذا الحديث بأسانيد مختلفة ج ٤ ص ٢٧٣.
٥٤ ــ مصنف عبدالرزاق ج ٤ ص ٣٠٦. وليس فيه (للصائم فرحتان وفي الباقي تقديم وتأخير واختلاف في اللفظ فقط).
٥٥ ــ النسائي ج ٤ ص ١٦١ و ١٦٢ وليس في الأول تعليل الصوم لي، ولا فيه الصوم جنة والثاني فيه زيادة في أوله.
٥٦ ــ النسائي ج ٤ ص ١٦٢ وليس فيها التعطيل ولا الصوم جنة.
٥٧ ــ الدرامي ج ٢ ص ٢٤. ٥٨ ــ البيهقي ج ٤ ص ٢٧٠.

٥٩ ــ مسلم ح ٣ ص ١٥٧. ٦٠ ــ ابن ماجة ح ١ ص ٥٢٥. ٦١ ــ النسائي ج ٤ ص ١٦٧. ٦٢ ــ الدارمي ح ٢ ص ١٥. ٦٣ ــ البيهقي ح ٤ ص ٣٠٤، ونحوه ماورواه البيهقي بسنده عن سعيد بن المسيب عن أبي هريرة عن النبي (ص). نفس المصدر، وكذا ما رواه عن أبي صالح عن أبي هريرة نحوه. نفس المصدر وموطأ مالك ج ١ ص ٢٨٧.

٦٤ ــ والترمذي ح ٣ ص ١٣٦. ٦٥ ــ مسلم ح ٣ ص ١٥٨ واختلافه أنه فيه زيادة والتأخير فقط. ٦٦ ــ مصنف عبدالرزاق ح ٤ ص ٣٠٦ وفي الباقي اختلاف في الألفاظ والتقديم والتاخير. ٦٧ ــ الخلري ح ٣ ص ٣٠. ٦٨ ــ منحة المعبود ج ٢ ص ١٨٢ وفيه (كل العمل كفارة إلاّ الصيام). ٦٩ ــ الدارمي ح ٢ ص ٢٥. ٧٠ ــ الوسائل ج ٧ ص ٢٩٥ ومعاني الاخبار ص ١١٦ كما في الهامش. ٧١ ــ والبحار ح ٩٣/ ط / ص ٢٥٢ والبحار أيضاً ص ٢٥٦. ٧٢ ــ السيقي ج ٤ ص ٣٠٥ ونحوه ماورواه البيهقي عن الشيخ الصالح الفامي واختلاف في التقديم عن محمد بن يعقوب عن محمد بن عبدالوهاب عن خالد بن مخلد عن سليمان بن بلال عن ابوحازم عن سهل عن النبي (ص) نحوه وبزيادة. ٧٣ ــ الترمذي ج ٣ ص ١٣٧. ٧٤ ــ مسلم ج ٣ ص ١٥٨. ٧٥ ــ البخاري ح ٣ ص ٣٠. ٧٦ ــ ابن ماجة ج ١ ص ٥٢٥. ٧٧ ــ النسائي ح ٤ ص ١٦٨. ٧٨ ــ النسائي ج ٤ ص ١٦٨. ٧٩ ــ نقله في منحة المعبود ج ١ ص ١٨٢ وقال أنه في مسند أحمد ح ٥ ص ٣٣٣. ٨٠ ــ البحار ج ٩٣/ ط ح / ٢٥٦ وص ٢٥٥. ٨١ ــ ابن ماجة ج ١ ص ٥٥٧. ٨٢ ــ المستدرك ج ١ ص ٤٢٢. ٨٣ ــ منحة المعبود ح ١ ص ١٨٥. ٨٤ ــ كشف الأستارج ١ ص ٤٥٨. ٨٥ ــ ابن ماجة ح ١ ص ٥٥٧. ٨٦ ــ الكافي ح ٤ ص ٦٢ و ٦٣. ٨٧ ــ الوسائل ج ٧ ص ٢٩٠. ٨٨ ــ الوسائل ح ٧ ص ٢٩٧. ٨٩ ــ نهج البلاغة ح ٤ ص ٣٤. ٩٠ ــ البحار ج ٩٣/ ط ح / ص ٢٤٦ و ٢٥٥ وفي الأخير الاجساد بدل الأبدان. ٩١ ــ البحار ج ٩٣ ص ٢٥٤ و ٢٥٧. ٩٢ ــ ابن ماجة ج ١ ص ٥٥٥. ٩٣ ــ البحار ج ٩٣ الطبعة الجديدة ص ٣١٢. ٩٤ ــ قرب الاسناد ص ٣٦ وفيه (المحتسب) بدل (المتسحر). ٩٥ ــ البيهقي ج ٤ ص ٣٠٦. ٩٦ ــ ابن ماجة ح ١ ص ٥٦١. ٩٧ ــ المستدرك ح ١ ص ٤٢٢. ٩٨ ــ الكافي ج ٤ ص ٦٨. ٩٩ ــ الفقيه ج ٢ ص ٦٠. ١٠٠ ــ ابن ماجة ج ١ ص ٥٢٦. ١٠١ ــ مجمع الزوائد ج ٣ ص ١٤٣ وليس فيه (وذلك في كل ليلة). ونقله عن ابي سعيد ومجمع الزوائد ح ٣ ص ١٥٦. ١٠٢ ــ كشف الاستارح ١ ص ٤٥٨. ١٠٣ ــ الوسائل ج ٧ ص ٢٣٢، الكافي ج ٤ ص ٦٩ وليس فيه (جعله الله متلاً) بل (جعله متلاً) كما أنه ليس فيه كلمة (ووعيداً) في آخره. ١٠٤ ــ البحار ج ٩٣/ ط ح/ ص ٣٧٦ وليس فيه (ووعيداً) في آخره. ١٠٥ ــ الجعفريات ص ٣٩. ١٠٦ ــ البيهقي ج ٤ ص ٢٠١. ١٠٧ ــ الوسائل ج ٧ ص ١٧٧ ومثله حديث آخر ص ١٧٨. ١٠٨ ــ البحار ج ٩٣/ ط ح/ ص ٢٦٨. ١٠٩ ــ البيهقي ج ٤ ص ٢٠١. ١١٠ ــ البخاري ج ٣ ص ٢٩ وفي آخره (أودخل الجنة ان صدق) ولايوجد قسم.

١١١ ــ النسائي بشرح السيوطي ح ٤ ص ١٢٠.

فصلِ دوم

کس کا روزہ صحیح ہے ؟

ابوابِ عشرہ :

۱۔ حائض، روزہ افطار کرلے ۔ (دو احادیث)
۲۔ مسافر، افطار کرلے ۔ (آٹھ احادیث)
۳۔ مُجنب کا روزۂ استحبابی صحیح ہے ۔ (چار احادیث)
۴۔ مُجنب فقط روزہ نہیں رکھ سکتا ۔ (تین احادیث)
۵۔ حاملہ اور دودھ پلانے والی، روزہ نہ رکھے ۔ (تین احادیث)
۶۔ بوڑھا آدمی اور بوڑھی عورت روزہ نہ رکھے ۔ (دو احادیث)
۷۔ زوجہ، اجازتِ شوہر کے بغیر روزہ نہیں رکھ سکتی ۔ (چار احادیث)
۸۔ میزبان کی اجازت کے بغیر مہمان روزہ نہ رکھے ۔ (دو احادیث)
۹۔ لڑکا اگر تین دن لگاتار روزے رکھ سکے تو روزہ رکھے ۔ (دو احادیث)
۱۰۔ جو رمضان میں مسلمان ہو وہ باقی دنوں کے روزے رکھے ۔ (دو احادیث)

باب اوّل
حائض روزہ افطار کرلے

روایات اہل بیتؑ :

۱ ــ عدة من أصحابنا عن ابن زياد، عن الحسن بن محبوب، عن علي بن رئاب، عن سماعة بن مهران، قال: سألت أبا عبدالله(ع) عن المستحاضة، قال : تصوم شهر رمضان إلاّ الأيام التي كانت تحيض فيهن ثم تقضيها بعده.[۱]

۱۔ ہمارے بعض اصحاب سے ..... سماعہ ابن مہران کہتے ہیں، میں نے ابوعبد اللہ علیہ السلام سے مستحاضہ کے بارے میں سوال کیا، حضرت نے فرمایا: رمضان کے روزے رکھے گی، صرف ان دنوں کے روزے نہ رکھے جن میں حیض آیا ہے۔

روایات اہل سنّت :

۱ ــ أخبرنا أبوعبد الحافظ، أخبرني أبوالحسن محمدبن عبدالله الجوهري، حدثنا محمدبن اسحاق، حدثنامحمدبن يحيى وزكريا بن يحيى أبي أبان (وفي نسخة يحيى بن أبان) قالا: حدثنا ابن أبي مريم، حدثنا محمدبن جعفر بن أبي كثير، حدثني زيدبن أسلم، عن عياض بن عبدالله، عن أبي سعيد الخدري، قال: خرج رسول الله(ص) فى أضحى أوفطرالى المصلى، ثم انصرف، فقام، فوعظ الناس، وأمرالناس بالصدقة، فقال: أيّها الناس تصدقوا. ثم انصرف، فمرّ على النساء، فقال: يا معشر النساء تصدقن فإني أريتكن أكثر أهل النار. فقلن ومم ذلك يا رسول الله؟ قال: تكثرن اللعن، وتكفرن العشير، ومارأيت من ناقصات عقل ودين أذهب بلب الرجل الحازم من إحد اكن يا معشر النساء. فقلن له: ما نقصان ديننا وعقلنا يا رسول الله؟ قال: أليس شهادة المرأة مثل نصف شهادة الرجل؟ قلن بلى. قال: فذلك من نقصان عقلها أوليس اذاحاضت المرأة لم تصل ولم تصم فذلك من نقصان دينها.[۲] وأخرجه البخاري عن ابن أبي مريم مثله.[۳]

۱۔ ابوعبداللہ حافظ نے ہمیں خبر دی ..... ابوسعید خدری کے بقول، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عید قربان یا عید فطر میں "مصلّے" تشریف لائے، واپسی میں کھڑے ہوئے اور لوگوں کو نصیحت کی۔ صدقہ دینے کا حکم دیا، فرمایا: "لوگو! صدقہ دیا کرو" واپسی میں خواتین کی طرف سے گذرتے ہوئے فرمایا: خواتین! صدقہ دیا کیجئے۔ مجھے آپ کی اکثریت دوزخی نظر آتی ہے۔! خواتین بولیں! یہ کیوں؟ یارسول اللہؐ! فرمایا: تم لعن طعن زیادہ کرتی رہتی ہو، خاندان کو کافر بناتی ہو۔ تم سے زیادہ سمجھدار مرد کی عقل کو نقصان پہنچانے والی ناقص العقل و ناقص الدین کوئی نہیں۔ وہ بولیں: ہمارے دین اور ہماری عقل میں کیا کمی ہے؟ یارسول اللہ! آنحضرتؐ نے فرمایا: کیا ایک عورت کی گواہی مرد کے مقابلے میں نصف نہیں ہے؟ خواتین نے اثبات میں جواب دیا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا: یہ تو کمی عقل کی بات تھی۔ ایام ماہواری میں عورت نماز نہیں پڑھتی روزہ نہیں رکھتی یہی اس کے نقص دین کی بات ہے۔ اس کی تخریج بخاری نے ابن ابی مریم سے کی ہے، بہمین الفاظ۔

باب دوم

مسافر افطار کرلے

روایات اہل بیتؑ:

۱ ــ عن أبي علي الأشعري، عن محمد بن عبدالجبار، عن صفوان بن يحيى، عن عيص بن القاسم، عن أبي عبدالله(ع)، قال: إذا خرج الرجل في شهر رمضان مسافراً، أفطر. وقال: إنّ رسول الله (ص) خرج من المدينة الى مكة في شهر رمضان ومعه الناس وفيهم المشاة، فلمّا انتهى الى كراع الغميم دعا بقدح من ماءفيما بين الظهر والعصر فشربه وأفطرثم أفطر الناس معه وثم ناس على صومهم فسماهم العصاة. وانما يؤخذ بآخر أمر رسول الله (ص). ونحوه ما رواه الكافي أيضاً عن علي ابن ابراهيم،عن أبيه، عن حماد، عن حريز، عن زرارة عن الباقر(ع)[۴]. ونحوه ماروا ه في البحار عن العياشي، عن محمد بن مسلم، عن الصادق(ع). ونحوه أيضاً ما رواه عن دعائم الإسلام[۵].

۱۔ ابوعلی اشعری ..... امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ماہ رمضان میں جب سفر

کے لیے کوئی جائے تو افطار کرے۔ اور امام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینے سے مکے کے لئے روانہ ہوئے۔ رمضان کا مہینہ اور بہت سے لوگ ساتھ، جن میں کچھ حضرات پیدل بھی تھے۔ جب "کراع الغمیم" پر پہنچے تو ظہر و عصر کا درمیانی وقت تھا۔ آپ نے پانی کا پیالہ منگا کر نوش فرمایا، لوگوں نے بھی حضور کے ساتھ روزے کھول ڈالے۔ کچھ افراد نے کھولنے کے بجائے آخر تک روزے کو باقی رکھا، یہ لوگ "نافرمان" کہلائے گئے ..... (مغازی الواقدی، جنگ بدر کے ابتدائی حالات میں لکھا ہے کہ منادی نے ندا دی کہ پیغمبر فرماتے ہیں کہ میں روزہ کھول رہا ہوں، تم بھی کھولو۔ جن لوگوں نے روزے نہ کھولے انھیں "العصاۃ" کہا۔ مرتضیٰ حسین۔)

۲ ــ وباسناده ــ محمد بن الحسن ــ عن الحسين بن سعيد، عن صفوان بن يحيى، عن أبي الحسن(ع) أنه سُئل عن الرجل يسافر في شهر رمضان فيصوم، قال: ليس من البر الصوم في السفر.

۲۔ محمد بن حسن کی سند ..... ابوالحسن علیہ السلام سے پوچھا گیا، مسافر آدمی سفر میں روزہ رکھے؟ امام نے فرمایا: سفر میں روزہ "برّ" (نیکی) نہیں ہے۔

۳ ــ كتاب فضائل الأشهر الثلاثة عن أبيه، عن سعد بن عبدالله، عن أحمد بن محمد بن عيسى، عن علي بن عبدالملك، عن اسحاق بن عمار، عن يحيى بن العلا، عن أبي عبدالله(ع) قال: الصائم في شهر رمضان في السفر كالمفطر في الحضر. وروى في الوسائل عن مجمع البيان، عن أصحابنا، عن أبي عبدالله(ع) مثله. ومثله في صدر حديث عنهم ــ عدة من أصحابنا ــ عن أحمد بن علي بن الحكم، عن عبدالملك بن عتبة، عن اسحاق بن عمار مثله.

۳۔ فضائل اشہر ثلاثہ نامی کتاب میں ..... امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: رمضان کے سفر میں روزہ رکھنے والا اور حضر میں روزہ نہ رکھنے والا برابر ہے .....

٤ ــ وعنهم ــ عدة من أصحابنا ــ عن أحمد، عن علي بن الحكم، عن عبدالملك بن عتبة، عن اسحاق بن عمار، عن يحيى بن أبي العلا، عن أبي عبدالله(ع) قال: الصائم في السفر في شهر رمضان كالمفطر فيه في الحضر. ثم قال: إنّ رجلاً أتى النبي (ص) فقال: يا رسول الله أصوم شهر رمضان في السفر؟ فقال: لا. فقال يا رسول الله انه عليّ يسير. فقال: رسول الله (ص): إنّ الله تصدق على مرضى أمتي ومسافريها بالإفطار في شهر رمضان. أيحب أحدكم لوتصدق بصدقة أن تردعليه؟

ورواه الصدوق باسناده عن يحيى بن أبي العلا، ورواه في العلل عن الحسين بن أحمد بن ادريس، عن أبيه، عن أحمد. (الا أنه ترك صدره) ورواه الشيخ باسناده عن أحمد مثله.[٨] ونحوه عن عدة من أصحابنا، عن أحمد، عن ابن أبي عمير، عن بعض أصحابنا، عن الصادق(ع). ونحوه عن الخصال، عن أبي، عن علي، عن أبيه، عن النوفلي، عن السكوني، عن جعفر(ع). وعن العلل، عن سعد، عن هاشم، عن النوفلي كالخصال[٩].

۴۔ ان راویوں اور چند خاص راویوں سے ۔ . . . . . ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا : ماہ رمضان کے مسافر کا روزہ ، حضر کے روزہ نہ رکھنے کے برابر ہے ۔ اس کے بعد فرمایا۔ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا ، یارسول اللہ ! سفر میں ماہ رمضان کا روزہ رکھ سکتا ہوں ؟ آنحضرتؐ نے فرمایا : نہیں ۔ اس آدمی نے کہا : یارسول اللہؐ ! میرے لیے روزہ رکھنا آسان ہے ! آنحضرتؐ نے فرمایا : اللہ عزاسمہ نے میری امت کے مریضوں اور مسافروں پر صدقہ کیا ہے کہ وہ رمضان میں افطار کریں ۔ کیا تم میں سے کوئی آدمی یہ بات پسند کرے گا کہ جو شخص صدقہ دے وہ صدقہ اسی کو واپس کر دے ؟ . . . . . .

. . . . . .

روایات اہل سنّت :

١ ــ أخبرنا أبو محمد عبدالله بن يوسف الأصبهاني في آخرين قالوا: حدثنا أبوالعباس محمد بن يعقوب، أنبأنا الربيع بن سليمان، أنبأنا الشافعي، أنبأنا عبدالعزيز بن محمد، عن جعفر بن محمد، عن أبيه، عن جابر أن النبي (ص) خرج الى مكة عام الفتح في رمضان، فصام حتى

بلغ كراع الغميم، وصام الناس معه، فقيل له: يا رسول الله ان الناس قدشق عليهم الصيام، فدعا بقدح من ماء بعد العصر، فشرب والناس ينظرون، فأفطر بعض الناس، وصام بعض، فبلغه أن ناساً صاموا، فقال: أولئك العصاة[١٠]. ورواه الترمذي عن قتيبة، عن عبدالعزيز بن محمد مثله[١١] و رواه مسلم مع اختلاف يسير في اللفظ، عن محمد بن المثنى، عن عبدالوهاب بن عبدالمجيد، عن جعفر(ع). مثله[١٢] ورواه النسائي عن محمد بن عبدالله، عن شعيب، عن الليث، عن ابن الهاد، عن جعفر(ع) مثله[١٣] ورواه أبو داود الطيالسي، عن وهب، عن جعفر(ع)[١٤].

١۔ ہمیں خبر دی ابو محمد عبد اللہ بن یوسف اصفہانی ..... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ماہ رمضان سنہ فتح مکہ میں مکے کے لیے چلے۔ حضرت اور سب ساتھی روزے سے تھے، جب "کراع الغمیم" پہنچے تو کہا گیا کہ، یا رسول اللہ! ان لوگوں پر روزہ سخت ہو رہا ہے۔ آنحضرتؐ نے عصر کے بعد پانی کا بڑا پیالہ منگوایا اور پانی نوش فرمایا۔ لوگ دیکھتے رہے۔ پھر کچھ آدمیوں نے افطار کر لیا اور بعض نے روزہ باقی رکھا۔ جب آنحضرتؐ کو اطلاع دی گئی تو حضرت نے فرمایا: یہ لوگ "عصاۃ" ۔ نافرمان ۔ ہیں .....

٢ ــ أخبرنا أبوبكر محمد بن الحسن بن فورك ، أنبأنا عبدالله بن جعفر، حدثنا يونس بن حبيب، أنبأنا أبو داود، حدثنا شعبة، عن محمد بن عبدالرحمن يعني ابن سعد بن زرارة الأنصاري، عن محمد بن عمرو بن الحسن، عن جابر: ان النبي (ص) كان في سفر، فرأى رجلاً يظلل عليه، فسأل عنه، فقالوا: هو صائم. فقال: ليس من البر الصوم في السفر[١٥] ورواه البيهقي باختلاف في اللفظ عن أبي بكر بن أبي شيبة وابن المثنى وابن بشار، جميعاً عن محمد بن جعفر، قال أبوبكر، عن غندر، عن شعبة مثله. ورواه أيضاً كذلك عن ابن معاذ، عن أبي، عن شعبة مثله[١٦] ورواه البخاري عن آدم، عن شعبة مثله[١٧]. وروى ابن ماجة ذيل الحديث عن أبي بكر بن أبي شيبة ومحمد بن الصباح، عن سفيان، عن الزهري، عن صفوان بن عبدالله، عن أم الدرداء، عن كعب، وروى

ذيله أيضاً عن محمد بن المصفى الحمصي، عن محمد بن حرب، عن عبيدالله بن عمر، عن نافع عن ابن عمر[18]. وروى النسائي عن اسحاق ابن ابراهيم، عن سفيان مثل ابن ماجة أولاً. وروى الحديث بكامله عن عمرو بن علي، عن يحيى بن سعيد وخالد بن الحارث، عن شعبة، مثل البيهقي، و روى الحديث بكامله أوذيله بأسانيد أُخرى فراجع[19] وروى الحاكم عن ابن اسحاق الفقيه، عن بشر بن موسى، عن الحميدي، عن سفيان مثل ابن ماجة[20] ونقل الهيثمي ذيل الحديث عن أبي برزة الأسلمي نقلاً عن أحمد والبزار والطبراني في الأوسط. وعن امُّ الدرداء. ونقل عن عبدالواحد قوله: لاأعمله إلاّعن أبي الدرداء. وقال: أن رجاله رجال الصحيح[21]. وروى الحميدي ذيله عن سفيان كابن ماجة[22]. وروى أبو داود الطيالسي أيضاً كالحميدي[23] ورواه الدارمي عن هشام بن القاسم و أبوالوليد، عن شعبة. وروى ذيله عن محمد بن أحمد، عن سفيان كابن ماجة، وعن عثمان بن محمد، عن يونس، عن الزهري[24]. وروى البزار عن محمد بن حرب، عن صلة بن سليمان، عن ابن جريج عن عطاء، عن ابن عباس ذيل الحديث. وكذا عن محمد بن معمر، عن محمد بن خالد، عن ابراهيم بن سعد، عن عبدالله بن عامر، عن محمد، عن رجل من آل أبي برزة عنه ذيل الحديث[25].

۲۔ ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن حسن فورک .... نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک سفر میں تھے۔ اثناء راہ ملاحظہ فرمایا کہ ایک شخص پر سایہ کیا گیا ہے، آپؐ نے پوچھا یہ کیا ہے، کہا گیا روزے دار ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا سفر میں روزہ کوئی نیکی تو نہیں ہے۔ .....

۳ ــ حدثنا عبدالوهاب بن سعيد، قال: حدثنا شعيب، قال حدثنا الاوزاعي، قال: حدثنا يحيى بن أبي كثير، قال: أخبرني محمد بن عبدالرحمن، قال: أخبرني جابر بن عبدالله: ان رسول الله (ص) مرَّ برجل في ظل شجرة يرش عليه الماء قال: ما بال صاحبكم هذا؟ قالوا: يا رسول الله صائم. قال: انه ليس من البرّان تصوموا في السفر و عليكم برخصة الله التي رخص لكم فأقلبوها.

وعن محمود بن خالد، عن الفريابي، عن الأوزاعي، عن يحيىٰ، عن ابن عبدالرحمن، عمن سمع جابر عنه نحوه[26]. ونقله الهيثمي عن عمار بن

ياسر نقلاً عن الطبراني في الكبير[۲۱] ونقل أيضاً عن ابن عمر و عمر بن حرم: ان من لم يقبل رخصة الله فعليه من الإثم مثل جبال عرفات آثاماً. نقلاً عن أحمد والطبراني في الأوسط والكبير. ونقل أيضاً في لزوم قبول رخصة الله... فراجع[۲۱]. وأخرج البزار في لزوم قبول رخص الله أسانيد متعددة... فراجع[۲۱].

۳۔ ہم سے حدیث بیان کی عبدالوہاب بن سعید نے .... جابر بن عبداللہ کے بقول: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گذر رہے تھے۔ وہ آدمی (جھاڑی) درخت کے نیچے بیٹھا تھا اور درخت پر پانی کے چھینٹے دیے جارہے تھے، آپ نے دریافت کیا: تمہارے اس آدمی کا کیا حال ہے!۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! روزہ دار ہے؟ آنحضرتؐ نے فرمایا: یہ تو کوئی نیکی نہیں ہے کہ سفر میں روزہ رکھو، تمھیں اللہ نے معافی دی ہے تو اس سے فائدہ اٹھاؤ! .... ابن عمر اور عمر بن حزم سے منقول ہے: جو اللہ کی طرف سے دی ہوئی رخصت (چھوٹ) سے فائدہ نہیں اٹھاتا تو اس پر وہ گناہ ہوگا جو عرفات کی پہاڑیوں کے برابر وزنی ہوں گے... .....

٤ ــ حدثنا ابراهيم بن المنذر الحزامي، حدثنا عبدالله بن موسى التيمي، عن أسامة بن زيد، عن ابن شهاب، عن أبي سلمة بن عبدالرحمن، عن أبيه عبدالرحمن بن عوف، قال: قال رسول الله (ص): «صائم رمضان في السفر كالمفطر في الحضر»[۳۰] وأخرجه النسائي بأسانيد عن عبدالرحمن مقطوعاً[۳۱]. ونقله في نصب الراية عن البزار في مسنده، عن عبدالله بن عيسى، عن أسامة بن زيد[۳۲].

۴۔ ہم سے ابراہیم بن منذر حزامی نے حدیث بیان کی .... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سفر میں روزہ دار ایسا ہے جیسے وطن میں بے روزہ آدمی ..... عبدالرحمن بن عوف ..... کے علاوہ البزار نے، المسند میں عبداللہ ابن عیسیٰ انھوں نے اسامہ ابن زید سے روایت نقل کی ہے۔

باب سوم

عمداً جنب ہوکر صبح بیدار ہونے والے کا روزہ تطوعی (استحبابی) صحیح ہے

روایات اہل بیتؑ:

۱ ــ محمد بن علي بن الحسين باسناده عن عبدالله بن المغيرة، عن حبيب الخثعمي، قال: قلت لأبي عبدالله(ع) أخبرني عن التطوع وعن (صوم) هذه الأيام الثلاثة اذا أجنبت من أول الليل فأعلم أني أجنبت فأنام متعمداً حتى ينفجر الفجر، أصوم أولا أصوم؟ قال: صُمْ[۳۳]. ورواه الفقيه باسناده عن عبدالله بن المغيرة، عن حبيب الخثعمي مثله[۳۴].

۱۔ محمد بن علی بن حسین ..... حبیب ابن خثعمی کہتے ہیں، میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا: یہ فرمایئے کہ تطوّع، یعنی ان تین دنوں کے روزے کا مطلب کیا ہے؟ اگر اوّل شب جنب ہوں اور علم جنب ہونے کے بعد جان کر سو جاؤں اور صبح کو بیدار ہوں، تو روزہ رکھوں یا نہ رکھوں؟ فرمایا: روزہ رکھو .....

۲ ــ محمد بن يعقوب عن محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد، عن ابن فضال، عن ابن بكير، قال: سألت أبا عبدالله (ع) عن الرجل، يجنب، ثم ينام حتى يصبح، أيصوم ذلك اليوم تطوعاً؟ فقال: أليس هو بالخيار مابينه ونصف النهار؟[۳۵].

۲۔ محمد ابن یعقوب ..... ابن بکیر کہتے ہیں، میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا: ایک شخص مجنب ہوتا ہے، اور صبح تک سوتا بھی ہے، کیا اس دن صوم تطوّع رکھ سکتا ہے؟ حضرت نے فرمایا: کیا اسے آدھے دن تک روزہ رکھنے یا نہ رکھنے کا اختیار نہیں ہے؟ .....

روایاتِ اہلِ سنّت:

۱ ــ عبدالرزاق عن ابن جريج، قال: حدثني ابن شهاب، عن أبي بكر بن عبدالرحمن، عن أبيه، عن أم سلمة وعائشة: ان النبي (ص) كان يدركه الفجر وهو جنب من أهله، ثم يغتسل، فيصوم[۳۶]. ونحوه عن مسلم.[۳۷]

۱۔ عبدالرزاق ..... حضرتِ ام سلمہؓ و عائشہؓ کے بقول: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی ازواج سے جنب ہوکر صبح اٹھتے اور غسل فرماتے اور روزہ رکھتے تھے ..... "

۲ ــ حدثنا عبدالله بن مسلمة، عن مالك، عن سمي مولى أبي بكر بن عبدالرحمن بن الحارث بن هشام بن المغيرة، انه سمع أبابكر بن عبدالرحمن، قال: كنت أنا وأبي حين دخلنا على عائشة وأم سلمة(ح) حدثنا أبواليمان، أخبرنا شعيب عن الزهري، قال: أخبرني أبوبكر بن عبدالرحمن بن الحارث بن الحارث بن هشام، ان أباه عبدالرحمن أخبر مروان أن عائشة وأم سلمة أخبرتاه أن رسول الله (ص) كان يدركه الفجر وهوجنب من أهله ثم يغتسل ويصوم. قال مروان لعبد الرحمن بن الحارث: أقسم بالله لتقرعن بها أبا هريرة ومروان يومئذ على المدنية، فقال أبوبكر فكره ذلك عبدالرحمن، ثم قدرلنا أن نجتمع بذي الحليفة. وكانت لأبي هريرة هنالك أرض فقال عبدالرحمن لأبي هريرة: إني ذاكر لك أمراً، ولولا مروان أقسم عليَّ فيه لم أذكره لك، فذكر قول عائشة وأم سلمة، فقال: كذلك حدثني الفضل بن عباس وهوأعلم. وقال: همام وابن عبدالله بن عمر عن أبي هريرة كان النبي(ص) يأمر بالفطر والأول. اسند[۳۸]. وروى عبدالرزاق نحوذلك عن معمر، عن الزهري، عن أبي بكر، وروى أيضاً نحوه عن ابن جريج عن عبدالملك عن أبيه[۳۹]. وكذا مسلم عن محمدبن حاتم، عن يحيى بن سعيد، عن ابن جريج (ح) وعن محمدبن رافع جميعاً عن عبدالرزاق مثله[۴۰]. ونحوذلك عن البيهقي بأسانيد متعددة[۴۱]. وروى مالك نحوه عن سمي مولى أبي بكر، عن مولاه[۴۲].

۲۔ ہم سے حدیث بیان کی عبداللہ بن مسلمہ نے ..... ابوبکر بن عبدالرحمن

حضرت عائشہؓ اور ام سلمہؓ ..... شعیب نے زہری سے ..... عبدالرحمن نے مروان سے حضرت ام سلمہؓ و عائشہؓ ..... صبح ہو جاتی اور آنحضرتؐ اپنی ..... سے جنب ہوتے تھے۔ پھر غسل کرتے اور روزہ رکھتے تھے۔ مروان نے عبدالرحمن ابن حارث سے کہا: خدا کی قسم میں اس بات پر ابو ہریرہ کو سزا دوں گا۔ مروان ان دنوں مدینہ کا والی تھا۔ ابوبکر کہتے ہیں کہ عبدالرحمن کو یہ بات ناگوار گذری۔ اتفاق سے ہم سب ذوالحلیفہ میں یکجا ہو گئے۔ وہاں ابوہریرہ کی زمین تھی۔ عبدالرحمن نے ابوہریرہ سے کہا: میں آپ کو ایک بات بتاتا ہوں۔ اور اگر مروان نے قسم نہ کھائی ہوتی تو آپ سے نہ کہتا۔ اس کے بعد حضرت عائشہ و ام سلمہ کی روایت بیان کی۔ ابوہریرہ نے کہا: یہی روایت مجھ سے فضل بن عباس نے بیان کی تھی اور وہ زیادہ علم رکھتے تھے۔ اور روایت کی ہمام اور عبداللہ بن عمر نے ابوہریرہ سے کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: افطار کا حکم دیتے تھے۔ مگر پہلی روایت سند میں زیادہ قوی ہے۔ .....

باب چہارم

مجنب کا روزہ قضا صحیح نہیں

روایات اہل بیتؑ:

۱ ـ محمد بن یعقوب، عن محمد بن یحیی، عن أحمد بن محمد، عن الحجال، عن ابن سنان یعني عبدالله، قال: کتب أبي الی أبي عبدالله(ع) وکان یقضي شهر رمضان، وقال: إني أصبحت بالغسل، وأصابتني جنابة فلم أغتسل حتی طلع الفجر فأجابه(ع): لا تصم هذا الیوم، وصم غداً[۴۳].

۱۔ محمد ابن یعقوب ..... عبداللہ بن سنان کہتے ہیں۔ ان کے والد نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو خط میں لکھا، وہ رمضان کے قضا روزے رکھ رہے تھے، خط میں لکھا۔ "میں صبح کو غسل کے لئے بیدار ہوتا ہوں، مجھے جنابت ہے۔ اور طلوع

صبح تک نہیں سہاتا۔ ؟ امامؑ نے جواب میں لکھا: آج روزہ نہ رکھو، روزہ کل رکھنا۔

۲ ــ محمد بن علي بن الحسين باسناده عن عبدالله بن سنان، ان سأل أبا عبدالله (ع) عن الرجل يقضي شهر رمضان فيجنب من أول الليل ولايغتسل حتى يجيء آخر الليل وهو يرى أن الفجر قد طلع، قال: لايصوم ذلك اليوم ويصوم غيره. ورواه الشيخ باسناده عن الحسين بن سعيد، عن النضر، عن ابن سنان مثله[۴۴].

۲۔ محمد ابن علی ابن حسین نے اپنی سند سے روایت کی ہے۔ عبداللہ بن سنان کے بقول امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال ہوا کہ ایک آدمی، رمضان کے روزوں کی قضا رکھ رہا ہے اول شب مجنب ہو جاتا ہے مگر آخر شب تک غسل نہیں کرتا حالانکہ صبح ہوتے دیکھ رہا ہے۔ حضرت نے فرمایا: اس دن روزہ نہ رکھے دوسرے دن رکھے۔ شیخ طوسیؒ نے باسناد حسین ابن سعید، نضر، ابن سنان سے ایسی ہی روایت کی ہے۔

روایات اہلِ سنت:

۱ ــ حدثنا أبوبكر بن أبي شيبة ومحمد بن الصباح، قالا: حدثنا سفيان بن عيينة عن عمرو بن دينار، عن يحيى بن جعدة، عن عبدالله ابن عمرو القاري، قال: سمعت أبا هريرة يقول: لاورب الكعبة ما أنا قلت من أصبح وهو جنب فليفطر. محمد (ص) قاله[۴۵]. وفي البيهقي بسنده الى أبي بكر بن عبدالرحمن ذكر رواية ابي هريرة ورواية عائشة وأن أبا هريرة أخبره مخبر بذلك[۴۶]. وكذا عند مسلم، إلاّ أنه ذكر أن الذي حدثه هوالفضل بن عباس[۴۷]. وكذا عندالبخاري (كمسلم)[۴۸]. وكذا عند عبدالرزاق وأخرج نفس الحديث عن ابن جريج مثله[۴۹]. ورواه الحميدي عن سفيان مثله[۵۰]. أقول ولما احتلفت رواية أبي هريرة مع عائشة، جمعنا بينها بما تقبله العبارة والموافق لما عندنا من حمل رواية عائشة على إرادة الصوم التطوعي ورواية أبي هريرة على ارادة القضاء. نعم هذا الحمل قديتنافى وبعض ما صرحت به الروايات الأُخرى، إلاّ أن ذلك لايمنعنا عن هذا الحمل لأننا لانهتم بالروايات المخالفة، بل قد

يرتفع التنافي بملاحظة ما قاله أبو داود من أنه من يقول هذه الكلمة يعني يصبح جنباً في شهر رمضان، وانما الحديث ان النبي (ص) كان يصبح وهو صائم ــ أبو داود ج ۲ ص ۳۱۲ ــ وبما أن هذه الروايات ليس مصرحة في كون ذلك في رمضان، حملناها على ما ذكرنا، وانما نحمل رواية الإفطار على رمضان لأنه لامعنى للأمر بالإفطار في رمضان إلاّ أن يكون المراد الأمر بالقضاء وهو بعيد.

۱۔ ہم سے حدیث بیان کی ابوبکر ابن ابی شیبہ نے ..... ابوہریرہ کو کہتے سنا: رب کعبہ کی قسم، جو صبح کرے اور جنب ہو وہ افطار کرے" یہ میں نے نہیں، حضرت محمد مصطفیٰؐ نے فرمایا ہے۔

اور بیہقی میں اپنی سند سے ابوبکر ابن عبدالرحمٰن کے ذریعے ابوہریرہ اور حضرت عائشہ کی روایت نقل ہے، اور یہ کہ ابوہریرہ نے اس مفہوم کی خبر بیان کی ہے۔ یہی بات مسلم کے نزدیک ہے۔ مگر یہ کہ ان کے بقول یہ حدیث فضل بن عباس نے بیان کی ہے۔ بخاری کے نزدیک بھی وہی ہے جو مسلم کے نزدیک ہے۔ یہی صورت، عبدالرزاق کی ہے، انہوں نے یہی حدیث بعینہ ابن جریج سے نقل کی ہے۔ اور حمیدی نے سفیان سے یہی روایت کی ہے۔

اقول: حضرت عائشہ سے ابوہریرہ کی روایتوں میں اختلاف کی وجہ سے ہم نے جمع کی ایسی صورت نکالی ہے جسے عبارت قبول کرے اور ہمارے مسلک کے مطابق حضرت عائشہ کی روایت صوم تطوّعی (روزۂ استحبابی) پر حمل کی جاسکتی ہے اور روایت ابوہریرہ کو قضا روزہ پر حمل کرنا ممکن ہے۔ لیکن یہ حمل بعض اور روایات کے تصریحات سے ہم آہنگ نہیں، البتہ ہمارے لیے جمع بین الروایتین کا یہ نکتہ مجروح نہیں ہوتا کیونکہ ہم مخالف روایات کی بہت زیادہ اہمیت محسوس نہیں کرتے خصوصاً ابوداؤد کے اس بیان کے پیش نظر کہ "یصبح جنبا فی شھر رمضان" میں حدیث کے الفاظ ہیں۔ "کان یصبح وھو صائم" (سنن ابوداؤد ج ۲ ص ۳۱۲) نیز ان روایات رمضان میں روزے کی تصریح نہیں ہے۔ لہٰذا، ہم نے جو معنی قرار دیئے ہیں (تاکہ جمع روایات ممکن ہو) وہی صحیح ہیں۔ ہم نے افطار والی روایتوں کو ماہ رمضان پر حمل نہیں کیا، اس بنا پر کہ ماہ رمضان میں حکم افطار" کے معنی نہیں بنتے۔ ہاں، قضاء رمضان مراد ہوسکتی ہے اور وہ دور از کار مفہوم ہے۔

باب پنجم

حاملہ اور دودھ پلانے والی خواتین روزہ نہ رکھیں

روایات اہل بیتؑ :

۱ ــ محمد بن يعقوب، عن محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد، عن ابن محبوب، عن العلاء بن رزين، عن محمد بن مسلم، قال: سمعت أبا جعفر(ع) يقول: الحامل المقرب والمرضع القليلة اللبن لاحرج عليها أن تفطرا في شهر رمضان لأنهما لا تطيقان الصوم وعليها أن تتصدق كل واحدة منهما في كل يوم تفطرفيه بمد من طعام، وعليها قضاء كل يوم أفطرتا فيه تقضيانه بعد. ورواه الكافي أيضاً عن محمد بن يحيى، عن محمد بن الحسين، عن محمد بن عبدالله بن هلال، عن العلاء بن رزين مثله[۵۱]. ورواه الفقيه باسناده عن العلاء عن محمد بن مسلم.[۵۲].

۱۔ محمد بن یعقوب ..... محمد بن مسلم کہتے ہیں: میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو یہ کہتے ہوئے سنا: ولادت کے قریب حاملہ اور کم دودھ رکھنے والی مرضعہ ماہ مبارک رمضان میں روزہ کھول سکتی ہیں کیونکہ روزے کی طاقت نہیں رکھتیں، ان دونوں پر لازم ہے کہ صدقہ دیں، جس دن روزہ نہیں رکھا اس دن ایک "مد" گیہوں لیکن ہر روزے کی بعد میں قضا بھی کرنا ہوگی ــ اسے کافی میں محمد ابن یحیی، محمد بن حسین، محمد بن عبداللہ بن ہلال نے علاء بن رزین سے روایت کی ہے۔ اور "من لایحضرہ الفقیہ" میں اپنی سند سے بروایت علا از محمد بن مسلم منقول ہے۔

روایات اہل سنت :

۱ ــ حدثنا هشام بن عمار الدمشقي، حدثنا الربيع بن بدر، عن الجريري، عن الحسن، عن أنس بن مالك، قال: رخص رسول الله (ص) للحبلى التي تخاف على نفسها أن تفطر وللموضع التي تخاف على ولدها[۵۳].

۱۔ ہم سے حدیث بیان کی ہشام بن عمار دمشقی نے ..... انس بن مالک

کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس حاملہ عورت کو چھوٹ دی ہے جسے اپنے اوپر خوف ہو کہ روزہ توڑنے پر مجبور ہو جائے گی اور اس دودھ پلانے والی کو جسے اپنے بچے کے بارے خوف ہو (یہ خواتین روزہ نہ رکھیں) -

۲ ــ اخبرنا أبو منصور محمد بن محمد بن عبدالله بن نوح النخعي بالكوفة، أنبأنا أبوجعفر محمد بن علي بن دحيم، حدثنا أحمد بن حازم بن أبي غرزة، أنبأنا عبيدالله بن موسى و أبونعيم، عن أبي هلال، عن عبدالله بن سوادة، عن أنس بن مالك، رجل من بني عبدالأشهل أخوة قشير قال: أغارت علينا خيل رسول الله(ص) فأتيته، فوجدته يأكل، فقال: ادن، فكل، فقلت، إني صائم قال: أجلس أحدثك عن الصوم أو عن الصيام. قال: إنّ الله وضع عن المسافر شطر الصلاة، وعن المسافر والحامل والمرضع الصوم أو الصيام... (الحديث)[۵۴]. أقول: و يدل عليه ما تقدم من حديث افطار الشيخ الكبير والعجوز الكبيرة اللذين لايطيقان الصيام. عن ابن عباس. ولايقال ان الحديث هنا يدل على عدم لزوم التصدق بالإطلاق لعدم كونه في مقام البيان من هذه الناحية. ثم ان هذا الحديث يفيد في باب سقوط الصوم عن المسافر. وروى الترمذي هذا الحديث عن أبي كريب ويوسف بن عيسى، قالا: حدثنا وكيع، حدثنا أبو هلال عن عبدالله بن سوادة مثله مع اختلاف يسير في ترتيب الألفاظ[۵۵]، ورواه عبدالرزاق باختلاف يسير عن معمر، عن أيوب، عن أبي قلابة، عن رجل من بني عامر[۵۶]. وأخرجه ابن ماجة، عن أبي بكر بن أبي شيبة وعلي بن محمد، كلاهما عن وكيع، عن أبي هلال مثله[۵۷]. وأخرج النسائي نحوه ــ مع نواقص واختلافات ــ بأسانيد متعددة... فراجع[۵۸]. وأخرجه أبو داود، عن شيبان بن فروخ، عن أبي هلال الراسبي مثله[۵۹].

۲۔ ہمیں خبر دی ابو منصور محمد بن محمد بن عبداللہ بن نوح نخعی نے کوفے میں.....
..... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سپاہیوں نے ہماری بستی پر دھاوا کیا، تو میں آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوا، دیکھا حضور کھانا نوش فرما رہے ہیں۔ فرمایا: قریب آؤ، کھانا کھاؤ۔ میں نے عرض کی: میں روزے سے ہوں

فرمایا: اللہ نے مسافر سے نماز کا ایک حصہ اور مسافر و حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت سے صوم یا صیام کی تکلیف اٹھا لی ہے . . . . . .

اقول: بوڑھے مرد اور ایسی بوڑھی عورت جو روزہ نہ رکھ سکے۔ ان کے روزے کے بارے میں ابن عباس کی زبانی حدیث ہے۔ اس حدیث کو دیکھ کر یہ نہ کہئے گا کہ صدقہ (کفارہ) مطلقاً فرض نہیں ہے۔ کیونکہ حدیث کفارہ/صدقے کے موضوع و بیان سے متعلق نہیں ہے۔ نیز یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ مسافر سے روزہ ساقط ہے۔ . . . . . .

باب ششم

بوڑھا آدمی اور بوڑھی عورت روزہ نہ رکھے

روایات اہل بیتؑ:

۱ ــ عن عدة من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن علي بن الحكم، عن عبدالملك بن عتبة الهاشمي، قال: سألت أبا الحسن (ع) عن الشيخ الكبير والعجوز الكبيرة اللي تضعف عن الصوم في شهر رمضان، قال: تصدق في كل يوم بمدحنطة. ورواه في الإستبصار عن أحمد بن محمد بن عيسى مثله[۶۰]. ورواه في الفقيه مرسلاً[۶۱].

۱۔ ہمارے چند اصحاب نے . . . . . عبدالملک بن عتبہ ہاشمی کہتے ہیں، میں نے ابوالحسن علیہ السلام سے پوچھا: بہت بوڑھا مرد اور بہت بوڑھی عورت جو رمضان کے روزے سے عاجز ہو؟ (کیا حکم ہے) فرمایا: ہر دن کے بدلے ایک مُد گیہوں دے . . . . . .

روایات اہل سنت:

۱ ــ أخبرنا أبو عبدالله الحافظ وأبوسعيد بن أبي عمرو قالا: حدثنا

أبو العباس محمد بن يعقوب، حدثنا ابراهيم بن مرزوق، حدثنا روح بن عبادة، حدثنا سعيد بن أبي عروبة (ح وأخبرنا) أبوالحسين بن بشران العدل ببغداد، أنبأنا أبوجعفر محمد بن عمرو الرزاز، حدثنا مكي بن ابراهيم، أخبرني سعيد بن أبي عروبة عن قتادة، عن عزرة، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس أنه قال: رخص للشيخ الكبير و العجوز الكبيرة في ذلك وهما يطيقان الصوم أن يفطرا إن شاءا و يطعمامكان كل يوم مسكيناً. ثم نسخ ذلك في هذه الآية: «فمن شهد منكم الشهر فليصمه». وثبت للشيخ الكبير و العجوز الكبيرة إذا كانا لايطيقان الصوم و الحامل والمرضع إذا خافتا أفطرتا وأطعمتا مكان كل يوم مسكيناً[۶۲]. أقول ولم أجد في الباب حديثاً عن النبي (ص) صريحاً من طرق أهل السنة.

۱۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ الحافظ نے .... ابن عباس نے کہا کہ بہت بوڑھے مرد اور بہت بڑھیا عورت کو طاقت روزہ کے باوجود چھوٹ دی گئی کہ وہ روزہ افطار کریں اور ہر دن کے بجائے ایک مسکین کو کھانا کھلائیں۔ پھر یہ حکم قرآن کی آیت سے منسوخ ہوا "فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ" تم میں سے جو شخص اس مہینے میں اپنی جگہ پر (حضر میں) ہو تو چاہیے کہ روزہ رکھے۔" بہت بوڑھے مرد اور بہت بوڑھی عورت اگر روزہ کی برداشت نہ رکھتے ہوں اور حاملہ نیز دودھ پلانے والی عورتیں بھی اگر خوفِ (ضرر) محسوس کریں تو افطار کر سکتی ہیں۔ لیکن ہر دن کے بدلے ایک کو پیٹ بھر کر کھانا کھلائیں۔

اقول: اس بات کی کوئی واضح حدیث رسول اللہؐ سے مروی بسلسلۂ روایت اہل سنت مجھے نہیں ملی۔

باب ہفتم
زوجہ اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر روزہ نہیں رکھ سکتی

روایات اہل بیت:

۱ ــ وعن علي بن محمد بن بندار، عن أحمد بن أبي عبدالله، عن

الجاموراني، عن الحسين بن علي بن أبي حمزة، عن عمرو بن حبير العزرمي، عن أبي عبدالله (ع) قال: جاءت إمرأة الى النبي (ص)، فقالت: يا رسول الله ما حق الزوج على المرأة (الى أن قال) فقال (ص): ليس لها أن تصوم إلاّ بإذنه[۴۳].

۱۔ اور علی ابن محمد ابن بندار نے .... ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی اور پوچھا: عورت پر شوہر کا حق کیا ہے؟ ..... آنحضرتؐ نے فرمایا: اسے شوہر کی اجازت کے بغیر روزہ رکھنے کا حق نہیں ہے۔

۲ ــ محمد بن يعقوب عن عدة من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن الحسن بن محبوب، عن مالك بن عطية، عن محمد بن مسلم، عن أبي جعفر(ع) قال: قال النبي (ص): ليس للمرأة أن تصوم تطوعاً إلاّ بإذن زوجها. ونحوه عن محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد بن خالد، عن القاسم بن عروة، عن بعض أصحابه، عن أبي عبدالله، قال: لايصلح للمرأة... الخ. مثله[۴۴]. ونحوه ما نقله في البحار عن الخصال، عن القطان، عن السكري، عن الحوهري، عن ابن عمارة، عن أبيه، عن جابر، عن أبي جعفر(ع)، قال: لايجوز... الخ[۴۵]. ونحوه في حديث الزهري. أقول: وينفع في هذا الباب حديث الزهري عن السحاد الذي ذكرناه في مواضع متعددة، إذ فيه: (وأما صوم الإذن فان المرأة لا تصوم تطوعاً إلاّ بإذن زوجها).

۲۔ محمد بن یعقوب ..... محمد ابن مسلم نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بے اجازتِ شوہر، بیوی کو استحبابی روزہ رکھنے کا حق نہیں ہے ....

اقول: اس باب میں، امام زین العابدین علیہ السلام سے زہری کی وہ حدیث بھی مفید ہے، جسے ہم نے کئی مرتبہ بیان کیا ہے کہ "واما صوم الاذن ....." روزۂ اجازت: بیوی اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر استحبابی روزہ نہیں رکھ سکتی۔

روایات اہل سنّت :

۱ ــ أخبرنا أبو طاهر الفقيه، أنبأنا أبوبكر محمد بن الحسن القطان، حدثنا أحمد بن يوسف، حدثنا عبدالرزاق، أنبأنا معمر عن همام بن منبه، قال: هذا ما حدثنا أبو هريرة. قال: وقال رسول الله (ص): لا تصوم المرأة وبعلها شاهد إلاّ بإذنه[۶۶].. وروى الترمذي نحوه عن قتيبة ونصر بن علي، جميعاً عن سفيان بن عيينة، عن أبي الزناد، عن الأعرج، عن أبي هريرة[۶۷]. ورواه عبدالرزاق عن معمر مثله بالمعنى[۶۸]. ورواه أبوداود، عن الحسن بن علي، عن عبدالرزاق مثله[۷۰]. وروى الحميدي نحوه عن سفيان، عن أبي الزناد، عن موسى بن أبي عثمان، عن أبيه، عن أبي هريرة[۷۱]. ورواه الدارمي نحوه عن محمد بن يوسف، عن سفيان كالحميدي. ونحوه أيضاً عن محمد بن أحمد، عن سفيان مثله[۷۲].

۱۔ ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ..... ابو ہریرہؓ ..... رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا : شوہر کی موجودگی میں بیوی بلا اجازت شوہر روزہ نہ رکھے ....

۲ ــ أخبرنا أبو محمد بن عبدالله الحافظ، حدثني علي بن عيسى، حدثنا مسدد بن قطن، حدثنا عثمان بن أبي شيبة، حدثنا جرير، عن الأعمش، عن أبي صالح، عن أبي سعيد (رض) قال: جاءت إمرأة الى النبي (ص) ونحن عنده، فقالت، يا رسول الله ان زوجي صفوان بن المعلل يضربني إذا صليت، و يفطرني إذا صمت (الى أن قال) فقال رسول الله (ص): لا تصوم إمرأة إلاّ بإذن زوجها... (الحديث)[۷۳]. ورواه الحاكم عن علي بن حمشاد العدل، عن مسدد مثله[۷۴]. ورواه أبو داود، عن عثمان مثله[۷۵].

۲۔ ہمیں خبر دی ابو محمد ابن عبد اللہ حافظ نے .... ابو سعیدؓ نے کہا : نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور ایک خاتون حاضر ہوئی ۔ اس وقت میں بھی حاضر تھا ۔ خاتون نے کہا : میرا شوہر صفوان بن معلّل نماز پڑھنے پر مجھے مارتا ہے، روزہ رکھتی ہوں تو افطار کرا دیتا ہے ..... رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا : بیوی، بے اجازت شوہر روزہ نہیں رکھ سکتی، .....

باب ہشتم

میزبان کی اجازت کے بغیر مہمان روزہ نہ رکھے

روایات اہل بیتؑ :

١ ــ محمدبن علي بن الحسين باسناده عن الفضيل بن يسار، عن أبي عبدالله(ع) قال: قال رسول الله(ص): إذا دخل رجل بلدة فهوضيف على من بها من أهل دينه حتى يرحل عنهم، ولاينبغي للضيف أن يصوم إلاّ بإذنهم... (الحديث). ورواه في العلل عن محمدبن موسى عن السعدآبادي، عن البرقي، عن السياري، عن محمدبن عبدالله، عن رجل مثله. ورواه أيضاً عن علي بن بندار، عن ابراهيم بن اسحاق باسناد ذكره عن الفضيل بن يسار مثله، وعن الحسين بن أحمد، عن أحمدبن محمد، عن محمدبن عبدالله الكرخي، عن رجل، عن الفضيل. ورواه الكليني عن علي بن محمدبن بندار وغيره، أي عن ابراهيم بن اسحاق مثله[٧٦]. ونحوه في حديث الزهري.

١۔ محمد ابن علی بن حسین ..... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آدمی جس شہر میں جاتا ہے، وہاں کے ہم مذہب لوگوں کا مہمان ہوتا ہے، جب تک وہاں سے سفر نہ کرے۔ مہمان کے لئے مناسب نہیں کہ وہ ان لوگوں کی اجازت کے بغیر روزہ رکھے ..... اور یہی مضمون زہری کی روایت کا ہے۔

روایات اہل سنّت :

١ ــ حدثنا بشربن معاذ العقدي البصري، حدثنا أيوب بن واقد الكوفي، عن هشام بن عروة، عن أبيه، عن عائشة، قالت: قال رسول الله(ص): من نزل على قوم فلا يصومنّ تطوعاً إلاّ بإذنهم[٧٧]. ورواه ابن ماجة، عن محمدبن يحيى، عن موسى بن داود وخالدبن أبي يزيد عن أبي بكر المدني، عن هشام مثله[٧٨].

۱۔ ہم سے حدیث بیان کی بشر ابن معاذ عقدی بصری نے ..... حضرت عائشہ کے بقول، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی قوم (قبیلہ) کا مہمان ہو، خبردار، میزبان سے پوچھے بغیر استحبابی روزہ نہ رکھے .....

باب نہم

لڑکا اگر تین دن لگاتار روزے رکھ سکے تو روزہ رکھے

روایات اہل بیتؑ:

۱ ــ وعنه ــ علي بن ابراهيم ــ عن أبيه، عن النوفلي، عن السكوني، عن أبي عبدالله(ع) قال: إذا أطاق الغلام صوم ثلاثة أيام متتابعة، فقد وجب عليه صوم شهر رمضان. ورواه الصدوق باسناده عن اسماعيل بن مسلم، عن الصادق(ع). ورواه الشيخ باسناده عن الحسين بن سعيد، عن فضالة بن أيوب، عن اسماعيل بن أبي زياد ورواه أيضاً باسناده عن السكوني[۷۹].

۱ ــ اور ــ علی ابن ابراہیم ..... سکونی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی: جب (نابالغ) لڑکا اس قابل ہو کہ تین دن کے بعد دیگرے روزہ رکھ سکے تو رمضان کا روزہ اس پر واجب ہے .....

روایات اہل سنّت:

۱ ــ عبدالرزاق عن ابن جريج، عن محمدبن عبدالرحمن بن لبيبة، عن جده، ان النبي (ص) قال: إذا صام الغلام ثلاثة أيام متتابعة، فقد وجب عليه صيام شهر رمضان[۸۰].

۱۔ عبدالرزاق نے ابن جریج سے، انھوں نے محمد ابن عبدالرحمٰن ابن لبیبہ سے، انھوں نے اپنے دادا سے، انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی۔ آنحضرتؐ نے فرمایا: اگر لڑکا پے در پے تین روزہ رکھ سکے تو اس پر ماہ رمضان کا روزہ واجب ہو جاتا ہے۔

باب دہم

جو شخص ماہِ رمضان میں مسلمان ہو، اس پر باقی تاریخوں کے روزے ہیں، گذشتہ دنوں کے روزے قضا نہیں گریگا۔

روایاتِ اہل بیتؑ:

١ ــ محمد بن يعقوب عن أبي الأشعري، عن محمد بن عبدالجبار، عن صفوان بن يحيى، عن عيص بن القاسم، قال: سألت أبا عبدالله (ع) عن قوم أسلموا في شهر رمضان وقدمضى منه أيام، هل عليهم ان يصوموا مامضىٰ منه أويومهم الذي اسلموا فيه؟ فقال: ليس عليهم قضاء، ولايومهم الذي أسلموا فيه، إلاّ أن يكونوا اسلموا قبل طلوع الفجر. ورواه الصدوق باسناده عن صفوان والشيخ باسناده عن الحسين بن سعيد عن صفوان مثله[٨١].

١۔ محمد ابن یعقوب ..... عیص ابن قاسم نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا: اگر کچھ لوگ ماہِ رمضان کے چند دن گذرنے کے بعد مسلمان ہوں تو گذشتہ دنوں کے روزے بھی ان کے ذمے ہوں گے یا اسی دن سے جس دن انھوں نے اسلام قبول کیا؟ حضرت نے فرمایا: ان پر قضا واجب نہیں نہ اس دن کا روزہ جس دن وہ مسلمان ہوئے، البتہ اگر قبل طلوعِ صبح صادق مسلمان ہوئے (تو روزہ واجب ہے) .....

روایاتِ اہل سنّت:

١ ــ أنبأني أبوعبدالرحمن السلمي اجازة، أنبأنا أبوعبدالله العكبري، أنبأنا أبوالقاسم البغوي، حدثنا ابراهيم بن هانيء وعمي وغيرهما، قالوا: حدثنا محمد بن سعيد الأصبهاني، حدثنا ابراهيم بن المختار الرازي عن محمد بن اسحاق، عن عيسى بن عبدالله، عن سفيان بن عطية بن ربيعة الثقفي، قال: قدم وفدنا من ثقيف على النبي (ص) فضرب لهم قبة، وأسلموا في النصف من رمضان فأمرهم رسول

الله (ص) فصاموا منه ما استقبلوا منه ولم يأمرهم بقضاء مافاتهم[٨٢].

وروى ابن ماجة نحوه عن محمد بن يحيى، عن أحمد بن خالد، عن محمد بن اسحاق، عن عيسى، عن عطية بن سفيان بن عبدالله بن ربيعة[٨٣]. ونقله مجمع الزوائد عن الطبراني في الكبير، ونقله عن عطية بن سفيان، عن سفيان بن عطية[٨٤].●

١- ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمن سلمی نے از روئے اجازہ .... سفیان بن عطیہ بن ربیعہ ثقفی نے کہا، ہمارا ایک وفد ثقفی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور حاضر ہوا۔ ایک بڑا سا خیمہ ان کے لیے لگا، وہ لوگ پندرہ رمضان کو مسلمان ہو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آنے والے دنوں میں روزے کا حکم دیا، جو دن گذر چکے تھے ان کی قضا رکھنے کا حکم نہیں دیا .....

حواشی

١ــ الكافي ج ٤ ص ١٣٥.
٢ ــ البيهقي ج ٤ ص ٣٢٥.
٣ ــ البخاري ح ٣ ص ٤٣ ولم يذكر الحديث كاملاً، بل ذكر قوله (أليس إذا حاضت... الخ) فقط.
٤ ــ الوسائل ح ٧ ص ١٢٥ والكافي ج ٤ ص ١٢٧.
٥ ــ البحار ج ٩٣ ط ح ٣٢٥.
٦ ــ الوسائل ج ٧ ص ١٢٥. وأرسل الصدوق هذا الحديث عن الصادق(ع) كما في الوسائل ج ٧ ص ١٢٦. ولكن الموجود في الفقيه ج ٢ ص ١٠٣. ارساله لهذا الحديث عنهم(ع) لاعن خصوص الصادق(ع).
٧ ــ البحار ج ٩٣ (ط.ح) ص ٣٢٦.
٨ ــ الوسائل ج ٧ ص ١٢٤، والكافي ج ٤ ص ١٢٧، والبحار ج ٩٣(ط.ح) ص ٣٢٣.
٩ ــ البحار ج ٩٣ (ط.ح) ص ٣٢٢ وليس فيها الحكاية ولاالصدر بل فيها قول الرسول(ص): «ان الله أهدى... الخ».
١٠ ــ البيهقي ج ٤ ص ٨٤١.
١١ ــ الترمذي ج ٣ ص ٨٩.
١٢ ــ مسلم ج ٣ ص ١٤١.
١٣ ــ النسائي ج ٤ ص ١٧٧.

١٤ ــ منحة ح ١ ص ١٩٠. وفيه اختلاف في اللفظ.
١٥ ــ البيهقي ح ٤ ص ٢٤٢ وأبو داود ح ٢ ص ٣١٧ ومنحة المعبود ح ١ ص ١٨٩.
١٦ ــ مسلم ح ٣ ص ١٤٢ وفيه أنه قد اجتمع عليه الناس.
١٧ ــ البخاري ح ٣ ص ٤٢.
١٨ ــ ابن ماجة ح ١ ص ٥٣٢.
١٩ ــ النسائي ح ٤ ص ١٧٤ و١٧٥ و١٧٦.
٢٠ ــ المستدرك ح ١ ص ٤٣٣.
٢١ ــ مجمع الزوائد ج ٣ ص ١٦١.
٢٢ ــ مسند الحميدي ح ١ ص ٣٨١.
٢٣ ــ منحة المعبود ح ١ ص ١٨٩.
٢٤ ــ الدارمي ح ٢ ص ٩.
٢٥ ــ كشف الأستار ح ١ ص ٤٦٨ و٤٦٩.
٢٦ ــ النسائي ح ٤ ص ١٧٦.
٢٧ ــ مجمع الزوائد ح ٣ ص ١٦١ و١٦٢ و١٦٣.
٢٨ ــ نفس المصدر السابق.
٢٩ ــ كشف الأستار ح ١ ص ٤٦٩.
٣٠ ــ ابن ماجة ح ١ ص ٥٣٢.
٣١ ــ النسائي ح ٤ ص ١٨٣.
٣٢ ــ نصب الراية ح ٢ ص ٤٦٢.
٣٣ ــ الوسائل ح ٧ ص ٤٧.
٣٤ ــ الفقيه ح ٢ ص ٤٩.
٣٥ ــ الوسائل ح ٧ ص ٤٧.
٣٦ ــ مسلم ح ٣ ص ١٣٨.
٣٨ ــ البخاري ح ٣ ص ٣٦.
٣٩ ــ مصنف عبدالرزاق ج ٣ ص ١٧٩ و ١٨٠ وذكر: رواية أبي هريرة.
٤٠ ــ مسلم ح ٣ ص ١٣٧.
٤١ ــ البيهقي ج ٤ ص ٢١٤.
٤٢ ــ موطأ مالك بشرح تنوير الحوالك ح ١ ص ٢٧٢.
٤٣ ــ الوسائل ح ١ ص ٤٦.
٤٤ ــ الوسائل ح ٧ ص ٤٦ والفقيه ح ٢ ص ٧٥.
٤٥ ــ ابن ماجة ج ١ ص ٥٤٣.
٤٦ ــ البيهقي ح ٤ ص ٢١٤.
٤٧ ــ مسلم ج ٣ ص ١٣٧.
٤٨ ــ البخاري ح ٣ ص ٣٧.
٤٩ ــ مصنف عبدالرزاق ج ٣ ص ١٨٠.

٥٠ ــ مسند الحميدي ج ٢ ص ٤٤٣.
٥١ ــ الوسائل ح ٧ ص ١٥٣ والكافي ج ٤ ص ١١٧.
٥٢ ــ الفقيه ح ٢ ص ٨٤.
٥٣ ــ ابن ماجة ح ١ ص ٥٣٣.
٥٤ ــ البيهقي ح ٤ ص ٢٣١. ورواه البيهقي أيضاً بأسانيد مختلفة وألفاظ متشابهة.
٥٥ ــ الترمذي ج ٣ ص ٩٤.
٥٦ ــ مصنف عبدالرزاق ح ٤ ص ٢١٧ والإختلاف فيه بالراوي وبترتيب المعاني فقط.
٥٧ ــ ابن ماجة ج ١ ص ٥٣٣.
٥٨ ــ النسائي ج ٤ ص ١٧٨ و١٧٩ و١٨٠ و١٨٢ و١٩٠.
٥٩ ــ أبوداود ح ٢ ص ٣١٧. فيه زيادة (عن الصلاة).
٦٠ ــ الوسائل ج ٧ ص ١٥٠ والكافي ح ٤ ص ١١٦ والإستبصار ج ٢ ص ١٠٣.
٦١ ــ الفقيه ج ٢ ص ٨٥.
٦٢ ــ البيهقي ح ٤ ص ٢٣٠. ونقل البيهقي ح ٤ ص ٢٧١ أقوالاً كثيرة عن ابن عباس وأنس وابن المسيب وابن السائب وابي هريرة كلها أن الشيخ والشيخة لايطيقان الصيام يفطران و يفديان. ولكنها تختلف في بعض الخصوصيات... فراجع.
٦٣ ــ الوسائل ج ٧ ص ٣٩٤ والكافي ح ٤ ص ١٥٢ وفي سنده (الحسن بن علي ابن أبي حمزة) لا (الحسين...) كما في المتن.
٦٤ ــ الوسائل ج ٧ ص ٣٩٣ والكافي ج ٤ ص ١٥١ و١٥٢.
٦٥ ــ البحار ج ٩٣ (ط.ح) ص ٢٦٢.
٦٦ ــ البيهقي ج ٤ ص ٣٠٣.
٦٧ ــ الترمذي ح ٣ ص ١٥١.
٦٨ ــ مصنف عبدالرزاق ج ٤ ص ٣٠٥.
٦٩ ــ ابن ماجة ج ١ ص ٥٦٠.
٧٠ ــ أبوداود ج ٢ ص ٢٣٠ وفيه زيادة.
٧١ ــ مسند الحميدي ج ٢ ص ٤٤٣.
٧٢ ــ الدارمي ج ٢ ص ١٢.
٧٣ ــ البيهقي ج ٤ ص ٣٠٣.
٧٤ ــ المستدرك ج ١ ص ٤٣٦.
٧٥ ــ أبوداود ح ٢ ص ٣٣٠.
٧٦ ــ الوسائل ج ٧ ص ٣٩٤ و٣٩٥ والكافي ج ٤ ص ١٥١.
٧٧ ــ الترمذي ح ٣ ص ١٥٦.
٧٨ ــ ابن ماجة ج ١ ص ٥٦٠ باختلاف يسير.
٧٩ ــ الوسائل ج ٧ ص ١٦٨، والإستبصار ج ٢ ص ١٢٣، والكافي ج ٤ ص

١٢٥، والفقيه ج ٢ ص ٧٦.

٨٠ ــ مصنف عبدالرزاق ج ٤ ص ١٥٤.

٨١ ــ الوسائل ج ٧ ص ٢٣٨ ، والكافي ج ٤ ص ١٢٥، وروى نحوه بأسانيد أُخرى. والإستبصار ج ٢ ص ١٠٧. وفيه نحوه بأسانيد أُخرى، والفقيه ج ٢ ص ٨٠. وفيه نحوه مرسلاً عن الصادق(ع).

٨٢ ــ البيهقي ج ٤ ص ٢٦٩.

٨٣ ــ ابن ماجة ج ١ ص ٥٥٩.

٨٤ ــ مجمع الزوائد ج ٣ ص ١٤٩.

فصل سوم

احکام روزہ

سترہ باب :

(۱) ـــــ روزہ و افطار رویت پر موقوف ہے۔
(۲) ـــــ دو عادلوں کی گواہی معتبر ہے۔
(۳) ـــــ مہینہ کم و زیادہ ہوتا ہے۔
(۴) ـــــ مطلع ابر آلود ہو تو تیس دن پورے کرو۔
(۵) ـــــ دن کو چاند دیکھنے سے روزہ افطار نہیں کیا جا سکتا۔
(٦) ـــــ قبل زوال رویت ہو تو افطار نہیں کیا جا سکتا۔
(۷) ـــــ تفصیل، قبل زوال رویت ہو تو افطار۔

(٨) ـــــ اگر اٹھائیس دن روزے رکھے ہیں تو ایک دن کا روزہ قضا رکھے۔
(٩) ـــــ رات نیت کیے بغیر دن کو روزہ رکھنا صحیح ہے۔
(١٠) ـــــ زوال کے بعد بھی آغاز روزہ جائز ہے۔
(١١) ـــــ سنّتی روزے کا افطار جائز ہے۔
(١٢) ـــــ سابقہ روزوں کی کیفیت۔
(١٣) ـــــ آغاز روزہ کا وقت۔
(١٤) ـــــ وقت افطار۔
(١٥) ـــــ فجر کے وقت کھانے پینے والا رمضان کے دنوں میں روزہ رکھے گا اور بعد رمضان قضا رکھے۔
(١٦) ـــــ صبح عیاں ہونے تک کھانا پینا جائز ہے۔
(١٧) ـــــ رمضان میں افطار کرنے والے کا کفارہ۔

باب اوّل

روزے کا آغاز و افطار رویت پر موقوف ہے

روایات اہل بیتؑ :

١ ــ محمد بن الحسن، بإسناده عن علي بن مهزيار، عن محمد بن أبي عمير، عن أبي أيوب وحماد، عن محمد بن مسلم، عن أبي جعفر (ع) قال: إذا رأيتم الهلال فصوموا، وإذا رأيتموه فافطروا، وليس بالرأي ولا بالتظني ولكن بالرؤية... الحديث[1]. ورواه في الكافي عن أحمد، عن علي بن الحكم، عن أبي أيوب، عن محمد بن مسلم مثله[2]. ورواه الفقيه بإسناده، عن محمد بن مسلم مثله[3].

١۔ محمد ابن حسن..... امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: چاند دیکھ کر روزہ رکھو چاند دیکھ کر روزہ کھولو، اس میں رائے اور گمان نہیں رویت..... کافی.... من لایحضر...

٢ ــ محمد بن الحسن عن عبدالله بن علي بن القاسم البزاز، عن جعفر بن عبدالله المحمدي، عن الحسن بن الحسين، عن عمرو بن الربيع البصري، قال: سُئل الصادق (ع) عن الأهلة، قال: هي أهلة الشهور، فاذا رأيت الهلال فصم، فإذا رأيته فافطر الحديث[٤]. ورواه الكافي، عن علي بن ابراهيم، عن أبيه، عن محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد جميعاً، عن ابن عمير، عن حماد، عن الحلبي[٥]. ورواه الإستبصار بإسنادين قد تقدَّم ذكرهما.

٢۔ محمد ابن حسن ..... امام صادق علیہ السلام سے کسی نے پوچھا، اَھِلّہ (چاند دیکھنا) کیا ہے؟ فرمایا: مہینوں کی رویت، جب چاند دیکھ لو، تو روزہ رکھو اور جب رویت (شوال) ہو جائے تو افطار ہے .....

٣ ــ محمد بن الحسن بإسناده عن محمد بن أحمد بن داود القمي، عن أحمد بن محمد بن سعيد، عن محمد بن عبدالله بن غالب، عن الحسن بن علي، عن عبدالسلام بن سالم، عن أبي عبدالله (ع) أنه قال: إذا رأيت الهلال فصم، فإذا رأيت الهلال فافطر[٦].

٣۔ محمد ابن حسن ..... ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: جب چاند دیکھ لو، روزہ رکھو، اور چاند دیکھ کر روزہ کھولو۔

روایاتِ اہلِ سنّت:

١ ــ أخبرنا أبوبكر محمد بن محمد بن أحمد بن رجاء، حدثنا أبوالحسن محمد بن محمد بن الحسن الكارزي، أنبأ علي بن عبدالعزيز، حدثنا القعنبي، قال: قرأت على مالك (ح وأخبرنا) أبوزكريا بن اسحاق المزكي، حدثنا أبوعبدالله محمد بن يعقوب الشيباني، حدثنا محمد بن نصر وجعفر بن محمد، قالا: حدثنا يحيى بن يحيى قال: قرأت على مالك عن نافع، عن ابن عمر، عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه

ذكر رمضان، فقال: لا تصوموا حتى تروا الهلال ولا تفطروا حتى تروه، الحديث[٧]. ورواه مسلم، عن يحيى بن يحيى، عن مالك مثله[٨]. ورواه البخاري، عن يحيى بن بكير، عن الليث، عن عقيل، عن ابن شهاب، عن سالم، عن ابن عمر نحوه، وأخرجه عن عبدالله بن مسلمة، عن مالك مثله[٩]، وروى ابن ماجة نحوه، عن أبي مروان، عن ابراهيم بن سعد، عن الزهري، عن سالم، عن ابن عمر[١٠]، ورواه النسائي، عن محمد بن سلمة والحارث بن مسكين، عن ابن القاسم، عن مالك مثله[١١]، وأخرجه عن عمرو بن علي، عن يحيى، عن عبيدالله عن نافع مثله[١٢]، ورواه مالك مثله، وعن ثور بن زيد، عن ابن عباس[١٣]، ورواه الدارمي، عن عبيدالله بن عبدالمجيد، عن مالك مثله[١٤].

١۔ ابوبکر محمد ابن محمد ابن احمد ابن رجا ..... نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب چاند نہ دیکھو روزہ نہ رکھو اور جب تک چاند نہ دیکھو روزہ نہ کھولو.....

٢ ــ وأخبرنا أبوطاهر الفقيه، أنبأ أبو حامد بن بلال، حدثنا أبو الأزهر، حدثنا عبدالمجيد بن عبدالعزيز بن أبي رواد، حدثنا أبي، عن نافع، عن ابن عمر قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إنَّ الله تبارك وتعالى جعل الأهلَّة مواقيت، فإذا رأيتموه فصوموا، وإذا رأيتموه فافطروا، الحديث[١٥] ورواه عبدالرزاق عن عبدالعزيز بن أبي رواد، عن نافع مثله[١٦] وأخرج النسائي نحوه بسندين عن أبي هريرة[١٧] ورواه الحاكم، عن مكرم القاضي، عن أحمد بن حيان، عن أبي عاصم، عن عبدالعزيز بن أبي رواد مثله[١٨] ونقله الهيثمي عن أحمد، والطبراني في الكبير، عن طلق بن علي[١٩].

٢۔ ابوطاہر فقیہ ..... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: اللہ نے رویت کو "مواقیت" قرار دیا ہے، تو جب چاند دیکھو روزہ رکھو اور دیکھنے کے بعد ہی افطار کرو۔ .....

۳ ــ أخبرنا أبوعبدالله الحافظ، حدثنا محمدبن يعقوب، حدثنا محمدبن شاذان الأصم، حدثنا علي بن حجر، حدثنا اسماعيل، عن أيوب (ح وأخبرنا) أبوالحسن علي بن محمد المقري، أنبأ الحسن بن محمد بن اسحاق، حدثنا يوسف بن يعقوب، حدثنا سليمان بن حرب، حدثنا حمادبن زيد، عن أيوب، عن نافع، عن ابن عمر قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إنما الشهر تسع وعشرون فلا تصوموا حتى تروه ولا تفطروا حتى تروه، الحديث[۲۰] ورواه مسلم، عن زهيربن حرب، عن اسماعيل مثله[۲۱]. ورواه الدارقطني، عن ابراهيم بن حماد وجعفربن محمدبن مرشد، عن الحسن بن عرفة، عن اسماعيل بن عُلَيّة مثله[۲۲]. وأخرجه الدارمي، عن سليمان مثله[۲۳].

أقول: وينفع في هذا الباب بكلا الطريقين مايأتي في الأبواب التالية:

۳- ابوعبداللہ حافظ ..... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مہینہ کے انتیس دن ہیں۔ چاند دیکھے بغیر روزہ نہ رکھو اور چاند دیکھے بغیر افطار نہ کرو.....

اقول: اس باب کی روایتیں آئندہ ابواب کے لیے بھی مفید ہیں۔

باب دوم
دو عادلوں کی گواہی معتبر ہے

روایات اہل بیتؑ:

۱ ــ محمدبن يعقوب، عن علي بن ابراهيم، عن أبيه، وعن محمدبن يحيى، عن أحمدبن محمد جميعاً، عن ابن أبي عمير، عن حمادبن عثمان، عن الحلبي، عن أبي عبدالله (ع) إن علياً (ع) كان يقول: لا أجيز في الهلال إلا شهادة رجلين عدلين. ونحوه في حديث آخر، عن ابن أبي عمير، عن حماد بن عثمان، عن أبي عبدالله (ع)، عن علي (ع)

بزيادة، ولاتجوز شهادة النساء في الهلال[۲۴]. ونحوه أيضاً عن حمادبن عثمان، عن عبيدالله بن علي الحلبي، عن أبي عبدالله (ع) عن علي (ع)[۲۵]. ورواهما الفقيه بإسناده، عن الحلبي، عن الصادق[۲۶].

۱۔ محمد بن یعقوب ..... ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت ہے، حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: میں چاند جائز نہیں قرار دیتا جب تک دو عادل مردوں کی گواہی نہ ہو..... ..... اضافہ ہے کہ چاند کے بارے میں عورتوں کی گواہی کافی نہیں .....

۲ ــ أحمدبن محمد بن عيسى في نوادره، عن أبيه رفعه قال: قضى رسول الله (ص) بشهادة الواحد واليمين في الدين، وأما الهلال فلا إلّا بشاهدي عدل[۲۷].

۲۔ احمد بن عیسیٰ نے کتاب النوادر میں اپنے والد سے مرفوع روایت کی ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک گواہ اور ایک قسم پر قرض کا فیصلہ فرمایا، مگر چاند کے لیے دو عادل گواہ لازمی قرار دیے۔

روایات اہل سنّت:

۱ ــ أخبرنا أبوعلي الروذباري، أنبأنا أبوبكربن داسة، حدثنا أبوداود، حدثنا محمدبن عبدالرحيم أبويحيى البزاز، حدثنا سعيدبن سليمان، حدثنا عباد ــ يعني ابن العوام ــ عن أبي مالك الأشجعي، حدثنا حسين بن الحارث الجدلي جديلة قيس أن أمير مكة خطب ثم قال: عهد إلينا رسول الله (ص) أن ننسك للرؤية فإن لم نره وشهد شاهدا عدلٍ نسكنا بشهادتها فسألت حسين بن الحارث من أمير مكة؟ قال: لاأدري، ثم لقيني بعد ذلك، فقال: هوالحارث بن حاطب أخو محمدبن حاطب، ثم قال الأمير: إن فيكم من هوأعلم بالله ورسوله مني وشهد هذا من رسول الله (ص) وأومأ بيده الى رجل قال الحسين، فقلت لشيخ الى جنبي من هذا الذي أومأ اليه الأمير، قال: هذا عبدالله بن

عمر (الحديث)[۲۸].

أقول: وعن بعض اللغويين أن النسك قد أختص في الحج فيتوقف استنباط الحكم هاهنا على القياس فتدبر، ورواه الدارقطني، عن أبي بكر النيسابوري، عن ابراهيم بن هاني، عن سعيد مثله، وروى مثله أيضاً باختلاف يسير عن الحسين بن اسماعيل، عن يوسف بن موسى، عن سعيد[۲۹].

۱۔ ابوعلی رودباری ..... حسین ابن حارث جدیلہ قیس کے بقول امیر مکہ نے خطبہ میں کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے عہد لیا کہ ہم رویت پر "نسک" کریں اور اگر ہم چاند نہ دیکھیں اور دو عادل گواہی دیں تو ہم ان پر "نسک" کریں گے۔ میں نے حسین ابن حارث سے پوچھا، امیر مکہ کون؟ انھوں نے کہا: معلوم نہیں۔ کچھ دن بعد ملاقات ہوئی تو امیر کا نام بتایا "حارث ابن حاطب برادر محمد بن حاطب۔ پھر امیر نے کہا: آپ لوگوں میں مجھ سے زیادہ اللہ و رسولؐ کو جاننا اور اس حدیث کو سننے والا شخص ہے۔ ایک آدمی کی طرف اشارہ کیا۔ حسین (راوی) نے اپنے پہلو میں بیٹھے ہوئے بڈھے سے پوچھا، یہ کون ہے؟ جس کی طرف امیر نے اشارہ کیا۔ اس نے کہا: یہ عبداللہ بن عمر ہیں .....

نوٹ: اہل لغت کہتے ہیں "نسک" کا استعمال حج کے لیے خاص ہے۔ لہٰذا موضوع زیر نظر میں اس سے استدلال قیاس ہے .....

۲ ــ وأخبرنا أبونصر عمر بن عبدالعزيز، أنبأ أبوالحسين محمد بن عبدالله بن محمد القهستاني، حدثنا محمد بن أيوب، أنبأ حفص بن عمر، حدثنا شعبة، عن سليمان الأعمش، عن أبي وائل قال: كتب الينا عمر ونحن بخانقين: إنَّ الأهلَّة بعضها أعظم من بعض، فإذا رأيتم الهلال أول النهار فلا تفطروا حتى يشهد شاهدان ذوا عدلٍ أنهما رأياه بالأمس[۳۰].

أقول: ولا يخفى أن المراد هو هلال آخر رمضان كما نصَّ الشيخ على ذلك في هذا الحديث بسندٍ آخر. ورواه عبدالرزاق، عن معمر، عن

الأعمش مثله[۳۱]، وعن الدار قطني بسنده، أن أصحاب الرسول (ص) حدثوا أن الصوم والفطر والنسك بشهادة ذوي عدل، وروى كتاب عمر بسنده الى أبي وائل[۳۲].

۲۔ ابونصر عمر ابن عبد العزیز ..... ابو وائل کے بقول حضرت عمر نے انھیں خاتقین خط میں لکھا: چاند ایک دوسرے ماہ سے بڑا ہوتا ہے، لہٰذا جب اوّلِ روز میں چاند دیکھو تو اس وقت تک افطار نہ کرنا جب تک دو عادل گواہ شب گذشتہ چاند دیکھنے کی گواہی نہ دیں..

نوٹ: ظاہر ہے کہ یہاں ہلالِ آخر رمضان ہی مراد ہے ..... دار قطنی نے اپنی سند سے لکھا ہے کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حدیث بیان کرتے ہیں کہ صوم، فطر اور نسک، دو عادل گواہوں کی بنیاد پر انجام پا سکتے ہیں .....

باب سوم

مہینہ کم و زیادہ ہوتا ہے

روایات اہل بیتؑ:

۱ ــ محمد بن الحسن، عن أحمد بن محمد، عن محمد بن أبي غالب، عن علي بن الحسن الطاطري، عن محمد بن زياد، عن اسحاق بن جرير، عن أبي عبدالله (ع) قال: إنَّ رسول الله (ص)، قال: إنَّ الشهر هكذا وهكذا. يلصق كفيه و يبسطها، ثم قال: وهكذا وهكذا وهكذا. ثم يقبض إصبعاً واحدة في آخر بسطه بيديه وهي الإبهام. فقلت: شهر رمضان تام أبداً أم شهر من الشهور؟ فقال: شهر من الشهور[۳۳].

۱۔ محمد ابن حسن ..... ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: مہینہ یوں.... آپ مٹھیاں کھولتے اور بند کرتے جاتے تھے پھر فرمایا: اس طرح.... آخری مرتبہ جب مٹھی کھولی تو انگوٹھا دبالیا۔ میں نے پوچھا (راوی) رمضان کا مہینہ ہمیشہ تیس دن کا ہوتا ہے؟ فرمایا، وہ بھی دوسرے مہینوں میں سے ایک مہینہ ہے۔

۲ ــ محمدبن الحسن، عن عثمان بن عيسى، عن سماعة، قال: صيام شهر رمضان بالرؤية، وليس بالظن، وقد يكون شهر رمضان تسعة وعشرين يوماً، ويكون ثلاثين، ويصيبه ما يصيب الشهور من التمام والنقصان[۳۴].

۲۔ محمد ابن حسن ..... فرمایا: صیام ماہ رمضان رویت پر ہے، گمان پر نہیں۔ ماہ رمضان کبھی انتیس دن کا ہوتا ہے کبھی تیس دن کا، دنوں کی کمی زیادتی دوسرے مہینوں کی طرح اس میں بھی ہوتی ہے۔

۳ ــ محمدبن الحسن، عن عمروبن عثمان، عن المفضل وعن زيد الشحام جميعاً، عن أبي عبدالله (ع)، أنه سُئل عن الأهلة، فقال: هي أهلة الشهور، فإذا رأيت الهلال فصم، وإذا رأيته فافطر: قلت: أرأيت إنْ كان الشهر تسعة وعشرين يوماً أقضي ذلك اليوم؟ فقال: لا... الحديث[۳۵]. وفي سند الإستبصار اختلاف فهو (عن علي بن مهزيار، عن عمروبن عثمان، عن المفضل، عن زيد الشحام، عن أبي عبدالله (ع))، ورواه في الإستبصار بسنده عن الحسين بن سعيد، عن محمدبن فضيل، عن أبي الصباح وصفوان، عن ابن مسكان، عن الحلبي جميعاً، عن أبي عبدالله (ع)[۳۶] ونقله في البحار، عن العياشي، عن زيد أبي أُسامة قال مثله[۳۷].

۳۔ محمد ابن حسن ..... حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے چاند کے بارے میں پوچھا گیا، آپ نے فرمایا: مہینہ چاند پر موقوف ہے۔ چاند دیکھ لو روزہ رکھ لو۔ اور جب رویت ہو تو افطار کر لو۔ میں نے سوال کیا: آپ کے نزدیک اگر مہینہ انتیس کا ہو تو ایک دن کی قضا کروں؟

فرمایا، نہیں.....

روایات اہل سنّت :

۱ ــ أخبرنا أبوزكريا بن أبي اسحاق، حدثنا أبوعبدالله محمدبن يعقوب الشيباني، حدثنا ابراهيم بن عبدالله، أنبأ محمدبن عبيد، حدثنا عاصم بن محمد عن أبيه، عن عبدالله بن عمر، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: الشهر هكذا وهكذا وهكذا. ثلاث مرات بيديه، ثم قبض في الثالثة إبهامه... فإنْ غمَّ عليكم فأتموا ثلاثين[۳۸]، وروى مسلم نحوه، عن ابن أبي شيبة، عن أبي اسامة، عن عبيدالله، عن نافع، عن ابن عمر، وكذا باسنادين آخرين، فراجع[۳۹]، وروى النسائي نحوه بأسانيده، عن سعدبن أبي وقاص[۴۰].

۱۔ ابوزکریا ابن ابی اسحاق..... عبداللہ ابن عمر۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مہینہ، یوں... تین مرتبہ ہاتھ سے سمجھایا، آخری دفعہ انگوٹھا پکڑ لیا۔ ..... اگر بادل ہوں تو تیس روز پورے کرو.....

۲ ــ أخبرنا أبوعبدالله الحافظ وأبوزكريا بن أبي اسحاق المزكي، قالا: حدثنا أبوعبدالله محمدبن يعقوب، حدثنا جعفر بن محمد، حدثنا يحيى بن يحيى، أنبأ اسماعيل بن جعفر، عن عبدالله بن دينار أنه سمع ابن عمر، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: الشهر تسع وعشرون ليلة. لا تصوموا حتى تروه، ولا تفطروا حتى تروه، إلّا أن يغم عليكم (الحديث)[۴۱]. ورواه مسلم، عن يحيى بن يحيى ويحيى بن أيوب وقتيبة بن سعد وابن حجر، جميعاً عن اسماعيل مثله[۴۲]. ورواه الدارقطني[۴۳].

۲۔ ابوعبداللہ حافظ..... عبداللہ ابن عمر کے بقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مہینہ انتیس راتوں کا ہوتا ہے۔ روزہ چاند دیکھے بغیر نہ رکھو۔ اور چاند دیکھے بغیر

نہ کھولو۔ بادل ہو تو اور بات ہے . . . . . .

۳ ــ أخبرنا أبوالحسن علي بن أحمد بن عبدان، أنبأ أحمد بن عبيد الصفار، حدثنا أحمد بن عبيدالله النرسي، حدثنا روح بن عباده، حدثنا مالك، عن عبدالله بن دينار، عن ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: الشهر تسع وعشرون. لا تصوموا حتى تروه، ولا تفطروا حتى تروه... الحديث[۴۴] وأخرجه البخاري، عن عبدالله بن مسلمة، عن مالك مثله[۴۵]، وأخرج النسائي نحوه، عن أبي داود، عن هارون، عن ابن المبارك، عن يحيى، عن أبي سلمة، عن أبي هريرة[۴۶] وأخرجه أبو داود، عن سليمان بن داود العنكي، حدثنا حماد، حدثنا أيوب، عن نافع، عن ابن عمر[۴۷].

۳۔ ابوالحسن علی ابن احمد ابن عبدان . . . . . ابن عمر کے بقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے۔ روزہ چاند دیکھے بغیر نہ رکھو۔ اور چاند دیکھے بغیر افطار نہ کرو۔ . . . . . .

باب چہارم

مطلع ابر آلود ہو تو تیس دن پورے کرو

روایات اہل بیتؑ:

۱ ــ محمد بن الحسن بإسناده عن أبي غالب الزراري، عن أحمد بن محمد، عن أحمد بن الحسن، عن أبان، عن عبدالله بن جبلة (جيلة)، عن علا، عن محمد بن مسلم، عن أحدهما يعني أبا جعفر وأبا عبدالله عليهما السلام قال: شهر رمضان يصيبه ما يصيب الشهور من النقصان، فإذا صمت تسعة وعشرين يوماً ثم تغيمت السماء فأتم العدة ثلاثين[۴۸].

۱۔ محمد ابن حسن ..... امام محمد باقرؑ یا امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: ماہ رمضان بھی دوسرے مہینوں کی طرح کم ہوتا ہے۔ انتیس روزوں کے بعد طلع ابر آلود ہو تو تیس کا عدد پورا کرو۔

۲ ــ محمدبن الحسن بإسناده عن علي بن الحسن بن فضال، عن الحسين (الحسن) بن نصر، عن أبيه، عن أبي خالد الواسطي، عن أبي جعفر (ع) في حديث قال: إنّ رسول الله صلى الله عليه وآله قال: «وإذا خفي الشهر فأتموا العدة شعبان ثلاثين يوماً...» الحديث[۴۹].

۲۔ محمد ابن حسن ..... ابوخالد واسطی نے ابوجعفر (محمد باقر علیہ السلام) سے ایک حدیث کے ذیل میں روایت کی ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر (رمضان کا) مہینہ مخفی رہ جائے تو شعبان کے تیس دن تمام کرلو۔

۳ ــ محمد بن الحسن، عن محمد الأشعري، عن أبي خالد، عن ابن بكير (أبي بكر)، عن عبيد بن زرارة، عن أبي عبدالله (ع) قال: شهر رمضان يصيبه ما يصيب الشهور من الزيادة والنقصان، فإنْ تغيمت السماء يوماً فأتموا العدة[۵۰].

۳۔ محمد ابن حسن ..... عبید ابن زرارہ کی روایت ہے، ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: ماہ رمضان میں بھی اسی طرح (دنوں کی) کمی زیادتی ہوتی ہے، جیسے دوسرے مہینوں میں، لیکن اگر اس دن آسمان ابر آلود ہو تو تیس دن پورے کرو۔

روایات اہل سنّت:

۱ ــ أخبرنا أبوعبدالله الحافظ، أخبرني عبدالرحمن بن الحسن القاضي، حدثنا ابراهيم بن الحسن، حدثنا آدم، حدثنا شعبة، حدثنا محمدبن زياد، قال: سمعت أبا هريرة يقول: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم، أو قال أبوالقاسم صلى الله عليه وسلم: صوموا لرؤيته،

وافطروا لرؤيته، فإنْ غمَّ عليكم الشهر فعدوا ثلاثين يوماً، يعني عدوا شعبان ثلاثين[٥١] ورواه مسلم، عن عبيدالله بن معاذ، عن أبي، عن شعبة مثله[٥٢]، وروى عبدالرزاق نحوه، عن معمر، عن الزهري، عن أبي سلمة وابن المسيب ــ أو أحدهما ــ، عن ابي هريرة[٥٣] وأخرجه البخاري، عن آدم مثله[٥٤] وأخرجه النسائي، عن مؤمل بن هشام، عن اسماعيل، عن شعبة، وكذا عن محمد بن عبدالله، عن أبي، عن ورقاء، عن شعبة[٥٥] وأخرج النسائي مثله، عن أحمد بن حبان بن هلال، عن حماد بن سلمة، عن ابن دينار، عن ابن عباس. وأيضاً عن محمد بن عبدالله بن يزيد، عن سفيان، عن عمرو بن دينار، عن محمد بن حنين، عن ابن عباس[٥٦] ورواه الدارقطني، عن محمد بن مخلد، عن علي بن داود، عن آدم مثله[٥٧] وأخرجه أوب داود الطيالسي، عن عمران القطان، عن قتادة، عن الحسن، عن أبي بكر، وعن ابن سعد، عن الزهري، عن سالم، عن ابن عمر وعن أبي سعد، عن الزهري، عن سعيد، عن أبي هريرة وعن أبي عوانة، عن سماك ، عن عكرمة، عن ابن عباس[٥٨] ورواه الدارمي ضمن حديث، عن عبدالله بن سعيد، عن اسماعيل بن عُليَّة، عن حاتم بن أبي صغيرة، عن سماك ، عن عكرمة، عن ابن عباس ورواه عن هاشم بن القاسم، عن شعبة مثله[٥٩] وأخرجه البزار أول حديث عن محمد بن المثنى وعمرو بن علي، عن أبي داود، عن عمران، عن قتادة، عن الحسن، عن أبي بكرة.

١۔ ابوعبداللہ حافظ . . . . . روایت ابوہریرہ، رسول اللہ یا ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: چاند دیکھ کر روزہ رکھو۔ چاند دیکھ کر (عید) فطر کرو۔ اگر مہینہ تم پر واضح نہ ہو تو تیس دن شمار کرو۔ یعنی شعبان کو تیس دن کا (مہینہ) مانو۔ . . مسلم . . . بخاری . . . نسائی . . . دارقطنی . . . . ابو داؤد . . . . داری . . . . .

٢ ــ وأخبرنا أبونصر محمد بن أحمد بن اسماعيل الطابراني بها، أنبأ عبدالله بن أحمد بن منصور الطوسي، حدثنا محمد بن اسماعيل

الصائغ، حدثنا روح، حدثنا زكريا بن اسحاق، حدثنا أبو الوزبر أنه سمع جابر بن عبدالله يقول: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إذا رأيتم الهلال فصوموا، وإذا رأيتموه فافطروا، فإنْ أغمي عليكم فعدوا ثلاثين يوماً[٦٠] وأخرجه ابن ماجة، عن أبي مروان العثماني، عن ابراهيم بن سعد، عن الزهري، عن سعيد ابن المسيب، عن أبي هريرة[٦١] وأخرجه النسائي، عن محمد بن يحيى، عن سليمان بن داود، عن ابراهيم، عن محمد بن مسلم، عن سعيد مثل ابن ماجة[٦٢] ونقله الهيثمي، عن أحمد وأبي يعلى والطبراني في الأوسط، وذكر أن رجال أحمد رجال الصحيح[٦٣].

۲۔ ابونصر محمد ابن احمد ابن اسماعیل طابرانی ... جابر بن عبداللہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب چاند دیکھ لو تو روزہ رکھو اور جب چاند دیکھ لو تو (عید) افطار کرو۔ پھر اگر شبہ ہو تو تیس دن پورے کرو .....

٣ ــ أخبرنا أبو بكر محمد بن الحسن بن فورك، أنبأ عبدالله بن جعفر، حدثنا يونس بن حبيب، حدثنا أبو داود، حدثنا شعبة، أخبرني عمرو بن مرة قال: سمعت أبا البختري قال: أهللنا رمضان ونحن بذات عرق، فأرسلنا رجلاً الى ابن عباس يسأله، فقال ابن عباس: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إنَّ الله قد مده لرؤيته، فإنْ أغمي عليكم فأكملوا العدة[٦٤] وروى مسلم نحوه، عن أبي بكر بن أبي شيبة، عن محمد بن فضيل، عن حصين، عن عمرو، ورواه بنفسه، عن أبي بكر، عن غندر، عن شعبة (ح) وعن ابن المثنى وابن بشار ومحمد بن جعفر، عن شعبة مثل البيهقي[٦٥]. ورواه الدار قطني، عن محمد بن مخلد، عن علي بن داوود، عن آدم، عن شعبة[٦٦]. أقول وينفع في هذا الباب بكلا الطريقين ما تقدَّم في الأبواب السابقة.

۳۔ ابوبکر محمد ابن حسن ابن فورک ..... بروایت ابن عباس، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ نے اس (شعبان) کو رویت تک بڑھایا ہے، اگر چاند واضح نہ ہو تو

(شعبان کے تیس دن پورے کرو۔ . . . . . .

باب پنجم

دن کی رویت سے افطار نہیں ہو سکتا

روایات اہل بیتؑ:

۱ ــ محمد بن الحسن، عن النضر بن سويد، عن القاسم بن سليمان، عن جراح المدائني، قال: قال أبوعبدالله (ع): من رأى هلال شوال بنهار في شهر رمضان، فليتم صيامه[۶۷].

۱۔ محمد ابن حسن ..... بروایت جراح مدائنی۔ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص دن کو شوال کا چاند ماہِ رمضان کے دن کو دیکھے وہ اپنا روزہ پورا کرے۔

۲ ــ محمد بن مسعود العياشي في تفسيره، عن القاسم بن سليمان، عن جراح، عن أبي عبدالله (ع) قال: قال الله: «وأتموا الصيام الى الليل» يعني صوم رمضان، فمن رأى الهلال بالنهار فليتم صيامه[۶۸].

۲۔ محمد ابن مسعود عیاشی نے تفسیر ..... ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: ارشاد باری ہے "اور روزہ رات تک مکمل کرو" یعنی رمضان کا روزہ۔ جو شخص دن کو چاند دیکھے وہ اپنا روزہ پورا کرے۔

روایات اہل سنت:

۱ ــ أخبرنا أبوزكريا بن أبي اسحاق وأبوبكر بن الحسن القاضي، قالا: حدثنا أبوالعباس محمد بن يعقوب، حدثنا بحر بن نصر،

قال: قرئ علي بن وهب، أخبرك يونس بن يزيد، عن ابن شهاب، عن سالم بن عبدالله أن أُناساً رأوا هلال الفطر نهاراً، فأتم عبدالله بن عمر صيامه الى الليل، وقال: لا، حتى يرى من حيث يرى بالليل[۶۹].

۱۔ ابوزکریا ابن ابی اسحاق ..... سالم بن عبداللہ نے کہا، کچھ آدمیوں نے دن کے وقت روزِ فطر کا چاند دیکھ لیا، تو عبداللہ بن عمر نے رات تک روزہ باقی رکھا اور کہا: نہ، جب یوں دکھائی نہ دے جیسے رات کو دکھائی دیتا ہے۔

۲ ــ أخبرنا أبوعبدالله الحافظ وأبوسعيد بن أبي عمرو، قالا: حدثنا أبوالعباس محمدبن يعقوب، حدثنا هارون بن سليمان، حدثنا عبدالرحمن بن مهدي، عن سفيان، عن منصور، عن أبي وائل، قال: جاءنا كتاب عمر ونحن بخانقين: إنَّ الأهلة بعضها أكبر من بعض فإذا رأيتم الهلال نهاراً فلا تفطروا حتى تمسوا إلّا أن يشهد رجلان مسلمان أنهما أهلاه بالأمس عشية[۷۰]. أقول ولم أجد في الباب حديث عن النبي (ص) من طرق أهل السنة.

۲۔ ..... ابووائل کہتے ہیں ہمارے پاس حضرت عمر کا خط آیا اور ہم ان دنوں خانقین میں تھے، (خط میں تھا) پہلی کے چاند کبھی بڑے ہوتے ہیں کبھی چھوٹے۔ جب دن کو چاند دیکھ لو تو شام تک روزہ نہ کھولنا، سوائے اس صورت کے جب دو مسلمان گواہی دیں کہ ان دونوں نے چاند دیکھا ہے۔

اقول: میں نے اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کوئی حدیث باسند، اہل سنت کے یہاں نہیں پائی۔

باب ششم

قبل زوال چاند دیکھنا اور افطار نہ کرنا

روایات اہل بیتؑ:

۱ ــ محمدبن الحسن، عن محمدبن جعفر، عن محمدبن أحمدبن يحيى، عن محمد بن عيسى، قال كتبت اليه (ع): جعلت فداك ربما غم علينا شهر رمضان فنرى من الغد الهلال قبل الزوال وربما رأيناه بعد الزوال فنرى أن نفطر قبل الزوال إذا رأيناه أم لا، وكيف تأمر في ذلك؟ فكتب (ع): تم الى الليل فانه إنْ كان تاماً رؤي قبل الزوال[۷۱] ورواه في الإستبصار، عن علي بن حاتم، عن محمدبن جعفر.

۱۔ ..... محمد ابن عیسیٰ کہتے ہیں، میں نے امامؑ کو خط لکھا:

آپ پر قربان! کبھی ماہ رمضان کا چاند یقینی طور پر نہیں دکھائی دیتا مگر صبح کو زوال سے پہلے دیکھ لیا جاتا ہے، اور اکثر زوال کے بعد بھی دیکھا گیا ہے۔ آپ کا حکم کیا ہے، زوال سے پہلے افطار کریں؟ یا نہیں؟ آپ کیا ارشاد فرماتے ہیں؟

امام نے جواب میں لکھا:

روزہ رات تک تمام کرو، کیونکہ چاند اگر تمام ہوتا تو قبل از زوال نظر آتا۔

استبصار میں یہ حدیث علی بن حاتم سے محمد بن جعفر نے .....

روایات اہل سنت:

۱ ــ أخبرنا أبوبكربن الحارث الفقيه، أنبأ علي بن عمر الحافظ، أنبأ أبوبكر النيسابوري، حدثني يوسف بن سعيد بن مسلم، حدثنا حجاج بن محمد (ح قال وحدثنا) أبوبكر، حدثنا أحمدبن سعيد

بن صخر، حدثنا النضر بن شميل (ح قال وحدثنا) أبوبكر، حدثنا محمد بن ابراهيم أبوأمية والعباس بن محمد ومحمد بن أحمد بن أحمد بن الجنيد، قالوا: حدثنا روح، حدثنا شعبة، عن سليمان، عن أبي وائل قال: أتانا كتاب عمر بخانقين: إنَّ الأهلة بعضها أعظم من بعض، فإذا رأيتم الهلال من أول النهار فلا تفطروا حتى يشهد شاهدان أنها رأياه بالأمس[۷۲]. أقول ولم أجد في الباب حديثاً عن النبي (ص) من طريق أهل السنة.

. . . . . .

. . . . ابی وائل کے بقول وہ خانقین میں تھے کہ وہاں حضرت عمر کا خط آیا: پہلی کے چاند کبھی بڑے ہوتے ہیں اور کبھی چھوٹے، اگر دن کے ابتدائی حصہ میں نظر آجائے تو افطار نہ کرو یہاں تک کہ دو شاہد گواہی دیں کہ انہوں نے کل چاند دیکھا تھا۔

اقول: اس سلسلہ میں برادران اہل سنت کے یہاں پیغمبر اسلام سے کوئی روایت نہیں ملتی۔

قبل از زوال چاند دیکھنے کی صورت میں افطار کیا جائے گا لیکن بعد از زوال نہیں

روایات اہل بیت:

۱ ــ محمد بن يعقوب عن علي بن ابراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن حماد بن عثمان، عن أبي عبدالله (ع) قال: إذا رأوا الهلال قبل الزوال فهو لليلة الماضية، وإذا رأوه بعد الزوال فهو لليلة المستقبلة[۷۳] أقول ويحتمل كونه حكاية محضة لمذهب الغير ولم يرتض الشيخ هذا الخبر

والخبر الآخر وحملها على محامل أُخرى.

۱ــ حماد بن عثمان امام صادقؑ سے روایت کرتے ہیں: اگر قبل از زوال چاند نظر آجائے تو وہ گذشتہ شب کا مانا جائے گا لیکن اگر بعد از زوال نظر آئے تو وہ آئندہ شب کا ہوگا۔۔۔۔

۲ ــ وبإسناده ــ محمد بن الحسن ــ عن سعد، عن أبي جعفر، عن أبي طالب عبدالله بن الصلت، عن الحسن بن علي بن فضال، عن عبيد بن زرارة وعبدالله بن بكير، قالا: قال أبو عبدالله (ع) «إذا رؤي الهلال قبل الزوال فذلك اليوم من شوال، وإذا رؤي بعد الزوال فذلك اليوم من شهر رمضان[۷۴].

۲ــ۔۔۔۔۔۔۔۔ عبداللہ بن بکیر و عبید بن زرارہ کہتے ہیں امام صادقؑ نے فرمایا: اگر زوال سے پہلے چاند نظر آجائے تو وہ دن شوال کی پہلی تاریخ ہوگی اور بعد از زوال دکھائی دے تو وہ رمضان کی آخری تاریخ ہوگی۔

روایات اہل سنّت:

۱ ــ أخبرنا أبومحمد عبدالله بن يحيى بن عبدالجبار السكري ببغداد، أنبأنا اسماعيل بن محمد الصفار، حدثنا أحمد بن منصور، حدثنا عبدالرزاق، أنبأنا الثوري، عن مغيرة، عن شباك، عن ابراهيم، قال: كتب عمر الى عتبة بن فرقد: إذا رأيتم الهلال نهاراً قبل أنْ تزول الشمس لتمام ثلاثين فافطروا، وإذا رأيتموه بعد ما تزول الشمس فلا تفطروا حتى تصوموا[۷۵]. أقول ولم أجد في الباب حديثاً عن النبي (ص) من طرق أهل السنة.

۱۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ابراہیم کہتے ہیں حضرت عمر نے عتبہ بن فرقد کو خط لکھا:
جب تم دن میں زوال سے پہلے چاند دیکھو تو روزہ توڑ دو لیکن اگر

زوال کے بعد چاند نظر آئے تو افطار نہ کرو۔ روزہ کو باقی رکھو۔

اقول:

اس سلسلہ میں برادران اہل سنّت کے یہاں پیغمبر اسلام سے روایت نہیں ملی۔

باب ہشتم

۲۸ دن کا روزہ موجب قضا ہے

روایات اہل بیتؑ:

۱ ــ محمدبن الحسن بإسناده، عن سعد، عن أحمد بن محمد، عن الحسين بن سعيد، عن حمادبن عيسى، عن عبدالله بن سنان، عن رجل نسي حمادبن عيسى اسمه، قال: صام علي (ع) بالكوفة ثمانية وعشرين يوماً شهر رمضان فرأوا الهلال فأمر منادياً ينادي: أقضوا يوماً فإنّ الشهر تسعة وعشرون يوماً[۷۶].

۱ ..... عبداللہ بن سنان ایک شخص سے جس کا نام حماد بن عیسی کے ذہن سے اتر گیا، روایت کرتے ہیں: حضرت علی نے ایک مرتبہ کوفہ میں ماہ رمضان کے ۲۸ روزے رکھے تھے کہ چاند نظر آگیا، حضرت نے منادی کو اعلان کرنے کا حکم دیا: ایک دن کے روزے کی قضا کی جائے کیونکہ مہینہ (کم از کم) ۲۹ دن کا ہوتا ہے۔

روایات اہل سنت:

۱ ــ وأخبرنا أبوبكر محمدبن ابراهيم الفارسي، أنبأ ابراهيم بن عبداله الأصبهاني، أنبأ محمدبن سليمان بن فارس، حدثنا محمدبن اسماعيل البخاري، حدثنا أبونعيم، حدثنا حميد يعني إبن عبدالله الأصم

الكوفي سمع الوليد، قال: صمنا على عهد علي رضي الله عنه ثمانية وعشرين يوماً فأمرنا بقضاء يوم.[۷۷] ورواه عبدالرزاق، عن الثوري، عن حميد، عن الوليد بن عتبة[۷۸] أقول ولم أجد في الباب حديثاً عن النبي (ص) من طرق أهل السنة.

۱۔ ..... ابن عبداللہ الاصم الکوفی کہتے ہیں ہم نے ولید سے سنا ہے کہ: ہم نے حضرت علیؑ کے عہد میں اٹھائیس دن روزہ رکھا چنانچہ حضرتؑ نے ہمیں ایک دن قضا روزہ رکھنے کا حکم دیا .....

اقول: برادران اہل سنّت نے اس سلسلہ میں پیغمبر اسلامؐ سے روایت نہیں کی ہے۔

باب نہم

رات میں روزہ کی نیّت ضروری نہیں

روایات اہل بیتؑ:

۱ ــ محمدبن يعقوب، عن علي بن ابراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن حماد بن عثمان، عن الحلبي، عن أبي عبدالله (ع) (في حديث) قال: قلت له: إنّ رجلاً أراد أن يصوم ارتفاع النهار. أيصوم؟ قال: نعم[۷۹].

۱۔ ..... حلبی کہتے ہیں، میں نے امام صادقؑ سے عرض کیا: ایک شخص دن چڑھنے کے بعد روزہ رکھنا چاہتا ہے کیا اس کا روزہ صحیح ہے؟ حضرتؑ نے فرمایا: ہاں۔

۲ ــ وبإسناده ــ محمدبن الحسن ــ عن أحمدبن محمد، عن البرقي، عن ابن أبي عمير، عن هشام بن سالم، عن أبي عبدالله (ع) قال:

كان أميرالمؤمنين يدخل الى أهله، فيقول: عندكم شيء وإلاّ صمت. فإنْ كان عندهم شيء أتوه به وإلاّ صام[۸۰].

۲- ..... ہشام بن سالم امام صادقؑ سے روایت کرتے ہیں، حضرت علیؑ گھر آکر پوچھتے تھے کھانے کو کچھ ہے؟ یا روزہ رکھ لوں اگر کچھ ہوتا تو حضرت کی خدمت میں پیش کر دیا جاتا ورنہ آپ روزہ رکھ لیتے۔

روایات اہل سنّت:

۱ ــ أخبرنا أبوطاهر الفقيه، أنبأ أبوبكر محمدبن الحسين القطان، حدثنا سهل بن عمار، حدثنا روح بن عبادة البصري، حدثنا سفيان الثوري (ح وأخبرنا) أبوالحسن محمدبن يعقوب الفقيه بالطابران، قال: أخبرنا أبوالنضر الفقيه، حدثنا عثمان بن سعيد الدارمي، حدثنا محمدبن كثير، حدثنا سفيان، عن طلحة بن يحيى، عن عائشة بنت طلحة، عن عائشة أم المؤمنين رضي الله عنها، قالت: كان نبي الله صلى الله عليه وسلم يحب طعاماً فجاء يوماً فقال: هل عندكم من ذلك الطعام؟ فقلت: لا. فقال إني صائم لفظ حديث محمدبن كثير. وفي رواية روح، قالت: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يأتينا، فيقول: هل عندكم من غداء؟ فأقول: لا. قال: اني صائم (ورواه) وكيع بن الجراح، عن طلحة بن يحيى فقال في الحديث قالت: دخل عليَّ النبي صلى الله عليه وسلم ذات يوم، فقال: هل عندكم شيء؟ قلنا: لا قال: فإني إذاً صائم[۸۱].

۱- ..... عائشہ بنت طلحہ حضرت عائشہ سے روایت کرتی ہیں: پیغمبر اسلامؐ کو ایک کھانا پسند تھا، آپ ایک دن تشریف لائے اور کہا کیا تمہارے پاس وہ کھانا ہے؟ میں نے کہا نہیں حضرتؐ نے فرمایا تو پھر میں روزے سے ہوں ..... روح کی روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ حضورؐ ہمارے پاس آتے اور پوچھتے کہ تمہارے یہاں

کھانے کا انتظام ہے ؟ میں جواب دیتی نہیں، تو حضرتؐ فرماتے تھے پھر روزے سے ہوں.....
طلحہ بن یحییٰ حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن پیغمبر اسلام میرے پاس آئے اور کہا: تمہارے پاس کچھ (کھانے کو) ہے ؟ میں نے کہا نہیں، حضرت نے فرمایا تو پھر میں روزے سے ہوں۔

۲ ــ أخبرنا أبوعبدالله الحافظ، أخبرني أبوالنضر الفقيه، حدثنا أبوعبدالله محمدبن نصر الإمام، حدثنا أبوكامل الفضيل بن الحسين الجحدري، حدثنا عبدالواحد بن زياد، حدثنا طلحة بن يحيى بن عبيدالله، حدثتني عائشة بنت طلحة، عن عائشة أم المؤمنين رضي الله عنها قالت: قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم: يا عائشة هل عندكم شيء؟ قالت: فقلت: يا رسول الله ما عندنا شيء. قال: فإني صائم[۸۲] ورواه الترمذي، عن هناد، عن وكيع، عن طلحة مثله[۸۳] وروى نحوه بسندين، عن عائشة بنت طلحة وعن عكرمة كلاهما عن عائشة أم المؤمنين[۸۴].

۲- ..... عائشہ بنت طلحہ حضرت عائشہ سے روایت کرتی ہیں: ایک دن پیغمبر نے مجھ سے کہا: عائشہ! تمہارے پاس کھانے کو کچھ ہے ؟ میں نے کہا: یارسول اللہ ہمارے پاس کچھ نہیں ہے، حضور نے فرمایا: تو پھر میں روزے سے ہوں.....

باب دہم
زوال کے بعد روزے کی ابتداء

روایات اہل بیتؑ

۱ ــ محمدبن يعقوب، عن عدة من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن الحسين بن سعيد، عن فضالة بن أيوب، عن حسين بن عثمان، عن سماعة بن مهران، عن أبي بصير، قال: سألت أباعبدالله

(ع)، عن الصائم المتطوع تعرض له الحاجة؟ قال: هو بالخيار مابينه وبين العصر، وانْ مكث حتى العصر ثم بداله أنْ يصوم وانْ لم يكن نوى ذلك فله أنْ يصوم ذلك إنْ شاء[۸۵].

۱۔ ..... ابوبصیر کہتے ہیں: میں نے امام صادقؑ سے مستحبی روزہ رکھنے والے شخص کے بارے میں سوال کیا جسے کوئی ضرورت پیش آجاتی ہے؟ حضرتؑ نے فرمایا: اسے عصر تک روزہ رکھنے کا اختیار ہے اگر وہ عصر تک موجود رہا اور اس وقت روزہ رکھنے کا خیال آیا تو وہ روزہ رکھ سکتا ہے چاہے اس نے پہلے سے روزے کی نیت نہ بھی کی ہو۔

روایات اہل سنّت:

۱ ــ أخبرنا أبوطاهر الفقيه، أنبأ أبوطاهر المحمدآبادي، حدثنا أبوقلابة، حدثنا روح ابن عبادة، حدثنا سفيان (ح وأخبرنا) أبوسعيد بن أبي عمرو، حدثنا أبوالعباس محمدبن يعقوب، أنبأ الربيع قال: قال الشافعي حكاية، عن بشر بن السري وغيره، عن سفيان الثوري، عن الأعمش، عن طلحة بن مصرف، عن سعدبن عبيدة، عن ابي عبدالرحمن السلمي أن حذيفة رضي الله عنه بداله الصوم بعد مازالت الشمس فصام[۸۶]. أقول ولم أجد في الباب حديثاً عن النبي (ص) من طرق أهل السنة.

۱۔ ..... ابوعبدالرحمٰن اسلمی کہتے ہیں: حذیفہ کو زوال کے بعد روزہ رکھنے کا خیال آیا چنانچہ انھوں نے روزہ رکھ لیا۔

اقول: اس سلسلہ میں برادران اہل سنّت کے یہاں پیغمبر اسلام سے کوئی روایت نہیں ملی۔

باب یازدہم

مستحبی روزہ رکھنے والا روزہ توڑ سکتا ہے

روایات اہل بیتؑ :

۱۱

۱ ــ وبإسناده ــ محمدبن الحسن ــ عن سعد، عن حمزة بن يعلي، عن النوفلي (البرقي)، عن عبدالله بن الحسين، عن عبدالله بن سنان، عن أبي عبدالله (ع) قال: صوم النافلة لك أنْ تفطر مابينك وبين الليل متى ماشئت، وصوم قضاء الفريضة لك أنْ تفطر الى زوال الشمس. فإذا زالت الشمس فليس لك أنْ تفطر. ونحوه ما رواه في الإستبصار، عن أحمدبن عبدون، عن علي بن محمدبن الزبير، عن علي بن الحسن بن فضال، عن ابراهيم بن أبي بكربن أبي سماك ، عن زكريا المؤمن، عن اسحاق بن عمار، عن أبي عبدالله (ع)[۸۷].

۱۔ ..... عبداللہ بن سنان کہتے ہیں امام صادقؑ نے فرمایا: مستحبی روزے میں تمہیں اختیار ہے جب چاہو روزہ توڑ دو، لیکن واجب روزوں کی قضا میں صرف زوال تک روزہ توڑنے کی اجازت ہے زوال کے بعد روزہ توڑنا جائز نہیں ہے .....

۲ ــ وعنه ــ محمدبن الحسن ــ عن العباس بن معروف، عن محمدبن سنان، عن عماربن مروان، عن سماعة، عن أبي عبدالله (ع) في قوله: الصائم بالخيار الى زوال الشمس، قال: إنّ ذلك في الفريضة فأما في النافلة فله أنْ يفطر أي وقت شاء الى غروب الشمس. ونحوه عن محمدبن الحسن بإسناده عن علي بن الحسن بن فضال، عن ابراهيم بن أبي بكربن أبي سماك ، عن زكريا المؤمن، عن اسحاق بن عمار، عن أبي

عبدالله. ورواه في الكافي عن احمدبن محمد، عن العباس ابن معروف، عن صفوان بن يحيى، عن ابن سنان، عن عمار بن مروان مثله[۸۸].

۲- ..... سماعہ، امام صادقؑ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرتؑ نے اپنے اس قول "روزے دار کو صرف زوال تک روزہ توڑنے کی اجازت ہے" کے سلسلہ میں فرمایا: یہ واجب روزے کے بارے میں ہے، لیکن مستحبی روزے کو غروب آفتاب تک جب چاہو توڑ سکتے ہو۔ .....

روایات اہل سنت:

۱ ــ أخبرنا أبوذر محمدبن الحسين بن أبي القاسم المذكر، حدثنا يحيى بن منصور القاضي، حدثنا أبو عمرو أحمد بن المبارك المستملي، حدثنا محمدبن رافع، حدثنا يحيى بن أبي الحجاج، حدثنا حاتم بن أبي صغيرة، عن سماك بن حرب، عن أبي صالح، عن أم هانىء رضي الله عنها قالت: دخل عليَّ رسول الله (ص) فاستسق، فشرب، فناولني سؤرة وأنا صائمة، فشربت سؤر رسول الله (ص) فقلت: يا رسول الله فعلت شيئاً لا أدري أصبت أم أخطأت. ناولتني سؤرك وأنا صائمة فكرهت أن أردَّ سؤر رسول الله (ص)، قال: أمتطوعة أم قضاء من رمضان؟ قلت: متطوعة. قال: المتطوع بالخيار إنْ شاء صام وإنْ شاء أفطر. وروى الترمذي بأسانيد[۸۹] وروى أبو داود نحوه، عن عثمان، عن جرير، عن يزيد، عن عبدالله بن الحارث، عن أم هانئ[۹۰] وروى الدارقطني ذيله، عن القاضي المحاملي، عن محمدبن حسان الأزرق، عن يحيى مثله. وروى نحوه أيضاً بأسانيد متعددة فراجع[۹۱].

۱- ..... حضرت امّ ہانی کہتی ہیں: رسولؐ اللہ میرے پاس تشریف لائے اور مجھ سے پانی طلب میں نے حضورؐ کی خدمت میں پیش کر دیا، آپ نے پانی پی کر بچا ہوا

پانی مجھے دے دیا درحالیکہ میں روزے سے تھی۔ میں رسول اللہ کا جھوٹا پانی پی گئی اس کے بعد میں نے کہا یا رسول اللہ! میں نے ایک ایسا کام کیا ہے جس کے بارے میں مجھے نہیں معلوم کہ وہ صحیح تھا یا غلط۔ آپ نے مجھے اپنا جھوٹا پانی دیا حالانکہ میں روزے سے تھی مگر میں نے رسول کے جھوٹے پانی کو واپس کرنا اچھا نہیں سمجھا، حضرت نے فرمایا: مستحبی روزہ تھا یا قضا رمضان؟ میں نے کہا: مستحبی۔ حضرت نے فرمایا: مستحبی روزہ رکھنے والے کو اختیار ہے چاہے روزہ باقی رکھے یا توڑ دے.....

۲ ــ أخبرنا أبوعبدالله الحافظ، أخبرني أبوالنضر الفقيه، حدثنا أبوعبدالله محمدبن نصر الإمام، حدثنا أبوكامل، حدثنا عبدالواحد بن زياد (قال وأخبرني) أبوعمرو، حدثنا عبدالله، بن محمد، حدثنا بشربن معاذ العقدي، حدثنا عبدالواحد بن زياد، حدثنا طلحة بن يحيى بن طلحة بن عبيدالله، حدثتني عائشة بنت طلحة، عن عائشة أم المؤمنين، قالت: قال لي رسول الله (ص) ذات يوم: يا عائشة هل عندك شيء؟ قالت: قلت: لا والله ما عندنا شيء. قال: فإني صائم. قالت: فخرج رسول الله (ص) فاهديت لنا هدية أوجاءنا زور، فلما رجع رسول الله (ص) قلت: يا رسول الله أهديت لنا هدية أوجاءنا زور وقد خبّأت لك شيئاً، قال: ماهو؟ قلت: حيس. قال: هاتيه، فجئت به، فأكل، ثم قال: قد كنت أصبحت صائماً[۹۲] ورواه الترمذي باختلاف يسير في الألفاظ، عن محمودبن غيلان، عن بشر بن السري، عن سفيان، عن طلحة[۹۳]. ورواه مسلم، عن فضيل بن حسين، عن عبدالواحد بن زياد مثله[۹۴]. وأخرجه عبدالرزاق باختلاف يسير، عن اسرائيل، عن سماك، عن بنت طلحة مثله[۹۵]. وأخرجه النسائي ونحوه بأسانيد عديدة، فراجع[۹۶].

۲- ..... عائشہ بنت طلحہ حضرت عائشہ سے روایت کرتی ہیں: ایک دن رسول اللہ نے مجھ سے فرمایا: عائشہ! تمہارے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے؟ میں نے

کہا: خدا کی قسم میرے پاس کچھ بھی نہیں، آپؐ نے فرمایا: تو پھر میں روزے سے ہوں۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں، رسول اللہ گھر سے چلے گئے، آپؐ کے جانے کے بعد ہمارے پاس کوئی تحفہ آیا یا مہمان آگیا، پھر جب رسول اللہ واپس تشریف لائے تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ میرے پاس تحفہ آیا تھا یا مہمان آگئے تھے میں نے اس میں سے آپ کے لیے کچھ بچا لیا ہے، حضرت نے پوچھا وہ کیا چیز ہے؟ میں نے عرض کیا "حیس" (ایک قسم کا کھانا) حضرت نے فرمایا اسے لاؤ، میں نے آپ کی خدمت میں پیش کر دیا، حضرت نے اسے کھالیا اور فرمایا میں نے تو روزہ رکھ لیا تھا.....

باب دوازدہم

ماضی میں روزوں کی کیفیت

روایات اہل بیتؑ:

۱ ــ محمد بن يعقوب، عن محمد بن اسماعيل، عن الفضل بن شاذان وعن أحمد بن ادريس، عن محمد بن عبدالجبار، جميعاً عن صفوان بن يحيى، عن ابن مسكان، عن أبي بصير يعني المرادي، عن أحدهما عليها السلام في قول الله عزّوجلّ: «أحل لكم ليلة الصيام الرفث الى نسائكم» الآية، فقال: نزلت في خوات بن جبير الأنصاري وكان مع النبي (ص) في الخندق وهو صائم، فأمسى وهو على تلك الحال، وكانوا قبل أن تنزل هذه الآية إذا نام أحدهم حرم عليه الطعام والشراب، فجاء خوات الى أهله حين أمسى، فقال: هل عندكم طعام؟ فقالوا: لا تنم حتى نصلح لك طعاماً، فاتكأ، فنام، فقالوا له: قد غفلت، قال: نعم. فبات على تلك الحال. فأصبح، ثم غدا الى الخندق، فجعل يغشى عليه، فمرّ به رسول الله (ص) فلما رأى الذي به أخبره كيف كان أمره، فأنزل عزّوجلّ فيه الآية: «وكلوا واشربوا حتى يتبيّن لكم الخيط

الأبيض من الخيط الأسود من الفجر». ونقله في البحار، عن العياشي، عن سماعة، عن الصادق (ع)[۹۷]. ورواه الصدوق بسنده، عن أبي بصير[۹۸].

۱۔ ..... ابوبصیر راوی، آیہ شریفہ "احل لکم لیلۃ الصیام الرفث الی نسائکم" کے سلسلہ میں امام محمد باقرؑ یا امام جعفر صادقؑ سے روایت کرتے ہیں کہ یہ آیت "خوات بن جبیر انصاری" کے سلسلہ میں اس وقت نازل ہوئی جب وہ پیغمبرؐ کے ہمراہ خندق میں موجود تھے، خوات اس دن روزے تھے اور اس آیت کے نزول سے پہلے حکم یہ تھا کہ اگر کوئی روزے دار رات میں سوجاتا تھا تو اس پر کھانا پینا حرام ہوجاتا تھا۔ چنانچہ جب "خوات" شام کو گھر آئے، پوچھا، کھانا تیار ہے؟ جواب ملا: سونا نہیں ابھی تمہارے لیے کھانا تیار کر دیا جائے گا چنانچہ خوات ٹیک لگا کر بیٹھ گئے اور انھیں نیند آگئی، جب ان سے پوچھا گیا کہ کیا تم غفلت کی نیند سو گئے تھے جواب دیا: ہاں، چنانچہ وہ بھوکے ہی سو رہے اور دوسرے دن اسی روزے کے عالم میں خندق روانہ ہوگئے وہاں بھوک سے ان پر غشی طاری ہونے لگی، اتنے میں رسولؐ اللہ کا گذر ہوا جب آپ نے یہ حال دیکھ لیا تو اس وقت خداوند عالم نے یہ آیت نازل فرمائی: وکلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر" یعنی روزے دار صبح صادق کے نمودار ہونے تک کھا پی سکتا ہے۔۔۔

روایات اہل سنت:

۱ ــ أخبرنا أبوعبدالله الحافظ، أنبأ الحسن بن حمشاذ، حدثنا ابراهيم بن عبدالرحيم بن عمار بن دنوقا (ح وأخبرنا) أبوعبدالله الحافظ، أخبرني أبوعبدالله محمد بن أحمد الجوهري ببغداد، حدثنا أبوجعفر أحمد بن موسى الشطوي، قالا: حدثنا محمد بن سابق، حدثنا اسرائيل، عن أبي اسحاق، عن البراء، قال: كان الرجل من أصحاب محمد صلى الله عليه وسلم إذا كان صائماً فحضر الإفطار فنام قبل أن يفطر لم يأكل ليلته ولا يومه حتى يمسي، وإن قيس بن صرمة كان صائماً، فلما حضر

الإفطار أتى إمرأته؛ قال: هل عندك طعام؟ قالت: لا، ولكن انطلق فاطلب. وكان يومه يعمل فيه بأرضه، فغلبته عيناه، فجاءت إمرأته، فلما رأته قالت: خيبة لك فأصبح فلم ينتصف النهار حتى غشي عليه، فذكرت ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم، فنزلت هذه الآية «أحل لكم ليلة الصيام الرفث الى نسائكم هُنَّ لباس لكم وأنتم لباس لهنَّ» ففرحوا بها فرحاً شديداً «وكلوا وآشربوا حتى يتبين لكم الخيط الأبيض من الخيط الأسود من الفجر»[٩٩] ورواه البخاري، عن عبيدالله بن موسى، عن اسرائيل مثله[١٠٠]. ورواه ابوداود، عن نصر بن علي بن نصر الجهضمي، عن أبي أحمد، عن اسرائيل[١٠١]. وأخرجه الدارمي كالبخاري[١٠٢].

۱۔ ..... براء سے روایت ہے: جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کوئی صحابی روزہ رکھتا تھا اور افطار کرنے سے پہلے سوجاتا تھا تو پھر وہ پوری رات اور پورا دن کچھ نہیں کھاتا تھا یہاں تک کہ دوسری شب آجاتی تھی، چنانچہ قیس بن صرمہ روزے سے تھے وقت افطار اپنی اہلیہ سے کھانے کے متعلق دریافت کیا انھوں نے کہا کچھ ہے تو نہیں لیکن میں جاکر لے آتی ہوں۔ قیس اس روز دن بھر اپنے کھیت میں کام کرتے رہے تھے چنانچہ ان کی آنکھ لگ گئی، جب ان کی اہلیہ واپس آئیں تو دیکھا کہ قیس سو چکے ہیں۔ یہ دیکھ کر کہا افسوس ہے تمہارے لیے! چنانچہ قیس کچھ کھائے پیئے بغیر دوسرے دن بھی روزہ رہے ابھی آدھا دن بھی نہ گذرا تھا کہ انھیں غش آگیا، اس واقعہ کی خبر پیغمبر اکرمؐ کو دی گئی اس وقت یہ آیت نازل ہوئی: " احل لکم لیلۃ الصیام الرفث الی نسائکم ھن لباس لکم وانتم لباس لھن۔" تو اس وقت لوگ بہت خوش ہوئے " وکلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود"۔ ....

باب سیزدہم
آغاز روزہ کا وقت

روایات اہل بیتؑ :

۱ ــ محمدبن يعقوب، عن عدة من أصحابنا، عن أحمدبن محمد، عن علي بن الحكم، عن عاصم بن حميد، عن أبي بصير قال: سألت أبا عبدالله (ع) فقلت: متى يحرم الطعام والشراب على الصائم ويحل الصلاة صلاة الفجر؟ فقال: إذا اعترض الفجر وكان كالقبطية البيضاء فثم يحرم الطعام ويحل الصيام ويحل الصلاة صلاة الفجر (الحديث)[۱۰۳].

۱۔ ..... ابو بصیر کہتے ہیں میں نے امام جعفر صادقؑ سے سوال کیا: روزے دار پر کھانا پینا کب حرام ہوتا ہے اور نماز صبح کا وقت کب سے شروع ہوتا ہے؟ حضرتؑ نے جواب دیا: جب فجر افقی شکل میں نمودار اور سفید قبطی عورت کی مانند (واضح و روشن) ہوجائے اس وقت کھانا پینا حرام، روزہ شروع اور نماز صبح کا وقت ہوجائے گا۔

۲ ــ وأرسل الصدوق(ره) في الفقيه قال: وسُئل الصادق(ع) عن الخيط الأبيض من الخيط الأسود من الفجر، فقال: بياض النهار من سواد الليل[۱۰۴]. أقول ولعله إشارة الى ماروواه محمدبن يعقوب، عن علي بن ابراهيم، عن أبيه وعن محمدبن يحيى، عن أحمدبن محمد، جميعاً عن ابن أبي عمير، عن حماد، عن الحلبي، قال: سألت أباعبدالله (ع) عن الخيط الأبيض من الخيط الأسود، فقال: بياض النهار من سواد الليل (الحديث)[۱۰۵]. ونقله في البحار، عن العياشي، عن الحلبي مثله[۱۰۶].

۲۔ ..... امام صادقؑ سے سفید دھاگے کے کالے دھاگے سے جدا ہونے کے سلسلہ میں دریافت کیا گیا آپ نے فرمایا اس کا مطلب یہ ہے کہ دن کی سفیدی (روشنی) رات کی سیاہی (تاریکی) سے جدا ہوجائے ....

روایات اہل سنّت :

۱ ــ حدثنا أبوالقاسم بن منيع، حدثنا داود بن رشيد أبوالفضل الخوارزمي، حدثنا الوليدبن مسلم، عن الوليد بن سليمان، قال: سمعت ربيعة بن يزيد، قال: سمعت عبدالرحمن بن عائش صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم، يقول: الفجر فجران، فأما المستطيل في السماء فلا يمنعن السحور ولا تحل فيه الصلاة، وإذا اعترض فقد حرم الطعام فصلّ صلاة الغداة[۱۰۷].

۱۔ ..... ربیعہ بن یزید کہتے ہیں میں نے عبدالرحمٰن ابن عائش صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ سنا ہے: فجر دو طرح کی ہوتی ہے ایک آسمان میں عمودی و مستطیل شکل کی ہوتی ہے اس وقت نہ سحر کا کھانا حرام ہوتا ہے اور نہ نماز صبح کا وقت ہوتا ہے۔ لیکن جب افقی شکل میں فجر نمودار ہو جائے اس وقت کھانا پینا حرام اور نماز صبح کا وقت داخل ہو جاتا ہے۔

۲ ــ أخبرنا أبوعبدالله الحافظ بنيسابور، وأبوالحسن محمدبن يعقوب بن أحمد الفقيه بالطابران، قالا: أنبأ أبوالنضر محمدبن محمدبن يوسف الفقيه، حدثنا عثمان بن سعيد الدارمي، حدثنا عمرو بن عون الواسطي، حدثنا هشيم، عن حصين، عن الشعبي، عن عدي بن حاتم، قال: لما نزلت آية «كلوا واشربوا حتى يتبيَّن لكم الخيط الأبيض من الخيط الأسود من الفجر» عمدت الى عقالين: عقال أبيض، وعقال أسود، فجعلتها تحت وسادتي، فجعلت أقوم من الليل فأنظر فلا يتبيَّن لي، فلما أصبحت غدوت الى النبي (ص) فأخبرته، فضحك، فقال: إنْ كان وسادك لعريضاً إنما ذاك بياض النهار من سواد الليل[۱۰۸]. ورواه مسلم باختلاف يسير، عن ابن أبي شيبة، عن ابن ادريس، عن حصين، عن الشعبي مثله[۱۰۹]، وأخرجه البخاري، عن حجاج بن منهال، عن

هشيم مثله[۱۱۰]. وأخرج النسائي، عن علي بن حجر، عن جرير، عن مطرف، عن الشعبي نحوه[۱۱۱]. وأخرجه أبوداود، عن مسدد، عن حصين[۱۱۲]. وأخرجه الدارمي، عن أبي الوليد، عن شريك، عن حصين[۱۱۳].

۲۔ ..... عدی بن حاتم سے روایت ہے کہ جس وقت آیت کلوا واشربوا حتّیٰ یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر" نازل ہوئی تو میں نے دو عقال، ایک سفید دوسری سیاہ لی اور اسے تکیے کے نیچے رکھ دیا، رات میں اٹھ اٹھ کر میں اسے دیکھتا تھا، سفید عقال کالی عقال سے جدا ہوئی یا نہیں، لیکن اس میں کوئی تبدیلی نہ آئی، صبح کو میں نے پیغمبرؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر ماجرا بیان کیا، حضرتؐ نے ہنس کر فرمایا شاید تمہارا تکیہ بہت چوڑا تھا، اس (سفید دھاگے کے کالے دھاگے سے جدا ہونے) کا مطلب یہ ہے کہ دن کی روشنی رات کی تاریکی سے جدا ہو جائے .....

باب چہاردہم

وقتِ افطار

روایاتِ اہل بیتؑ:

۱ ــ محمدبن المفيد في (المقنعة) قال: حُدَّ دخول الليل مغيب قرص الشمس، وعلامة مغيب القرص عدم الحمرة من المشرق، فإذا عدمت الحمرة من المشرق سقط الخطر وحل الإفطار. وقد روي عن أبي عبدالله (ع) في حد دخول الليل ما ذكرناه بصفته ومعناه الذي قدمناه[۱۱۴].

۱۔ محمد بن مفید کتاب "مقنعہ" میں فرماتے ہیں: دخول شب کا مطلب سورج کی ٹکیہ کا غائب ہو جانا ہے اور سورج کی ٹکیہ کے غائب ہو جانے کی علامت یہ ہے کہ مشرق کی سرخی

معدوم ہوجائے چنانچہ جس وقت مشرق کی سرخی زائل ہوجائے کھانے پینے سے ممانعت ختم ہوجائے گی اور افطار کا وقت آجائے گا۔ دخول شب کی یہی تعریف امام صادق علیہ السلام نے بھی فرمائی ہے۔

۲ ــ قال الصدوق (ره) وقال الصادق (ع): إذا غابت الشمس، فقد حلَّ الإفطار ووجبت الصلاة[۱۱۵]. ونقله في البحار، عن الهداية مرسلاً عن الصادق (ع) مثله[۱۱۶]. وروى الفقيه، عن عمرو بن شمر، عن جابر، عن أبي جعفر (ع) نحوه[۱۱۷].

۲۔ صدوق کہتے ہیں، امام صادقؑ کا ارشاد ہے: جب سورج ڈوب جائے تو افطار جائز اور نماز واجب ہوجائے گی . . . . . .

روایات اہل سنّت:

۱ ــ أخبرنا أبوعبدالله الحافظ، حدثنا علي بن حمشاذ العدل، حدثنا بشر بن موسى، حدثنا الحميدي، حدثنا سفيان، حدثنا هشام بن عروة، أخبرني أبي، قال: سمعت عاصم بن عمر يحدث عن أبيه، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إذا أقبل الليل من ههنا، وأدبر النهار من ههنا، وغربت الشمس، فقد أفطر الصائم[۱۱۸]. ورواه الترمذي، عن هارون بن اسحاق الهمداني، عن عبده بن سليمان، عن هشام بن عروة مثله[۱۱۹]. ورواه مسلم، عن ابن يحيى، عن أبي معاوية وان نمير، عن أبي وأبي كريب، عن أبي أسامة، جميعاً عن هشام مثله[۱۲۰]. ورواه عبدالرزاق، عن ابن عيينه مثله[۱۲۱]. ورواه البخاري، عن الحميدي مثله[۱۲۲]. ورواه أبوداود، عن أحمد بن حنبل، عن وكيع، عن هشام (ح) وعن مسدد، عن عبدالله بن داوود، عن هشام مثله[۱۲۳].

۱۔ . . . . . عاصم بن عمر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ پیغمبر اسلام نے فرمایا: جب شب یہاں سے نمودار ہو اور دن یہاں سے رخصت ہو اور آفتاب ڈوب جائے اس وقت روزے دار افطار کرے گا . . . . . .

٢ ـ حدثنا أبومحمد عبدالله بن يوسف الأصبهاني، أنبأ أبوعبدالله محمدبن يعقوب الشيباني، حدثنا محمدبن عمرو الحرشي، حدثنا يحيى بن يحيى، أنبأ هشيم، عن أبي اسحاق الشيباني، عن عبدالله بن أبي أوفى، قال: كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر في شهر رمضان، فلما غابت الشمس، قال: يا فلان أنزل فاجدح لنا. قال يا رسول الله: إن عليك نهاراً. قال: انزل فاجدح لنا. فنزل فجدح له، فأتاه به، فشربه النبي صلى الله عليه وسلم، ثم قال بيده: إذا غابت الشمس من ههنا وجاء الليل من ههنا فقد أفطر الصائم[١٢٤]. ورواه مسلم، عن يحيى بن يحيى مثله[١٢٥]. وروى البخاري نحوه، عن اسحاق الواسطي، عن خالد، عن الشيباني وأخرجه عن مسدد، عن عبدالواحد، عن الشيباني[١٢٦]. وأخرجه أبوداود، كالبخاري في الثاني[١٢٧]. ورواه الحميدي، عن سفيان، عن الشيباني[١٢٨].

٢۔ ..... عبداللہ بن اوفی کہتے ہیں: ماہ رمضان میں ہم رسول اللہؐ کے ہم سفر تھے، جب آفتاب ڈوب گیا تو حضورؐ نے فرمایا: اے فلاں! اترو اور میرے لیے ستو گھول دو، اس شخص نے عرض کیا یارسول اللہ! ابھی تو دن باقی ہے، حضورؐ نے فرمایا: اترو اور ستو گھولو۔ اس شخص نے اتر کر گھول دیا، ستو پیغمبرؐ کی خدمت میں پیش کیا گیا، حضرتؐ نے ستو پینے کے بعد ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: جب یہاں سے سورج غائب ہو جائے اور یہاں سے شب نمودار ہو تو اس وقت روزے دار افطار کرے گا

. . . . . .

باب پانزدہم

فجر کے بعد کھانے پینے والا

رمضان میں روزہ کامل کرے گا اور قضاء رمضان کے روزے کو توڑ دے گا

روایات اہل بیتؑ :

۱ ــ عن محمد بن اسماعيل، عن الفضل بن شاذان، عن صفوان بن يحيى، عن اسحاق بن عمار قال: قلت لأبي ابراهيم (ع) يكون عليَّ اليوم واليومان من شهر رمضان فأتسحر مصبحاً؟ أفطر ذلك اليوم وأقضي مكان ذلك يوماً آخر أوأتم على صوم ذلك اليوم وأقضي يوماً آخر[۱۲۹].

۱۔ ..... اسحاق بن عمار کہتے ہیں، میں نے ابو ابراہیمؑ سے عرض کیا مجھ پر ماہ رمضان کے ایک دو دن کے روزے باقی ہیں لیکن میں نے صبح کو سحر کھایا ہے، ایسی صورت میں اپنے روزے کو توڑ دوں اور کسی اور دن قضا رکھوں یا اس روزہ کو مکمل کروں اور اس کے بدلے میں قضا بھی رکھوں؟ حضرتؑ نے جواب دیا، نہیں بلکہ تم اپنے روزہ کو توڑ دو کیونکہ تم نے صبح ہونے کے بعد کھایا ہے اور کسی اور دن قضا رکھو۔

۲ ــ محمد بن يعقوب، عن عدة من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن الحسين بن سعيد، عن القاسم بن محمد، عن علي بن أبي حمزة، عن أبي ابراهيم (ع) قال: سألته، عن رجل شرب بعد ماطلع الفجر وهو لايعلم في شهر رمضان؟ قال: يصوم يومه ذلك و يقضي يوماً آخر، وإنْ كان قضاء لرمضان في شوال أو غيره فشرب بعد الفجر فليفطر يومه ذلك و يقضي[۱۳۰].

۲۔ ..... ابو حمزہ کہتے ہیں میں نے ابو ابراہیمؑ سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جس نے طلوع فجر کے بعد پانی پیا تھا اور اسے یہ نہیں معلوم تھا کہ وہ ماہ رمضان میں ہے؟ حضرتؑ نے فرمایا اس دن روزہ پورا کرے گا اور اس کے بدلے ایک قضا، روزہ بھی رکھے گا، لیکن اگر وہ روزہ شوال وغیرہ میں قضاء رمضان کا ہو تو بعد از فجر پانی پینے کی صورت میں روزہ توڑ دے گا۔ اور بعد میں اس کی قضا کرے گا۔

روایات اہل سنت :

۱ ــ وحدثنا سعيد، حدثنا عمر بن عبدالواحد، من أهل دمشق، عن النعمان بن المنذر الغساني، عن مكحول، قال: سُئل أبوسعيد الخدري عن رجل تسحَّر وهو يرى أن عليه ليلاً وقد طلع الفجر؟ قال: إنْ كان شهر رمضان صامه وقضى يوماً مكانه، وإنْ كان من غير شهر رمضان فليأكل من آخره فقد أكل من أوله[۱۳۱].

۱ ــ ..... مکحول سے روایت ہے کہ ابوسعید خدری سے اس شخص کے متعلق دریافت کیا گیا جس نے یہ سمجھ کر سحر کھائی کہ ابھی شب باقی ہے حالانکہ فجر طلوع ہو چکی تھی؟ انھوں نے جواب دیا اگر ماہ رمضان ہو تو روزہ کو پورا کرے گا اور بعد میں کسی دن اس کی قضا بجالائے گا، لیکن اگر غیر ماہ رمضان ہو تو روزہ توڑ دے گا۔

۲ ــ أخبرنا أبونصر بن قتادة، أنبأ أبومنصور العباس بن الفضل النضروي، حدثنا أحمد بن نجدة، حدثنا سعيد بن منصور، حدثنا هشيم، قال: حدثنا خالد ومنصور، عن ابن سيرين، عن يحيى بن الجزار، قال: سُئل إبن مسعود عن رجل تسحَّر وهو يرى أن عليه ليلاً وقد طلع الفجر؟ فقال: من أكل من أول النهار فليأكل من آخره[۱۳۲]. أقول ولم أجد في الباب حديثاً عن النبي (ص) من طرق أهل السنة.

۲ ــ ..... یحییٰ بن جزار کہتے ہیں، ابن مسعود سے اس شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جس نے طلوع فجر کے بعد رات سمجھتے ہوئے سحری کھائی تھی؟ انھوں نے کہا جس شخص نے دن کے ابتدائی حصہ میں کھالیا وہ آخری حصہ میں بھی کھا سکتا ہے (یعنی روزہ توڑ دے گا)

اقول: مجھے اس باب میں برادران اہل سنت کے یہاں پیغمبر اسلامؐ سے کوئی روایت نہیں ملی۔

باب شانزدہم

صبح ہونے تک کھانا پینا جائز ہے۔

روایات اہل بیتؑ :

۱ ــ محمدبن الحسن بإسناده عن محمدبن علي بن محبوب، عن أحمد البرقي، عن جعفربن المثنى، عن اسحاق بن عمار، قال: قلت لأبي عبدالله (ع) آكل في شهر رمضان بالليل حتى أشك، قال: كل حتى لا تشك[۱۳۳].

۱ــ ..... اسحاق بن عمار سے روایت ہے کہ انھوں نے امام صادقؑ کی خدمت میں عرض کیا کہ میں ماہ رمضان میں شب میں کھاتا ہوں یہاں تک کہ مجھے (طلوع فجر کا) شک ہونے لگتا ہے، حضرتؑ نے فرمایا: کھاؤ، یہاں تک کہ (طلوع فجر کا) یقین ہو جائے۔

روایات اہل سنّت :

۱ ــ أخبرنا أبوعبدالله الحافظ وأبوسعيد بن أبي عمر، قالا: حدثنا أبوالعباس محمدبن يعقوب، حدثنا اسيد بن عاصم، حدثنا الحسين بن حفص، عن سفيان، حدثني الأعمش والحسن بن عبيدالله، عن أبي الضحى أن رجلاً قال لإبن عباس: متى أدع السحور؟ فقال رجل: إذا شككت. فقال ابن عباس: كل ما شككت حتى يتبيَّن لك. ونحوه بسند آخر عن ابن عباس. وقال البيهقي: إنه روي في هذا الباب عن أبي بكر وعمر وابن عمر[۱۳۴]. وأخرج عبدالرزاق في هذا المعنى، عن معمر، عن أنس، عن أبي بكر وعن وهب بن نافع، عن عكرمة، عن ابن عباس، عن ابن عيينة، عن الحسن بن عبيدالله، عن مسلم بن صبيح[۱۳۵]. أقول ولم أجد في الباب حديثاً عن النبي (ص) من طرق أهل السنة.

۱ــ ..... ابوالضحیٰ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ابن عباس سے کہا: سحر کھانا کب چھوڑ دوں؟ کسی شخص نے جواب دیا جب تمھیں (طلوع فجر کا) شک ہو جائے، ابن عباس نے: جب تک شک رہے کھا سکتے ہو یہاں تک کہ (طلوع فجر کا) یقین

ہو جائے .....

باب ہفدہم

ماہ رمضان میں عمداً افطار کرنے والے کا کفارہ

روایات اہل بیتؑ :

۱ ــ محمدبن يعقوب، عن عدة من أصحابنا، عن أحمد بن محمدبن عيسى، عن الحسن بن محبوب، عن عبدالله بن سنان، عن أبي عبدالله (ع) في رجل أفطر في شهر رمضان متعمداً يوماً واحداً من غير عذر، قال: يعتق نسمة، أويصوم شهرين متتابعين، أويطعم ستين مسكيناً، فإنْ لم يقدر تصدَّق بما يطيق. ورواه الصدوق بإسناده عن الحسن بن محبوب. ورواه الشيخ بإسناده عن محمد بن علي بن محبوب، عن العباس، عن أبي المغيرة (أبي المعزى)، عن عبدالله بن سنان مثله[۱۳۶].

۱ ..... عبداللہ بن سنان اس شخص کے بارے میں جس نے ایک دن ماہ رمضان میں بلا عذر جان بوجھ کر عمداً روزہ افطار کر لیا تھا، امام صادقؑ کا یہ قول نقل کرتے ہیں: ایک غلام آزاد کرے گا یا دو ماہ پے در پے روزہ رکھے گا یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے گا اور اگر یہ ممکن نہ ہو سکا تو حسب استطاعت صدقہ کرے گا .....

روایات اہل سنت :

۱ ــ حدثنا الحسين بن اسماعيل، حدثنا عبدالله بن شبيب، حدثنا ابن أبي أويس، حدثني أبي، عن أبي بكر بن اسماعيل بن

محمدبن سعد (ح) وحدثنا أبوبكر النيسابوري وعلي بن محمدبن عبيد، قالا: حدثنا محمدبن اسحاق، حدثنا محمدبن عمر، حدثنا أبوبكر بن اسماعيل، عن أبيه، عن عامربن سعد، عن أبيه أنه قال: جاء رجل الى النبي (ص)، فقال أفطرت يوماً من شهر رمضان متعمداً، فقال (ص): اعتق رقبة أوصم شهرين متتابعين أو أطعم ستين مسكيناً[١٣٧]. أقول ومرَّ في الفصل الرابع باب عدم جواز المواقعة للصائم ماينفع في هذا الباب بكلا طريقيه●

١- ..... عامر بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں: ایک شخص نے پیغمبر کی خدمت آکر کہا: میں نے ایک دن ماہ رمضان میں عمداً افطار کیا ہے۔ حضرت نے فرمایا: ایک غلام آزاد کرو یا دو ماہ پے در پے روزے رکھو یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔ .....

حواشی

١ ــ الوسائل ج ٧، ص ١٨٢. الإستبصار ج ٢، ص ٦٣.
٢ ــ الكافي ج ٤، ص ٧٧.
٣ ــ الفقيه ج ٢، ص ٧٦.
٤ ــ الوسائل ج ٧، ص ١٨٦.
٥ ــ الكافي ج ٤، ص ٧٦.
٦ ــ الوسائل ج ٧، ص ١٨٦.
٧ ــ البيهقي ج ٤، ص ٢٠٤.
٨ ــ مسلم ج ٣، ص ١٢٢.
٩ ــ البخاري ج ٣، ص ٣١، ٣٣.

١٠ ــ ابن ماجة ج ١، ص ٥٢٩.
١١ ــ النسائي ح ٤، ص ١٣٤.
١٢ ــ النسائي ح ٤، ص ١٣٤.
١٣ ــ موطأ مالك بشرح الحوالك ج ١، ص ٢٦٩. وليس في الأول ذكر رمضان.
١٤ ــ الدارمي ج ٢، ص ٣.
١٥ ــ البيهقي ج ٤، ص ٢٠٥.
١٦ ــ مصنف عبدالرزاق ج ٤، ص ١٥٦. وفيه زيادة (للناس) بعد مواقيت.
١٧ ــ النسائي ج ٤، ص ١٣٣. وليس فيه ذكر الأهلة.
١٨ ــ المستدرك ج ١، ص ٤٢٣.
١٩ ــ مجمع الزوائد ج ٣، ص ١٤٥.
٢٠ ــ البيهقي ج ٤، ص ٢٠٤.
٢١ ــ مسلم ج ٣، ص ١٢٢.
٢٢ ــ الدارقطني ج ٢، ص ١٦١.
٢٣ ــ الدارمي ج ٢، ص ٤.
٢٤ ــ الوسائل ج ٧، ص ٢٠٧. ونحوه في الكافي ج ٤، ص ٧٧.
٢٥ ــ الوسائل ج ٧، ص ٢٠٨، الكافي ج ٤، ص ٧٦.
٢٦ ــ الفقيه ج ٢. ص ٧٧.
٢٧ ــ الوسائل ج ٧، ص ٢١١.
٢٨ ــ البيهقي ح ٤، ص ٢٤٧. وأبوداوود ج ٢، ص ٣٠١.
٢٩ ــ الدارقطني ج ٢، ص ١٦٧.
٣٠ ــ البيهقي ج ٤، ص ٢٤٨.
٣١ ــ مصنف عبدالرزاق ج ٤، ص ١٦٢. وفيه اختلاف في اللفظ يسير ونقيصة صدره (ان الأهلة) وبدل (أول النهار) نهاراً.
٣٢ ــ الدارقطني ج ٢، ص ١٦٧ و ١٦٩.
٣٣ ــ الوسائل ج ٧، ص ١٨٩.
٣٤ ــ الوسائل ج ٧، ص ١٩٠ ــ الإستبصار ج ٢، ص ٦٣.
٣٥، ٣٦، ٣٧ ــ الوسائل ج ٧، ص ١٩٠ ــ الإستبصار ج ٢، ص ٦٢ و ٦٣ ــ والبحار ج ٩٣، ط،ح ص ٣٠٠.
٣٨ ــ البيهقي ج ٧، ص ٢٠٥.
٣٩ ــ مسلم ج ٣ ص ١٢٢.
٤٠ ــ النسائي ج ٤، ص ١٣٨، ١٣٩.

٤١ ــ البيهقي ح ٤، ص ٢٠٥.
٤٢ ــ مسلم ج ٣، ص ١٢٣.
٤٣ ــ راجع باب الصوم والإفطار بالرؤية.
٤٤ ــ البيهقي ج ٤، ص ٢٠٥.
٤٥ ــ البخاري ج ٣، ص ٣٣.
٤٦ ــ النسائي ج ٤، ص ١٣٩ بزيادة: ويكون ثلاثين.
٤٧ ــ أبوداوود ج ٢، ص ٢٩٧.
٤٨ ــ الوسائل ج ٧، ص ١٨٩ ــ الإستبصار ج ٢، ص ٦٢.
٤٩ ــ الوسائل ج ٧، ص ١٩٢.
٥٠ ــ الوسائل ج ٧، ص ١٩١.
٥١ ــ البيهقي ح ٤، ص ٢٠٥.
٥٢ ــ مسلم ج ٣، ص ١٢٤.
٥٣ ــ مصنف عبدالرزاق ح ٤، ص ١٥٦.
٥٤ ــ البخاري ح ٣، ص ٣٣.
٥٥ ــ النسائي ج ٤، ص ١٣٣.
٥٦ ــ النسائي ح ٤، ص ١٣٥. وفي الثاني زيادة.
٥٧ ــ الدارقطني ح ٢، ص ١٦٢.
٥٨ ــ منحة المعبود ج ١، ص ١٨٢. وفي الأخير اختلاف في اللفظ وزيادة في آخره.
٥٩ ــ الدارمي ح ٢، ص ٣. وفيه زيادة في آخره واختلاف في اللفظ.
٦٠ ــ البيهقي ح ٤، ص ٢٠٦.
٦١ ــ ابن ماجة ح ١، ص ٥٣٠.
٦٢ ــ النسائي ج ٤، ص ١٣٣.
٦٣ ــ مجمع الروائد، ج ٣ ص ١٤٥.
٦٤ ــ البيهقي ج ٤، ص ٢٠٦ ــ ومنحة المعبود ج ١، ص ١٨٢.
٦٥ ــ مسلم ح ٣، ص ١٢٧.
٦٦ ــ الدارقطني ج ٢، ص ١٦٢ وبسند آخر ص ١٧١.
٦٧ ــ الوسائل ج ٧، ص ٢٠١ ــ الإستبصار ج ٢، ص ٧٣.
٦٨ ــ الوسائل ج ٧، ص ٢٠٣.
٦٩ ــ البيهقي ج ٤، ص ٢١٣.
٧٠ ــ البيهقي ج ٤، ص ٢١٣.
٧١ ــ الوسائل ج ٧، ص ٢٠٢ ــ الإستبصار ج ٢، ص ٧٣.
٧٢ ــ البيهقي ج ٤، ص ٢١٣.

٧٣ ــ الوسائل ج ٧، ص ٢٠٢، ــ الكافي ج ٤، ص ٧٨.
٧٤ ــ الوسائل ج ٧، ص ٢٠٢ ــ والإستبصار ج ٢، ص ٧٤.
٧٥ ــ البيهقي ج ٤، ص ٢١٣.
٧٦ ــ الوسائل ج ٧، ص ٢١٤.
٧٧ ــ البيهقي ج ٤، ص ٢٥١.
٧٨ ــ مصنف عبدالرزاق ج ٤، ص ١٥٧. وفيه: صمنا مع علي.
٧٩ ــ الوسائل ج ٤، ص ٤.
٨٠ ــ الوسائل ج ٧، ص ٦.
٨١ ــ البيهقي ج ٤، ص ٢٠٣.
٨٢ ــ البيهقي ج ٤، ص ٢٠٣.
٨٣ ــ الترمذي ج ٣، ص ١١١.
٨٤ ــ الدارقطني ج ٢، ص ١٧٥.
٨٥ ــ الوسائل ج ٤، ص ٧.
٨٦ ــ البيهقي ج ٤، ص ٢٠٤.
٨٧ ــ الوسائل ح ٧، ص ١٠ ــ والإستبصار ج ٢، ص ١٢٠ و١٢٢.
٨٨ ــ الوسائل ج ٧، ص ١٠ ــ والكافي ج ٤، ص ١٢٢.
٨٩ ــ البيهقي ج ٤، ص ٢٧٦. وقد روى البيهقي هذا الحديث مع اختلاف في بعض ألفاظه وزيادات بأربعة أسانيد ج ٤، ص ٢٧٦ و٢٧٧ وبإسنادين آخرين ص ٢٧٨ و ٢٧٩ مع اختلاف في المعنى، حيث فيها تخيير بين قضاء الصوم التطوعي وعدم قضائه. والترمذي ج ٣، ص ١٠٩.
٩٠ ــ ابوداوود ج ٢، ص ٣٢٩.
٩١ ــ الدارقطني ج ٢، ص ١٧٥ و ١٧٤.
٩٢ ــ البيهقي ج ٤، ص ٢٧٤. ورواه مع اختلاف في المعنى بأسانيد متعددة ص ٢٧٥.
٩٣ ــ الترمذي ح ٣، ص ١١١.
٩٤ ــ مسلم ج ٣، ١٥٩.
٩٥ ــ مصنف عبدالرزاق ج ٤، ص ٢٧٧.
٩٦ ــ النسائي ج ٤، ص ١٩٣ و ١٩٤ و ١٩٥.
٩٧ ــ الوسائل ج ٧، ص ٧٩ ــ الكافي ج ٤، ص ٩٨ ــ والبحار ج ٩٣، ط ح، ص ٢٦٩.

٩٨ ــ الفقيه ج ٢، ص ٨١.
٩٩ ــ البيهقي ج ٤، ص ٢٠١.
١٠٠ ــ البخاري ج ٣، ص ٣٤.
١٠١ ــ سنن أبي داوود ج ٢، ص ٢٩٥.
١٠٢ ــ الدارمي ج ٢، ص ٥.
١٠٣ ــ الوسائل ح ٧، ص ٧٩ ــ الكافي ج ٤، ص ٩٩.
١٠٤ ــ من لايحضره الفقيه ج ٢، ص ٨٢ ــ الوسائل ج ٧، ص ٨٠ ــ والبحارج ٩٣، ط ح، ص ٢٧١.
١٠٥ ــ الوسائل ج ٧، ص ٧٨ ــ الكافي ج ٤، ص ٩٨.
١٠٦ ــ من لايحضره الفقيه ج ٢، ص ٨٢ ــ الوسائل ج ٧، ص ٨٠ ــ والبحار ٩٣، ط. ح، ص ٢٧١.
١٠٧ ــ الدارقطني ج ٢، ص ١٦٥.
١٠٨ ــ البيهقي ج ٤، ص ٢١٥.
١٠٩ ــ مسلم ج ٣، ص ١٢٨.
١١٠ ــ البخاري ج ٣، ص ٣٥.
١١١ ــ النسائي ج ٤، ص ١٤٨. وليس فيه سوى أن عُدياً سأل النبي (ص) عن الآية فأجابه: سواد الليل وبياض النهار.
١١٢ ــ أبوداوود ج ٢، ص ٣٠٤.
١١٣ ــ الدارمي ج ٢، ص ٥.
١١٤ ــ الوسائل ج ٧، ص ٩٠.
١١٥ ــ الوسائل ج ٧، ص ٩٠ ــ والبحار ٩٣، ط ح، ص ٣١١.
١١٦ ــ نفس المصدر السابق.
١١٧ ــ الفقيه ج ٢، ص ٨١ وفيه (إذا غاب القرص أفطر الصائم ودخل وقت الصلاة).
١١٨ ــ البيهقي ح ٤، ص ٢١٦.
١١٩ ــ الترمذى ج ٣، ص ٨١.
١٢٠ ــ مسلم ج ٣، ص ١٣٢ وليس في لفظ الحديث (من هيهنا).
١٢١ ــ مصنف عبدالرزاق ج ٤، ص ٢٢٧، وليس في لفظ الحديث (من هيهنا).
١٢٢ ــ البخاري ج ٣، ص ٤٤.

١٢٣ ــ أبوداوود ج ٢، ص ٣٠٤. وفيه أن الشطر الأخير (وغربت..الخ) زيادة مسدد. وبدل (أقبل وأدبر) (جاء).
١٢٤ ــ البيهقي ج ٤، ص ٢١٦.
١٢٥ ــ مسلم ج ٣، ص ١٣٢.
١٢٦ ــ البخاري ج ٣، ص ٤٤ و ٤٥ وليس في الثاني (إذا غابت الشمس).
١٢٧ ــ أبوداوود ج ٢، ص ٣٠٥ وفيه (يا بلال) بدل (يا فلان) وفيه تكرار الأمر ثلاث مرات لأنّ بلال أجابه في المرة الأولى: لو أمسيت، وفي الثانية كما هو الموجود. وليس فيه (إذا غابت الشمس).
١٢٨ ــ مسند الحميدي ج ٢، ص ٣١٢ وليس فيه ذكر الشمس.
١٢٩ ــ الوسائل ج ٧، ص ٨٣ ــ الكافي ج ٤، ص ٩٧، ولكن سند الحديث عنده يبتدئ بـ «صفوان بن يحيى».
١٣٠ ــ الوسائل ج ٧، ص ٨٢ و ٨٣ ــ الكافي ج ٤، ص ٩٧.
١٣١ ــ البيهقي ج ٤، ص ٢١٦.
١٣٢ ــ البيهقي ج ٤، ص ٢١٦.
١٣٣ ــ الوسائل ج ٧، ص ٨٦.
١٣٤ ــ البيهقي ج ٤، ص ٢٢١.
١٣٥ ــ عبدالرزاق ج ٤، ص ١٧٢.
١٣٦ ــ الوسائل ج ٧، ص ٢٨ ــ والكافي ج ٤، ص ١٠١ ــ والفقيه ح ٢، ص ٧٢ ــ والإستبصار ح ٢، ص ٩٦.
١٣٧ ــ الدارقطني ج ٢، ص ٢٠٨.

فصل چہارم

ان چیزوں کے بارے میں جن سے اجتناب واجب ہے اور جن سے اجتناب واجب نہیں ہے

اس میں بارہ باب ہیں :

ا۔ روزے دار کے لیے مضمضہ و استنشاق جائز ہے۔

ب۔ روزے دار کے لیے حجامت جائز ہے۔

ج۔ روزے دار کے لیے سرمہ لگانا جائز ہے۔

د۔ روزے دار کے لیے مسواک کرنا جائز ہے۔

ہ۔ روزے دار کے لیے جماع حرام ہے اور اس کا کفارہ

و۔ روزے دار کے لیے بیوی کو چھونا جائز ہے بشرطیکہ انزال نہ ہو۔

ز۔ روزے دار کے لیے بیوی کی زبان چوسنا جائز ہے۔

ح۔ روزے دار کے لیے عمداً قے کرنا جائز نہیں لیکن اگر قے پر قابو پائے تو روزہ باطل نہ ہوگا۔

ط۔ بھولے سے کھانے پینے سے روزہ باطل نہیں ہوتا۔

ی۔ روزے دار کے لیے سر پر پانی ڈالنا جائز ہے۔

ک۔ روزے دار کے لیے ہانڈی چکھنا جائز ہے۔

ل۔ احتلام سے روزہ باطل نہیں ہوتا۔

روزے دار کے لیے مضمضہ اور استنشاق جائز ہے

روایات اہل بیتؑ:

۱ ــ وبالإسناد ــ محمد بن يعقوب، عن علي بن ابراهيم، عن أبيه، عن إبن أبي عمير ــ عن حماد، عمن ذكره، عن أبي عبدالله (ع) في الصائم يتمضمض ويستنشق، قال: نعم، ولكن لايبالغ[1].

۱..... امام صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ روزے دار مضمضہ و استنشاق کرسکتا ہے لیکن اس حد تک نہیں کہ پانی حلق تک پہنچ جائے۔

۲ ــ وعنه ــ محمد بن الحسن ــ عن أحمد بن الحسن، عن عمرو بن سعيد، عن مصدق بن صدقة، عن عمار الساباطي، قال: سألت أبا عبدالله(ع) عن الرجل يتمضمض، فيدخل في حلقه الماء وهو صائم، قال: ليس عليه شيء إذا لم يتعمد ذلك .... (الحديث)[2].

۲..... عمار ساباطی کہتے ہیں، میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جس نے حالت روزہ میں استنشاق کیا یہاں تک کہ پانی اس کے حلق میں پہنچ گیا، حضرتؑ نے فرمایا: اگر اس نے عمداً ایسا نہ کیا ہو تو کوئی حرج نہیں.....

روایات اہل سنّت:

۱ ــ أخبرنا أبوالحسين علي بن محمد بن عبدالله بن بشران العدل ببغداد، أنبأ أبوالحسن علي بن محمد البصري، حدثنا عبدالله بن محمد بن أبي مريم، حدثنا محمد بن يوسف، حدثنا سفيان، عن اسماعيل بن كثير، عن عاصم بن لقيط بن صبرة، عن أبيه قال: قال لي رسول

الله (ص): خلل أصابعك وأسبغ الوضوء، وإذا آستنشقت فبالغ إلاّ أن تكون صائماً[۳]. ورواه الترمذي، عن عبدالوهاب بن عبدالحكم البغدادي وأبوعمار، جميعاً عن يحيى بن سليم، عن اسماعيل بن كثير مثله.[۴] ورواه أبوداود، عن قتيبة، عن يحيى، كالترمذي.[۵]

..... لقیط بن صبرہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے ان سے کہا: اپنی انگلیوں سے دانتوں کو صاف اور کامل وضو کرو اور جب استنشاق کرو تو اسے حلق تک پہنچاؤ مگر یہ کہ روزے سے ہو.....

۲ ــ أخبرنا أبوالحسن علي بن أحمد بن عبدان، أنبأ أحمد بن عبيد، حدثنا أحمد بن ابراهيم بن ملحان، حدثنا يحيى بن بكير، حدثنا الليث، عن بكير، عن عبدالملك بن سعيد الأنصاري، عن جابر بن عبدالله، عن عمر بن الخطاب(رض) عنه، قال: هششت يوماً فقبلت وأنا صائم فأتيت رسول الله(ص) فقلت، صنعتُ اليوم أمراً عظيماً، قبّلت وأنا صائم، فقال رسول الله(ص): أرأيت لوتمضمضت بالماء وأنت صائم، فقلت: لابأس بذلك، فقال رسول الله(ص): ففيم.[۶] ورواه الحاكم عن أبي عبدالرحمن، عن أبي حاتم وابراهيم بن نصر، عن أبي الوليد الطيالسي، عن الليث مثله.[۷] ورواه أبوداود، عن أحمد بن يونس وعيسى بن حماد، عن الليث مثله.[۸] ورواه الدارمي، عن أبي الوليد الطيالسي، عن الليث.[۹]

۲۔ ..... عمر ابن خطاب کا بیان ہے کہ ایک دن میں نے عالم نشاط میں بوسہ لے لیا حالانکہ میں روزے سے تھا، چنانچہ میں نے رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا آج مجھ سے امر عظیم سرزد ہوا ہے، میں نے حالت روزہ میں بوسہ لے لیا ہے۔ حضرتؐ نے فرمایا، تمہارا کیا خیال ہے اگر کوئی شخص حالت روزہ میں پانی سے مضمضہ کرے، میں نے کہا: اس میں کوئی قباحت نہیں، حضرتؐ نے فرمایا تو پھر اس میں کیا قباحت ہے.....

؟ ----------

روزے دار کے لئے حجامت (فصد کھلوانا) جائز ہے۔

روایات اہل بیتؑ:

أ ـ ماورد من طريق أهل البيت(ع):

۱ ـ محمد بن يعقوب، عن محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد وعن علي بن ابراهيم، عن أبيه، جميعاً عن ابن أبي عمير، عن حماد، عن الحلبي، عن أبي عبدالله(ع)، قال: سألته عن الصائم: أيحتجم؟ فقال: إني أتخوف عليه أما يتخوف (به) على نفسه. قلت: ماذا يتخوف عليه؟ قال: الغشيان (الغشي به) أو (أنْ) تثوربه مرة. قلت: أرأيت إنْ قويَ على ذلك، ولم يخش شيئاً؟ قال: نعم إن شاء. ونقله في الإستبصار عن الكافي.[۱۰] ورواه الصدوق بسنده، عن الحلبي مثله[۱۱].

۱..... حلبی امام صادقؑ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سے روزے دار کے سلسلے میں دریافت کیا کہ کیا اس کے لیے فصد کھلوانا جائز ہے؟ حضرت نے فرمایا: مجھے اس کے سلسلہ میں خوف ہے کیا وہ خود اپنے سلسلہ میں نہیں ڈرتا؟ میں نے دریافت کیا خوف کس چیز کا؟ آپ نے فرمایا بے ہوشی یا صفر کے غلبہ کا خوف، میں نے کہا اگر اس میں برداشت کی قوت موجود ہو اور کسی چیز کا ڈر نہ ہو تو اس صورت میں آپ کا کیا حکم ہے؟ حضرت نے فرمایا ایسی صورت میں اگر وہ چاہے تو کوئی حرج نہیں.....

۲ ـ عن جعفر بن نعيم بن شاذان، عن عمه محمد بن شاذان، عن الفضل بن شاذان، عن الرضا(ع)، عن أبيه(ع)، عن آبائه(ع)، عن علي(ع): إنَّ رسول الله(ص) إحتجم وهو صائم محرم.[۱۲]

۲..... فضل بن شاذان کا بیان ہے کہ امام رضاؑ اپنے آباء واجداد کے واسطے سے حضرت علیؑ سے روایت فرمایا ہے کہ رسول اللہ نے فصد کھلوایا جبکہ آپ حالت احرام میں اور روزے سے تھے

۳ ـ وعنه ـ محمد بن الحسن ـ عن حماد بن عيسى، عن عبدالله بن ميمون، عن أبي عبدالله، عن أبيه(ع) قال: ثلاثة لايُفطِرْنَ

الصائم: القيء والإحتلام والحجامة، وقد آحتجم النبي(ص) وهو صائم، وكان لايرى بأساً بالكحل للصائم[۱۳]. أقول: وذيل هذا الحديث ينفع في الباب الآتي.

۳۔ ..... امام صادقؑ نے امام باقرؑ سے روایت فرمایا ہے کہ تین چیزیں روزے کو باطل نہیں کرتیں: قے، احتلام اور فصد۔ خود پیغمبر اسلام نے حالت روزہ میں فصد کھلوایا، آپ روزے دار کے لئے سرمہ لگانے میں بھی قباحت نہیں جانتے تھے.....

٤ ــ وفي معاني الأخبار عن أحمد بن الحسن القطان، عن أحمد بن يحيى بن زكريا، عن بكر بن عبدالله بن حبيب، عن تميم بن بهلول، عن أبي معاويه، عن سليمان بن مهران، عن عباية بن ربعي (في حديث) قال: سألت ابن عباس عن معنى قول النبي(ص) حين رأي من يحتجم في شهر رمضان: أفطر الحاجم والمحجوم؟ فقال: إنما أفطرا لأنهما تسابا وكذبا في سبها على النبي(ص) لالحجامة. ونقله في البحار عن معاني الأخبار بالسند المتقدم ذكره.[۱٤]

۴۔ ..... عبایہ بن ربعی ایک حدیث میں کہتے ہیں: میں نے ابن عباس سے پیغمبرؐ کے اس قول کا مطلب دریافت کیا جسے آپ نے ایک شخص کو حالت روزہ میں فصد کھلواتے دیکھ کر فرمایا تھا "فصد کھولنے والے اور فصد کھلوانے والے دونوں کا روزہ باطل ہوگیا"؟ ابن عباس نے کہا ان کے روزے کے باطل ہونے کا سبب فصد نہیں تھا بلکہ سبب یہ تھا کہ وہ پیغمبرؐ پر سب کر رہے تھے اور آپ کی جانب جھوٹی نسبتیں دے رہے تھے .....

روایات اہل سنت:

۱ ــ أخبرنا أبو محمد جناح بن نذير بن جناح القاضي بالكوفة، أنبأ أبو جعفر محمد بن علي بن دحيم، حدثنا أحمد بن حازم بن أبي سعيد، قال: قال رسول الله (ص): لايفطر من قاء ولا من آحتجم، ولا من احتلم.[۱۵] ورواه الترمذي، عن محمد بن عبيد المحاربي، عن عبدالرحمن بن زيد مثله (مع اختلاف في الألفاظ).[۱۶] ورواه عبدالرزاق، عن معمر والثوري، عن زيد بن أسلم، عن رجل من

أصحابه، عن صحابي ذكره معمر، عن النبي (ص).[۱۷] ورواه أبو داود، عن محمد بن كثير، عن سفيان مثل عبدالرزاق.[۱۸] ورواه الدارقطني، عن أحمد بن محمد، عن محمد بن ماهان، عن شعيب بن حرب، عن هشام بن سعد، عن زيد، وفيه لفظ: ثلاثة لايفطرن الصائم، وذكرها.[۱۹] وبهذا اللفظ أخرج البزار، عن عبدالرحمن بن عيسى بن ساسان، عن محمد بن عبدالعزيز، عن هشام، عن عروة، عن عطاء بن يسار، عن ابن عباس.[۲۰]

۱۔ ..... ابوسعید سے روایت ہے کہ پیغمبرؐ نے فرمایا: قے کرنے والے، قصد کھلوانے والے اور محتلم کا روزہ باطل نہ ہوگا.....

۲ ــ أخبرنا أبو عبدالله الحافظ، حدثنا أبوالعباس محمد بن يعقوب، حدثنا الحسن بن علي بن عفان، حدثنا أبو داود الحفري، عن سفيان، عن عبدالرحمن بن عابس، عن عبدالرحمن بن أبي ليلى، عن رجل من أصحاب محمد (ص) قال: نهى رسول الله(ص) عن المواصلة والحجامة للصائم، إبقاءً على أصحابه، ولم يحرمها... (الحديث).[۲۱] ورواه عبدالرزاق، عن سفيان الثوري مثله.[۲۲]

۲۔ ..... عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ پیغمبرؐ کے ایک ساتھی سے نقل کرتے ہیں کہ: پیغمبرؐ اسلام نے اپنے اصحاب کی سلامتی کی خاطر مواصلت (روزہ بلا افطار) اور قصد سے منع کیا ہے لیکن اسے حرام نہیں کیا ہے۔

۳ ــ أخبرنا أبوالحسن علي بن محمد بن عبدالله بن بشران، أنبأ أبوالحسن علي بن محمد المصري، حدثنا ابن أبي مريم، حدثنا الفريابي، حدثنا سفيان، عن يزيد (يعني إبن أبي زياد)، عن مقسم، عن ابن عباس، قال: إحتجم رسول الله(ص) بين مكة والمدينة وهو صائم محرم.[۲۳] وروى الترمذي نحوه، عن بشر بن هلال، عن عبدالوارث بن سعيد، عن أيوب، عن عكرمة، عن ابن عباس. وروى متن الحديث،

عن أحمد بن منيع، عن عبدالله بن ادريس، عن يزيد مثله...[۲۴] ورواه عبدالرزاق، عن سفيان مثله، وروى نحوه بعدة طرق.[۲۵] وأخرجه ابن ماجة عن علي بن محمد، عن محمد بن فضيل، عن يزيد مثله.[۲۶] وروى أبو داود نحوه، عن أبي معمر، عن عبدالوارث، عن أيوب مثل الترمذي، وعن حفص، عن شعبة، عن يزيد نحوه.

۳۔ ..... ابن عباس کہتے ہیں: رسول اللہ صلعم نے مکہ و مدینہ کے درمیان فصد کھلوائی حالانکہ آپ حالت احرام میں اور روزے سے تھے .....

٤ ــ أخبرنا أبوعبدالله اسحاق بن محمد بن يوسف السوسي، حدثنا أبوالعباس محمد بن يعقوب، حدثنا محمد بن عوف، حدثنا أبوالمغيرة، أنبأ الأوزاعي (ح وأخبرنا) أبو عبدالله الحافظ وأبو عبدالله السوسي، حدثنا أبوالعباس، أنبأ العباس بن الوليد بن مزيد، أنبأ أبو سمعة الأوزاعي، حدثني يحيى بن أبي كثير، حدثني أبوقلابة الجرمي، حدثني أبو أسماء الرحبي، حدثني ثوبان مولى رسول الله(ص)، قال: خرجت مع رسول الله(ص) في ثماني عشرة ليلة خلت من رمضان، فإذا رجل يحتجم بالبقيع، فقال رسول الله(ص): افطر الحاجم والمحجوم.[۲۷] ورواه الترمذي مستقلاً عن محمد بن يحيى ومحمد بن رافع ومحمود بن غيلان ويحيى بن موسى، جميعاً عن عبدالرزاق، عن معمر، عن يحيى بن أبي كثير، عن ابراهيم بن عبدالله، عن السائب، عن ابن خديج، عن النبي(ص).[۲۸] وأخرج عبدالرزاق، حديث: «أفطر الحاجم والمحجوم» عن كثير من الطرق، عن شداد بن أوس، وعن ثوبان، وعن رافع بن خديج، وعن علي (مقطوعاً) وعن أبي هريرة.[۲۹] وأخرجه ابن ماجة، عن أحمد بن يوسف، عن عبيدالله، عن شيبان، عن يحيى مثله. ورواه بإسناده عن أبي قلابة، عن شداد مثله وبسند آخر، عن أبي هريرة مثله.[۳۰] وأخرجه الحاكم، عن محمد بن يعقوب، عن العباس بن الوليد

مثله. وأخرج نحوه بإسناده، عن أحمد بن حنبل، عن أبي، عن ابن شيبان، وأيضاً نحوه بأسانيد متعددة، عن عبدالرزاق وأخرى عن شداد بن أوس وابن عباس وثوبان وأبي موسى.[۳۱] وأخرج أبوداود ذيل الحديث، عن أحمد بن حنبل، عن حسن بن موسى، عن شيبان، عن يحيى، عن أبي قلابة، عن شداد بن أوس، وأيضاً بهذا السند، عن أبي قلابة، عن أبي أسماء، عن ثوبان وعن مسدد، عن يحيى، عن هشام، عن أبي قلابة مثله، وبأسانيد أخرى أيضاً.[۳۲] وأخرج أبو داود الطيالسي ذيل الحديث، عن هشام، عن يحيى (كأبي داود في الثاني) وأيضاً روى الحديث باختلاف يسير، عن شعبة، عن عاصم، عن أبي قلابة، عن أبي الأعمش، عن شداد.[۳۳] وأخرج الدارمي نحوه، عن وهب بن جرير، عن هشام كالطيالسي، وعن يزيد بن هارون، عن عاصم، عن عبدالله بن يزيد، عن أبي الأشعث الصنعاني، عن أبي أسماء، عن شداد.[۳۴] وأخرج البزار ذيل الحديث بأسانيد متعددة.[۳۵]

۴- ..... ثوبان کا بیان ہے: میں ماہ رمضان میں رسول اللہؐ کے ساتھ باہر نکلا، بقیع میں ایک شخص فصد کھلوا رہا تھا چنانچہ رسول اللہؐ نے فرمایا حاجم ومحجوم دونوں کا روزہ باطل ہوگیا.....

روزے دار کے لئے سرمہ لگانا جائز ہے۔

روایات اہل بیتؑ:

۱ ــ محمد بن يعقوب، عن عدة من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن علي بن الحكم، عن سليم ــ سليمان ــ الفراء، عن محمد بن مسلم، عن أبي جعفر(ع) في الصائم يكتحل، قال: لابأس به ليس بطعام ولاشراب. ورواه في الاستبصار عن أحمد بن محمد، عن علي بن الحكم مثله، ونحوه مارواه أيضاً في الإستبصار، عن الحسين بن سعيد،

عن صفوان بن يحيى، عن الحسين بن أبي غندور، عن أبي يعفور، عن الصادق(ع).[۳۶]

۱۔ ..... محمد بن مسلم امام جعفر صادقؑ سے روایت کرتے ہیں کہ روزے دار کے لیے سرمہ لگانے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ وہ نہ کھانا ہے نہ مشروب..... .....

۲ ــ محمد بن الحسن بإسناده عن الحسين بن سعيد، عن حماد بن عيسى، عن عبدالله بن ميمون، عن أبي عبدالله، عن أبيه(ع) (في حديث) إنه لايرى بأساً بالكحل للصائم. ونقل في البحار، عن قرب الإسناد، عن ابن ظريف، عن ابن علوان، عن الصادق(ع) نحوه.[۳۷]

ب ــ ماورد من طريق أهل السنة:

۲۔ ..... امام صادقؑ نے امام باقرؑ سے روایت فرمائی ہے کہ روزے دار کے لیے سرمہ لگانے میں کوئی قباحت نہیں..... .....

روایات اہل سنت:

۱ ــ أخبرناه أبوسعد الماليني، أنبأ أبوأحمد بن عدي الحافظ، حدثنا الفضل بن عبدالله الأنطاكي، حدثنا لوين، حدثنا حبان بن علي، عن محمد بن عبيدالله بن أبي رافع، وكذلك رواه معمر، عن محمد، عن أبيه بمعناه، ورواه سعيد بن أبي سعيد الزبيدي صاحب بقيه، عن هشام بن عروة، عن أبيه، عن عائشة، قالت: ربما آكتحل النبي (ص) وهو صائم. وقد روي عن محمد بن عبيدالله بن أبي رافع وليس بالقوي، عن أبيه، عن جده: انّ النبي(ص) كان يكتحل بالأثمد وهوصائم.[۳۸] وروى ابن ماجة، عن أبي التقي، عن بقيه، عن الزبيدي مثله.[۳۹]

۱۔ ..... حضرت عائشہ کہتی ہیں: رسولؐ اللہ کبھی کبھی حالت روزہ میں سرمہ لگاتے تھے..... محمد بن عبید اللہ بن ابی رافع اپنے آباء واجداد سے روایت کرتے ہیں کہ پیغمبرؐ حالت روزہ میں "اثمد" کا سرمہ لگایا کرتے تھے .....

روزے دار کے لئے مسواک کرنا جائز ہے۔

روایات اہل بیتؑ :

۱ ــ وبهذا الإسناد ــ عبدالله بن جعفر في (قرب الإسناد)، عن الحسن بن ظريف، عن الحسين بن علوان، عن جعفر بن محمد، عن أبيه(ع) ــ قال: قال علي(ع): لابأس بأنْ يستاك الصائم بالسواك الرطب في أول النهار وآخره فقيل لعلي(ع) في رطوبة السواك ، فقال: المضمضة بالماء أرطب منه. فقال علي(ع): فإن قال قائل: لابُدَّ من المضمضة لسنة الوضوء قيل له: فإنه لابُدَّ من السواك للسنة التي جاء بها جبريل. ونحوه مارواه في الإستبصار، عن الصفار، عن ابراهيم بن هاشم، عن موسى بن أبي الحسن الرازي، عن الرضا(ع)، ونقله في البحار، عن قرب الإسناد بالسند المتقدم ذكره.[۴۰]

۱ ..... امام جعفر صادقؑ نے اپنے والد بزرگوار امام باقرؑ سے روایت فرمایا ہے کہ حضرت علیؑ کا ارشاد ہے : کوئی حرج نہیں کہ روزے دار مرطوب مسواک سے مسواک کرے دن کا ابتدائی حصہ ہو یا آخری حصہ، حضرت علیؑ کو مسواک کی رطوبت و تری کی جانب متوجہ کیا گیا۔ آپ نے فرمایا پانی سے مضمضہ میں کہیں زیادہ تری ہے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا اگر کوئی یہ کہے کہ مضمضہ اس لیے جائز ہے کہ وہ وضوء کے لیے سنّت ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ مسواک بھی ایک ایسی سنّت ہے جس کا حکم جبرئیل لائے ہیں .....

۲ ــ محمد بن يعقوب، عن عدة من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن علي بن الحكم، عن الحسين بن أبي العلاء، قال: سألت أبا عبدالله(ع) عن السواك للصائم، فقال: نعم؛ يستاك أي النهارشاء.[۴۱]
ونقل في الوسائل في الباب روايات عديدة، منها: ما عن محمد بن الحسن بإسناده، عن الحسين بن سعيد، عن حماد، عن عبدالله بن المغيرة، عن

ابن سنان (يعني عبدالله)، عن أبي عبدالله. ومنها: عن القاسم بن محمد، عن علي، عن أبي بصير، وعن ابن أبي عمير، عن حماد، عن الحلبي، جميعاً، عن أبي عبدالله. ومنها: عن الحسن، عن صفوان، عن ابن مسكان، عن الحلبي. ومنها: عن علي، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن حماد، عن الحلبي، عن أبي عبدالله. وغيرها كثير.[۴۲] ونحو هذا الحديث دون ذكر السؤال مارواه في الإستبصار، عن علي بن الحسن بن فضال، عن علي بن اسباط، عن العلا، عن محمد بن مسلم، عن الصادق(ع).[۴۳]

۲۔ ..... حسین بن ابو العلاء کہتے ہیں: میں نے امام صادقؑ سے روزہ دار کے مسواک کرنے کے سلسلہ میں سوال کیا حضرت نے فرمایا وہ دن کے جس حصہ میں چاہے مسواک کرسکتا ہے .....

روایات اہل سنّت:

۱ ــ أخبرناه أبوزكريابن أبي اسحاق المزكي وأبوبكر بن الحسن القاضي، قالا: حدثنا أبوالعباس محمد بن يعقوب، حدثنا بحر بن نصر، قال: قرئ على عبدالله بن وهب أخبرك سفيان الثوري أن عاصم بن عبيدالله بن عمر بن الخطاب حدثه، عن عبدالله بن عامر بن ربيعة العدوي، عن أبيه، قال: ما أحصي ولاأعد مارأيت رسول الله(ص) يتسوك وهوصائم.[۴۴] ورواه الترمذي، عن محمد بن بشار، عن عبدالرحمن بن مهدي، عن سفيان مثله.[۴۵] وأخرجه عبدالرزاق، عن الثوري مثله.[۴۶] وأرسله البخاري، عن عامر بن ربيعة مثله (مع اختلاف في اللفظ فقط).[۴۷] ورواه أبوداود، عن محمد بن الصباح، عن شريك، عن مسدد، عن يحيى، عن سفيان.[۴۸] وأخرجه أبوداود الطيالسي، عن سفيان مثله.

۱۔ ..... عامر بن ربیعۃ العدوی اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے پیغمبر اسلامؐ کو لاتعداد و بے شمار مرتبہ حالت روزہ میں مسواک کرتے ہوئے دیکھا.....

۲ ــ أخبرنا أبو سعد الماليني، أنبأ أبو أحمد بن عدي، حدثنا محمد بن أحمد بن مزدك البخاري، حدثنا عبيدالله بن واصل، حدثنا محمد بن سلام، أنبأ ابراهيم بن عبدالرحمن، قال: سألت عاصماً الأحول عن السواك للصائم، فقال: لابأس به، فقلت: برطب السواك و يابسه، فقال: أتراه أشد رطوبة من الماء قلت: عمّن؟ قال: عن أنس بن مالك، عن النبي(ص).[۴۱]

۲۔ ..... ابراہیم بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں: میں نے عاصم احول سے روزے دار کے مسواک کرنے کے سلسلہ میں دریافت کیا انھوں نے کہا کہ کوئی حرج نہیں، میں نے کہا مسواک چاہے خشک ہو یا تر؟ انھوں نے کہا کیا تمہارے خیال میں پانی سے بھی زیادہ تر کوئی چیز ہے؟ میں نے کہا آپ کس سے روایت کر رہے ہیں انہوں نے کہا انس بن مالک سے اور وہ پیغمبر اسلام سے۔

روزہ میں جماع جائز نہیں، اور اس کا کفارہ۔

روایات اہل بیتؑ:

۱ ــ محمد بن علي بن الحسين باسناده، عن عبدالمؤمن بن الهيثم (القاسم) الأنصاري، عن أبي جعفر(ع): إنّ رجلا أتى النبي(ص) فقال: هلكت، وأهلكت، فقال: وما أهلكك؟ قال: أتيت امرأتي في شهر رمضان وأنا صائم، فقال له النبي(ص): اعتق رقبة، قال: لاأجد، قال: فصم شهرين متتابعين، قال: لاأطيق، قال: تصدّق على ستين مسكيناً، قال: لاأجد. فأتى النبي (ص) بعذق في مكتل فيه خمسة عشر صاعاً من تمر، فقال له النبي (ص): خذ هذا فتصدق به، فقال: والذي بعثك بالحق نبيا مابين لابتيها أهل بيت أحوج اليه منا، فقال:

خذه وكله أنت وأهلك فانه كفارة لك.[۵۰] ونقله في البحار عن معاني الأخبار عن أبي، عن سعد، عن موسى بن الحسن، عن محمد بن عبدالحميد، عن ابن عميرة، عن ابن حازم مثله.[۵۱] وبسنده المتقدم، عن سيف بن عميرة، عن عمرو بن شمر، عن جابر الجعفي، عن الباقر(ع) مثله.[۵۲]

۱۔ ..... عبدالمومن بن ہیثم انصاری امام باقرؑ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص پیغمبرؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: میں نے دوسرے کو ہلاکت میں ڈالدیا اور خود بھی ہلاک ہوا حضرت نے استفسار فرمایا تجھے کس چیز نے ہلاک کیا؟ اس نے کہا: میں نے ماہ رمضان میں حالت روزہ میں اپنی بیوی سے نزدیکی کی ہے، حضرت نے فرمایا ایک غلام آزاد کرو، اس نے کہا میرے پاس نہیں ہے، آپ نے فرمایا دو ماہ پے درپے روزہ رکھو، اس نے کہا مجھ میں طاقت نہیں، آپ نے فرمایا: ساٹھ مسکینوں کو صدقہ دو، اس نے کہا میرے پاس پیسہ نہیں، چنانچہ پیغمبرؐ ایک ٹوکرے میں کھجور کا خوشہ لے کر آئے جس میں پندرہ صاع کھجور تھی اور فرمایا: لو اسی کو صدقہ کردو اس شخص نے کہا: قسم اس ذات کی جس نے آپؐ کو نبی برحق بنا کر بھیجا زمین و آسمان کے درمیان کوئی ایسا نہیں جو میرے اہل خانہ سے زیادہ محتاج ہو، حضرتؐ نے فرمایا: اسے لو، خود کھاؤ اور اپنے بال بچوں کو کھلاؤ، یہی تمہارا کفارہ ہے .....

۲ ــ محمد بن يعقوب، عن علي بن ابراهيم، عن أبيه وعن محمد بن اسماعيل، عن الفضل بن شاذان، جميعاً عن ابن أبي عمير، عن جميل بن دراج، عن أبي عبدالله (ع) أنه سُئِلَ عن رجل أفطر يوماً من شهر رمضان، متعمداً، فقال: إنَّ رجلاً أتى النبي(ص)، فقال: هلكت يا رسول الله، فقال: ومالك؟ قال: النار يا رسول الله، قال: ومالك؟ قال: وقعت على أهلي، قال: تصدَّق وآستغفر (ربك)، فقال الرجل، فوالذي عظم حقك ماتركت في البيت شيئاً لاقليلاً ولا كثيراً، قال: فدخل رجل من الناس بمكتل من تمر فيه عشرون صاعاً يكون عشرة أصرع بصاعنا، فقال له رسول الله(ص): خذ هذا التمر فتصدق به، فقال: يا رسول الله

على من أتصدق به وقد أخبرتك أنه ليس في بيتي قليل ولا كثير؟ قال: فخذه واطعمه عيالك وآستغفر الله، قال: فلما خرجنا (رجعنا) قال أصحابنا انه بدأ بالعتق، فقال: أعتق أوصم أوتصدق.[۵۳] ورواه في الإستبصار بسند الكافي.[۵۴] ونقله في البحار عن (ين) (أي كتابي الحسين بن سعيد أو نوادره) عن جميل مثله.[۵۵]

۲۔ ..... جمیل بن درّاج سے روایت ہے کہ امام صادقؑ سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا گیا جس نے ماہ رمضان میں عمداً افطار کر لیا تھا، امام نے فرمایا: ایک شخص پیغمبرؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا: یا رسول اللہ! میں ہلاک ہو گیا، حضرت نے فرمایا: کیا ہوا؟ اس نے کہا: آگ، آگ یا رسول اللہ! حضرت نے فرمایا: آخر ہوا کیا ہے؟ اس نے کہا: میں نے اپنی بیوی سے نزدیکی کی ہے۔ حضرت نے فرمایا: صدقہ دو اور اپنے پروردگار سے استغفار کرو، اس نے کہا: قسم اس ذات کی جس نے آپ کے حق کو عظیم کیا میرے گھر میں کچھ بھی نہیں، نہ کم نہ زیادہ۔ امام صادقؑ فرماتے ہیں: اتنے میں ایک شخص ٹوکرا لئے حاضر ہوا جس میں بیس صاع کھجور تھی جو ہمارے صاع سے دس صاع ہو گی، چنانچہ پیغمبرؐ نے اس شخص سے فرمایا: لو اسی کھجور کو صدقہ دے دو، اس نے کہا: یا رسول اللہ میں کسے صدقہ دوں، آپ کی خدمت میں عرض کر چکا ہوں کہ میرے گھر میں کچھ بھی نہیں نہ کم نہ زیادہ؟ حضرت نے فرمایا: پھر اسے اپنے گھر لے جا کر اپنے بال بچوں کو کھلاؤ اور اپنے پروردگار سے استغفار کرو۔ ابو درّاج کہتے ہیں جب ہم باہر نکلے تو ہمارے ساتھیوں نے کہا امام نے آزادی غلام سے شروع کیا تھا حضرت نے فرمایا تھا: غلام آزاد کرو یا روزہ رکھو یا صدقہ دو۔

۳ ــ علي بن جعفر في كتابه، عن أخيه موسى بن جعفر(ع)، قال: سألته عن رجل نكح امرأته وهو صائم في رمضان، ما عليه؟ قال: عليه القضاء وعتق رقبة، فإنْ لم يجد فصيام شهرين متتابعين، فإنْ لم يجد فإطعام ستين مسكيناً، فإنْ لم يجد فليستغفر الله.[۵۶]

۳۔ علی بن جعفرؑ کہتے ہیں: میں نے امام موسیٰ کاظمؑ سے اس شخص کے کفارہ کے بارے میں سوال کیا جس نے رمضان میں حالت روزہ میں اپنی بیوی سے ہم بستری کی ہے؟ حضرتؑ نے فرمایا: روزہ کی قضا کرے

ور ایک غلام آزاد کرے گا اور اگر یہ نہ ہو سکے تو پے در پے دو ماہ روزے رکھے گا اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے گا اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو پھر خدا سے استغفار کرے۔

روایاتِ اہل سنت:

۱ ــ أخبرناه علي بن أحمد بن عبدان. أنبأ أحمد بن عبيد الصفار. حدثنا ابن ملحان. حدثنا يحيى بن بكير. حدثنا الليث (ح وأخبرنا) أبو عبدالله الحافظ. حدثنا أبوالوليد الفقيه (إملاء من أصل كتابه). حدثنا أبوعمران موسى بن سهل الجويني (وفي نسخة. الجوني)، حدثنا محمد بن الرمح. أنبأ الليث، عن يحيى بن سعيد. عن عبدالرحمن بن القاسم. عن محمد بن جعفر بن الزبير. عن عباد بن عبدالله بن الزبير. عن عائشة ــ رضي الله عنها ــ أنها قالت: جاء رجل الى رسول الله صلى الله عليه وسلم. فقال: احترقت. قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لِمَ؟ قال: وطئت امرأتي في رمضان نهاراً. قال: تصدَّق. تصدَّق. قال: ماعندي شيء. فأمره أن يجلس فجاءه عرقان فيها طعام فأمره أن يتصدَّق به.[۵۷] وأقول: وهذا الحديث بألفاظ مشتتة له أسانيد كثيرة ذكرها في البيهقي ورواه مسلم. عن محمد بن الرمح بن المهاجر مثله، وعن ابن المثنى، عن عبدالوهاب الثقفي. عن يحيى بن سعيد مثله.[۵۸] وروى عبدالرزاق نحوه عن معمر. عن عطاء عن ابن المسيب وعن ابن جريج. عن عطاء. عن ابن المسيب.[۵۹] وأخرجه البخاري، عن عبدالله بن منير. عن يزيد بن هارون. عن يحيى بن سعيد مثله.[۶۰] ورواه أبوداود. عن سليمان بن داود. عن ابن وهب. عن عمرو بن الحرث. عن عبدالرحمن وعن محمد بن عوف. عن سعيد بن أبي مريم. عن ابن أبي الزناد. عن عبدالرحمن.[۶۱] ورواه الدارمي، عن يزيد كالبخاري.[۶۲]

۱ــ . . . . . حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ ایک شخص پیغمبرؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا: میں جل گیا، حضرتؐ نے استفسار فرمایا: کیسے؟ اس نے کہا میں نے ماہ رمضان میں دن میں اپنی بیوی سے نزدیکی کی ہے، حضرتؐ نے فرمایا: صدقہ دو صدقہ، اس نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ!

میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے، حضرت نے فرمایا: یہیں بیٹھ جاؤ۔ چنانچہ اسی اثناء میں ایک شخص دو ٹوکروں میں کھانا لئے حاضر ہوا حضرت نے حکم دیا اسی کھانے کو صدقہ کردو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

....

٢ ـ أخبرنا أبو عبدالله الحافظ، حدثنا أبو عبدالله محمد بن يعقوب الحافظ، حدثنا جعفر بن محمد بن الحسين بن عبدالله، حدثنا يحيى بن يحيى، أنبأ سفيان بن عيينة، عن الزهري، عن حميد بن عبدالرحمن، عن أبي هريرة، قال: جاء رجل الى النبي (ص) فقال: هلكت يا رسول الله. قال: وما أهلكك ؟ قال: وقعت على آمرأتي في رمضان. قال: فهل تجد ماتعتق رقبة؟ قال: لا. قال: فهل تستطيع أن تصوم شهرين متتابعين؟ قال: لا. قال: فهل تجد ماتطعم ستين مسكيناً؟ قال: لا. قال: ثم جلس فأتى النبي(ص) بعرق فيه تمر فقال: تصدق بهذا. فقال: أهل بيت أفقر منا فما بين لابتيهابيت أحوج اليه منا. فضحك النبي(ص) حتى بدت أنيابه، ثم قال له: إذهب، فأطعمه أهلك. ورواه الترمذي، عن نصر بن علي الجهضمي وأبي عمار، عن سفيان مثله. [٦٣] وأخرجه مسلم، عن يحيى بن يحيى وآبن أبي شيبة وزهير بن حرب وآبن نمير، جميعاً عن سفيان بن عيينة مثله. ورواه ونحوه بأسانيد متعددة... فراجع. [٦٤] ورواه عبدالرزاق، عن معمر، عن الزهري مثله. [٦٥] ورواه البخاري، عن أبي اليمان، عن شعيب، عن الزهري مثله، وكذا عن عثمان بن أبي شيبة، عن جرير، عن منصور، عن الزهري مثله. [illegible] وأخرجه الحميدي، عن سفيان مثله. [٦٩] ورواه الدارقطني، عن أبي بكر النيسابوري، عن عيسى بن أبي عمران البزاز، عن الوليد بن مسلم، عن الأوزاعي، عن الزهري. [٧٠] وأخرجه الدارمي، عن سليمان بن داود، عن ابراهيم بن سعد، عن الزهري وعن ابن عبدالمجيد، عن مالك، عن ابن شهاب، عن حميد. [٧١]

۲۔ ..... ابوہریرہ کہتے ہیں ایک شخص پیغمبرؐ کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا، یارسول اللہ! میں ہلاک ہوگیا، حضرتؐ نے استفسار فرمایا: کس چیز نے تمھیں ہلاک کردیا؟ اس نے کہا: میں نے ماہ رمضان میں اپنی بیوی سے نزدیکی کی ہے۔ حضرتؐ نے فرمایا: تمھارے پاس غلام ہے جسے آزاد کرسکو؟ اس نے کہا: نہیں، حضرت نے فرمایا: کیا تم دو ماہ پے درپے روزہ رکھ سکتے ہو؟ اس نے کہا: نہیں، حضرت نے فرمایا: ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ اس نے جواب دیا نہیں، ابوہریرہ کہتے ہیں وہ شخص وہیں بیٹھ گیا۔ چنانچہ پیغمبر ایک ٹوکرے میں خرمے لے کر آئے اور اس سے کہا اس کو صدقہ دیدو اس نے کہا زمین و آسمان کے درمیان میرے اہل بیت سے زیادہ کوئی محتاج نہیں، یہ سن کر پیغمبرؐ کھلکھلا کر ہنس پڑے اس کے بعد آپ نے فرمایا: جاؤ اپنے بال بچوں کو کھلادو۔ . . . . . .

ملاعبہ جائز ہے بشرطیکہ انزال نہ ہو

روایات اہل بیت:

۱ ــ محمد بن يعقوب، عن عدة من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن علي بن الحكم، عن داود بن النعمان، عن منصور بن حازم، قال: قلت لأبي عبدالله(ع): ماتقول في الصائم، يُقبّل الجارية والمرأة؟ فقال: أما الشيخ الكبير مثلي ومثلك فلابأس، وأما الشاب الشبق، فلا، لأنه لايؤمن، والقُبلة إحدى الشهوتين، قلت، فاترى في مثلي يكون له الجارية فيلاعبها؟ فقال لي: إنك لشبق يا أبا حازم (الحديث). [۷۲]

۱۔ ..... منصور بن حازم کا بیان ہے کہ میں نے امام صادقؑ کی خدمت میں عرض کیا: اس روزے دار کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں، جو اپنی بیوی یا کنیز کا بوسہ لیتا ہے؟ حضرت نے فرمایا: اگر وہ میری اور تمھاری طرح بوڑھا ہو تو حرج نہیں، لیکن شہوت سے بھرپور جوان کے لیے جائز نہیں، کیونکہ وہ اپنے کو (بوسے کے بعد کی منزلوں سے) محفوظ نہیں رکھ سکتا، بوسہ بھی ایک قسم کی شہوت ہے، میں نے عرض کیا: میرے جیسے شخص کے بارے میں آپ کا کیا حکم ہے؟ کیا وہ اپنی کنیز سے بوس وکنار کرسکتا ہے؟ حضرت نے فرمایا: اے ابوحازم تم میں بہت زیادہ شہوت پائی جاتی ہے۔

۲ ــ محمد بن يعقوب، عن علي بن ابراهيم، عن أبيه وعن محمد بن أحمد بن محمد، جميعاً عن ابن أبي عمير، عن حماد، عن الحلبي، عن أبي عبدالله(ع) أنه سُئِلَ عن رجل يمسُّ من المرأة شيئاً، أيفسد ذلك صومه أو ينقضه؟ فقال: إنَّ ذلك ليكره للرجل الشاب مخافة أنْ يسبقه المني.[۷۳]

۲۔ . . . . . حلبی سے روایت ہے کہ امام صادقؑ سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا گیا جو (حالت روزہ میں) اپنی بیوی سے چھیڑ چھاڑ کرتا ہے، کیا اس کا روزہ باطل ہوجائے گا؟ حضرتؑ نے فرمایا: یہ عمل جوانوں کے لئے مکروہ ہے کیونکہ منی نکل آنے کا خوف ہے۔

روایات اہل سنت:

۱ ــ أخبرنا أبوالفتح هلال بن محمد بن جعفر، أنبأ الحسين بن يحيى بن عياش القطان، حدثنا الحسن بن محمد بن الصباح، حدثنا ابن أبي عدي، عن شعبة (ح وأخبرنا) أبوبكر بن فورك ، أنبأ عبدالله ابن جعفر، حدثنا يونس بن حبيب، حدثنا أبوداود، حدثنا شعبة (ح وأخبرنا) أبوالحسن علي بن محمد المقري، أنبأ الحسن بن محمد بن اسحاق، حدثنا يوسف بن يعقوب، حدثنا سليمان بن حرب، حدثنا شعبة، عن الحكم، عن ابراهيم: ان علقمة وشريح بن أرطأة رجل من النخع كانا عند عائشة رضي الله عنها فقال أحدهما لصاحبه: سلها عن القبلة للصائم، فقال: ماكنت لأرفث عندأم المؤمنين، فقالت: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يُقبّل وهوصائم، و يباشر وهوصائم، وكان أملككم لأربه.[۷۴] أقول وأحاديث تقبيل النبي(ص) لأزواجه ولاسيّما عائشة في غاية الكثرة، نقل منها البيهقي مايزيد عن العشرة، وروى الترمذي بأسانيد متعددة عن عائشة نحوه.[۷۵] وأخرج مسلم منها الكثير، لعله يبلغ خمسة عشر حديثاً، بعضه له أسانيد.... فراجع.[۷۶] وكذا عبدالرزاق

والبخاري وآبن ماجة، وكذا أبوداود.[۷۷] ومالك[۷۸] والدارقطني[۷۹] وأبوداود الطيالسي[۸۰] والدارمي[۸۱].

۱۔ ..... ابراہیم کہتے ہیں علقمہ اور شریح بن ارطاۃ حضرت عائشہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، ایک نے دوسرے سے کہا: حضرت عائشہ سے روزے دار کے بوسہ لینے کے بارے میں دریافت کرو، اس نے جواب دیا: میں ام المومنین کے سامنے اس طرح کی گفتگو نہیں کرسکتا، چنانچہ خود حضرت عائشہ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حالت روزہ میں بوس وکنار فرماتے تھے۔ حالانکہ انھیں اپنی خواہشات پر تم لوگوں سے زیادہ قابو حاصل تھا .....

۲ ــ أخبرنا أبوبكر أحمد بن الحسن القاضي، حدثنا أبو العباس محمد بن يعقوب، حدثنا العباس بن محمد الدوري، حدثنا سهل بن محمد بن الزبير العسكري، حدثنا يحيى بن زكريا بن أبي زائدة، حدثني أبان البجلي، عن أبي بكر بن حفص، عن عائشة أن النبي(ص) رخّص في القبلة للشيخ وهو صائم، ونهى عنها الشاب، وقال: الشيخ يملك أربه، والشاب يفسد صومه[۸۲].

۲.... حضرت عائشہ کہتی ہیں پیغمبرؐ نے بوڑھوں کو حالت روزہ میں بوسہ لینے کی اجازت دی ہے لیکن جوانوں کو اس سے منع کیا ہے۔ اور فرمایا ہے بوڑھا اپنی خواہشات پر قابو پا سکتا ہے لیکن جوان اپنے روزے کو باطل کر بیٹھے گا۔

۳ ــ أخبرنا أبوعلي الروذباري، أنبأ محمد بن بكر، حدثنا أبوداود، حدثنا نصر بن علي، أنبأ أحمد، أنبأ اسرائيل، عن أبي العنبس، عن الأغر، عن أبي هريرة: أن رجلاً سأل النبي(ص) عن المباشرة للصائم، فرخّص له، وأتاه آخر فسأله، فنهاه، فاذا الذي رخّص له شيخ، والذي نهاه شاب.[۸۳]

۳..... ابوہریرہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے پیغمبر سے حالت روزہ میں بوس وکنار کے بارے میں سوال کیا حضرت نے اسے اجازت دے دی، لیکن ایک دوسرے

شخص نے جب یہی سوال کیا تو حضرتؑ نے اسے منع کر دیا جس شخص کو آپؑ نے اجازت دی تھی وہ بوڑھا تھا اور جس کو روکا تھا وہ جوان تھا۔

روزے دار کے لئے اپنی بیوی کی زبان چوسنا جائز ہے

روایات اہل بیتؑ:

۱ ــ وباسناده ــ محمد بن الحسن ــ عن محمد بن أحمد، عن محمد بن أحمد العلوي، عن العمركي البوفكي، عن علي بن جعفر، عن أخيه موسى بن جعفر(ع)، قال: سألته عن الرجل الصائم، أله أنْ يمص لسان المرأة، أو تفعل المرأة ذلك ؟ قال: لابأس.[۸۴]

۱ ۔ ۔ ۔ ۔ علی بن جعفر اپنے بھائی امام موسیٰ کاظمؑ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے آپؑ سے روزے دار کے متعلق دریافت کیا: کیا وہ اپنی بیوی کی زبان چوس سکتا ہے یا اس کی بیوی اس کی زبان چوس سکتی ہے؟ حضرت نے فرمایا کوئی حرج نہیں۔

۲ ــ وعنه عن أحمد بن محمد، عن الحسين (يعني ابن سعيد)، عن النضربن سويد، عن زرعة، عن أبي بصير، قال: قلت لأبي عبدالله (ع): الصائم يُقَبّل؟ قال: نعم، ويعطيها لسانه تمصه.[۸۵]

۲ ۔ ۔ ۔ ۔ ابوبصیر کا بیان ہے کہ میں نے امام صادقؑ کی خدمت میں عرض کیا: روزے دار بوسہ لے سکتا ہے؟ حضرت نے فرمایا: ہاں، بیوی کو اپنی زبان بھی چوسنے کے لیے دے سکتا ہے۔

روایت اہل سنّت:

۱ ــ حدثنا محمد بن عيسى، حدثنا محمد بن دينار، حدثنا سعد بن أوس العبدي، عن مصدع أبي يحيى، عن عائشة: (ما يقرب من المضمون المذكور).[۸۶]

۱۔ . . . . . حضرت عائشہ سے بھی اسی مضمون کی روایت نقل ہوئی ہے۔

عمداً قے کرنا جائز نہیں لیکن خود بخود آنے سے روزہ باطل نہ ہوگا

روایات اہل بیت:

۱ ــ محمد بن يعقوب، عن محمد بن اسماعيل، عن الفضل بن شاذان وعن أبي علي الأشعري، عن محمد بن عبدالجبار، جميعاً عن صفوان بن يحيى، عن آبن مسكان، عن الحلبي، عن أبي عبدالله (ع) قال: إذا تقيَّأ الصائم، فعليه قضاء ذلك اليوم، وإنْ ذرعه من غير أن يتقيَّأ، فليتم صومه.[۸۷]

۱۔ . . . . . حلبی سے روایت ہے کہ امام صادقؑ نے فرمایا: اگر روزے دار عمداً قے کرے تو وہ اس دن کے روزے کی قضاء کرے گا لیکن اگر خود بخود قے آجائے تو روزے کو مکمل کرے گا (قضاء واجب نہ ہوگی۔)

۲ ــ محمد بن يعقوب عنه ــ علي بن ابراهيم ــ عن أبيه، عن القاسم بن محمد الجوهري، عن سليمان بن داود، عن سفيان بن عيينة، عن الزهري، عن علي بن الحسين (ع) (في حديث) قال: وأما صوم الإباحة لمن ــ فمن ــ أكل أوشرب ناسياً، أوتقيَّأ من غير تعمد، فقد أباح الله له ذلك وأجزأ عنه صومه.[۸۸] أقول؛ وهذا الحديث ينفع في الباب الآتي.

۲۔ . . . . . زہری روایت کرتے ہیں کہ امام زین العابدینؑ نے فرمایا: اگر کوئی شخص بھولے سے کھا پی لے۔ یا غیر اختیاری طور پر قے کرے تو خداوند عالم نے اس کے اس عمل کو مباح قرار دیا ہے، اس کا روزہ صحیح ہوگا۔

۳ ــ محمد بن يعقوب، عن علي بن ابراهيم، عن أبيه، عن محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد، جميعاً عن ابن أبي عمير، عن حماد، عن الحلبي، عن أبي عبدالله (ع) قال: إذا تقيّأ الصائم، فقد أفطر، وإنْ ذرعه من غير أنْ يتقيأ فليتم صومه.[۸۹] أقول: وجه دلالته على عدم القضاء دلالة المقابلة على المغايرة، بأنْ كان المنظور اليه كون التقيؤ في شهر رمضان، فالمراد بإفطار المتقيء هوالحكمي، بمعنى لزوم قضائه، فالمقابل له لايلزمه القضاء، وإنْ كان المنظور اليه كون التقيؤ في غير شهر رمضان، فالمراد بالإفطار الحقيقي، فمقابله عدم الإفطار الحقيقي، ومعناه صحة الصوم. وبالجملة دلالة (ليتمّ صومه) على عدم القضاء لاريب فيها، إذ لامعنى للأمر باتمام الصوم في غير رمضان، مع كون المتقيء مفطراً.

۳۔ ..... حلبی امام صادقؑ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرتؑ نے فرمایا: اگر روزہ دار نے عمداً قے کیا تو اس نے اپنا روزہ باطل کرلیا لیکن اگر بے اختیار قے غالب آجائے تو اپنے روزے کو مکمل کرے۔

٤ ــ وبإسناده ــ محمد بن الحسن ــ عن الحسين بن سعيد، عن حماد، عن عبدالله بن ميمون، عن أبي عبدالله، عن أبيه (ع) قال: ثلاثة لايُفطِرْنَ الصائم: القيء، والإحتلام، والحجامة... (الحديث).[۹۰]

۴ ۔ ... عبداللہ بن میمون کا بیان ہے کہ امام صادقؑ نے اپنے والد گرامی سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: تین چیزیں روزے کو باطل نہیں کرتیں: قے، احتلام، فصد...

روایات اہل سنّت:

۱ ــ وأخبرنا أبوعبدالله الحافظ وأبوالحسن السبعي وأبونصر منصوربن الحسين العنزي، قالوا: حدثنا أبوالعباس محمد بن يعقوب، حدثنا الربيع بن سليمان، حدثنا عبدالله بن وهب، حدثني عيسى ابن يونس، عن (ح وأخبرنا) أبوطاهر الفقيه، أنبأ أبوبكر القطان، حدثنا

محمد بن يزيد السلمي، حدثنا شداد بن حكيم، حدثنا عيسى بن يونس (ح وأخبرنا) أبوالخير جامع بن أحمد المحمد آباذي، حدثنا أبو طاهر محمد بن الحسن المحمد آباذي، حدثنا عثمان بن سعيد، حدثنا مسدد، حدثنا عيسى بن يونس، حدثنا هشام بن حسان، عن محمد بن سيرين، عن أبي هريرة، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من ذرعه القيء وهو صائم، فليس عليه قضاء، وإن استقاء، فليقض. ورواه الترمذي، عن علي بن حجر، عن عيسى بن يونس مثله.[۹۱] وأخرجه ابن ماجة، عن عبيدالله بن عبدالكريم، عن الحكم بن موسى، عن عيسى بن يونس مثله. وأيضاً عن عبيدالله، عن علي بن الحسن بن سليمان، عن حفص بن غياث، عن هشام مثله،[۹۲] وأخرجه الحاكم، عن أبي العباس، عن ابراهيم بن أبي داود، عن أبي سعيد يحيى بن سليمان، عن حفص مثل ابن ماجة وباسنادين، عن علي بن حجر، مثل الترمذي.[۹۳]

۱ ..... ابوہریرہ کی روایت ہے کہ پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا: اگر کسی شخص کو حالت روزہ میں خود بخود قے آجائے تو اس پر روزے کی قضا واجب نہیں ہے۔ لیکن اگر عمداً قے کرے تو قضا واجب ہوگی۔.....

۲ ــ أخبرناه أبو محمد عبدالله بن يوسف الاصبهاني، أنبأ أبوسعيد ابن الأعرابي، حدثنا سعدان ابن نصر، حدثنا أبومعاوية، عن حجاج، عن أبي اسحاق، عن الحارث، عن علي رضي الله عنه، قال: إذا أكل الرجل ناسياً وهو صائم فإنما هورزق رزقه الله إياه، وإذا تقيّأ وهو صائم فعليه القضاء، وإذا ذرعه القيء فليس عليه القضاء.[۹۴] وروى أبوداود نحوه عن مسدد، عن عيسى بن يونس، عن هشام، عن ابن سيرين، عن أبي هريرة.[۹۵] أقول: وهذا الحديث ينفع في الباب الآتي.

۲ ..... حارث کہتے ہیں کہ حضرت علیؑ نے فرمایا: اگر کوئی شخص حالت روزہ میں بھولے سے کچھ کھالے تو یہ خدا کا عطا کیا ہوا رزق ہے اور اگر حالت روزہ میں عمداً قے کرے تو اس پر قضا

واجب ہے لیکن اگر خود بخود قے آجائے تو قضا واجب نہیں .....

۳ ــ أخبرناه أبوعلي الروذباري، أنبأ محمد بن بكر، حدثنا أبو داود، حدثنا محمد بن كثير، حدثنا سفيان، عن زيد بن أسلم، عن رجل من أصحابه، عن رجل من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لايفطر من قاء، ولامن آحتلم، ولا من آحتجم. وقد رواه عبدالرحمن بن زيد بن أسلم، عن أبيه، عن عطاء ابن يسار، عن أبي سعيد الخدري، إنّ رسول الله صلى الله عليه وسلم، قال: ثلاثة لايفطرن الصائم: القيء، والإحتلام، والحجامة.[۹۶]

۳۔ ..... ایک صحابی کا بیان ہے کہ پیغمبر خداؐ نے فرمایا: قے کرنے، محتلم ہوتے اور فصد کھلوانے سے روزہ باطل نہیں ہوتا ..... ابوسعید خدری کہتے ہیں پیغمبر خداؐ کا ارشاد ہے: تین چیزوں سے روزہ باطل نہیں ہوتا: قے، احتلام، فصد۔

سہواً کھانے پینے سے روزہ باطل نہیں ہوتا

روایات اہل بیتؑ:

۱ ــ محمد بن علي بن الحسين بإسناده، عن الحلبي، عن أبي عبدالله(ع) أنه سُئِلَ عن رجل نسي فأكل وشرب ثم ذكر، قال: لايفطر، إنما هو شيء رزقه الله، فليتم صومه.[۹۷] ورواه في الكافي، عن علي بن ابراهيم، عن أبيه، عن محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد، جميعاً عن أبي عمير، عن حماد، عن الحلبي مثله.[۹۸]

۱۔ ..... حلبی کہتے ہیں امام صادقؑ سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا گیا جس نے بھولے سے کھا پی لیا بعد میں اسے یاد آیا (کہ وہ روزے سے ہے) حضرتؑ نے فرمایا:

روزہ باطل نہ ہوگا، یہ خدا کا عطا کردہ رزق ہے، اسے چاہئے کہ اپنے روزے کو مکمل کرے...

۲ ــ محمد بن يعقوب، عن عدة من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن أحمد بن أبي نصر، عن داود بن سرحان، عن أبي عبدالله (ع) في الرجل ينسى ويأكل في شهر رمضان، قال: يتم صومه، فإنما هو شيء أطعمه الله إياه.[۹۹]

وينفع في الباب حديث الزهري عن السجاد(ع)... فراجع عبارة الحديث التي ذكرناها في باب: من ذرعه القيء.

۲۔ ..... داؤد بن سرحان کہتے ہیں کہ امام صادقؑ نے ایک شخص کے بارے میں جس نے ماہ رمضان میں بھولے سے کھا پی لیا تھا فرمایا: اپنے روزہ کو مکمل کرے گا کیوں کہ وہ خدا کا دیا ہوا کھانا ہے۔
اسی سلسلے میں باب قے میں بیان ہونے والی زہری کی روایت سے بھی اس سلسلہ میں استفادہ کیا جاسکتا ہے۔

روایات اہل سنت:

۱ ــ أخبرنا أبو احمد عبدالله بن محمد بن الحسن المهرجاني وأبونصر أحمد بن علي بن أحمد الفامي، قالا: حدثنا أبو عبدالله محمد بن يعقوب الشيباني، حدثنا ابراهيم بن عبدالله، أنبأ عبدالله بن بكر السهمي، حدثنا هشام، عن محمد بن سيرين، عن أبي هريرة قال: قال رسول الله(ص): إذا نسي أحدكم فأكل أوشرب وهو صائم، فليتم صومه، فإنما أطعمه الله وسقاه.[۱۰۰] وروى الترمذي نحوه، عن أبي سعيد الأشج، عن أبي خالد الأحمر، عن حجاج بن أرطأة، عن قتادة، عن آبن سيرين.[۱۰۱] ورواه مسلم، عن عمرو بن محمد الناقد، عن اسماعيل بن ابراهيم، عن هشام مثله.[۱۰۲] وأخرجه البخاري، عن عبدان، عن يزيد بن زريع، عن هشيم مثله.[۱۰۳] ونقل الهيثمي نحوه، عن أبي هريرة، نقلا عن الطبراني في الأوسط، وعن الحسن أنه بلغه عن رسول الله

نحوه.[۱۰۴] وروى الدارقطني نحوه بأسانيد متعددة.[۱۰۵] وأخرج الدارمي نحوه، عن عثمان بن محمد، عن جرير، عن هشام، وأيضاً عن أبي جعفر محمد بن مهران، عن حاتم بن اسماعيل، عن الحارث بن عبدالرحمن، عن عمه، عن أبي هريرة.[۱۰۶]

۱۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ پیغمبر خداؐ نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی حالت روزہ میں بھولے سے کھا پی لے تو اسے چاہئے کہ اپنے روزہ کو پورا کرے کیونکہ اسے خدا نے کھلایا پلایا ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۲ ــ أخبرنا أبوالقاسم عبدالخالق بن علي بن عبدالخالق المؤذن، أنبأ أبوأحمد محمد بن جعفر الكرابيسي، حدثنا الحسين بن الفضل البجلي، حدثنا هوذة بن خليفة، حدثنا عوف، عن خلاس ومحمد، عن أبي هريرة، عن النبي(ص) قال: إذا صام أحدكم يوماً ونسي فأكل وشرب، فليتم صومه، فإنما أطعمه الله وسقاه.[۱۰۷] وأخرجه ابن ماجة، عن أبي بكر بن أبي شيبة، عن أبي أسامة، عن عوف، عن خلاس ومحمد بن سيرين مثله.[۱۰۸]

۲۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ابوہریرہ راوی ہیں کہ پیغمبرؐ نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی کسی ان روزہ رکھے اور بھولکر کھا پی لے تو اسے چاہئے کہ اپنے روزے کو پورا کرے کیونکہ اسے خدا نے کھلایا پلایا ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔

روزے دار کے لئے سر پر پانی ڈالنا جائز ہے

روایات اہل بیتؑ:

۱ ــ وعنه ــ محمد بن يعقوب ــ عن محمد بن الحسين، عن

علي بن الحكم، عن العلاء بن رزين، عن محمد بن مسلم، عن أبي جعفر(ع): الصائم يستنقع في الماء و يصب على رأسه... (الحديث). ورواه الشيخ بإسناده، عن علي بن الحسن، عن فضالة، عن علي بن أسباط، عن العلاء. وبإسناده، عن محمد بن يعقوب مثله.[۱۰۹]

۱۔ . . . . . محمد بن مسلم امام محمد باقرؑ سے روایت کرتے ہیں کہ: روزے دار پانی میں داخل ہوسکتا ہے اور اپنے سر پر پانی ڈال سکتا ہے . . . . . .

روایت اہل سنّت:

۱ ــ أخبرنا أبو عبدالله الحافظ، أنبأ أبوبكر بن أبي نصر المروزي، حدثنا أحمد بن محمد بن عيسى، حدثنا القعنبي فيما قرأ على مالك، عن سمي مولى أبي بكر، عن أبي بكر بن عبدالرحمن، عن بعض أصحاب النبي(ص) (وروى حديثاً الى أن قال) قال أبوبكر بن عبدالرحمن: وقال الذي حدثني لقد رأيت رسول الله(ص) بالعرج، يصب على رأسه الماء وهو صائم من العطش (أوقال من الحر).[۱۱۰] ورواه أبو داود، عن عبيدالله بن مسلمة القعنبي.[۱۱۱] ورواه عبدالرزاق، عن ابن جريج، أخبرت عن أبي بكر.[۱۱۲]

۱۔ . . . . . ابوبکر بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ ایک شخص نے مجھ سے کہا: میں نے پیغمبرؐ کو دیکھا کہ آپ حالت روزہ میں پیاس (یا گرمی کی شدّت) سے اپنے سر پر پانی ڈال رہے تھے...

روزدار کے لئے ہانڈی چکھنا جائز ہے۔

روایت اہل بیتؑ:

۱ ــ محمد بن يعقوب، عن الحسين بن محمد، عن معلى بن محمد، عن الحسن بن علي الوشا، عن أبان بن عثمان، عن الحسين بن زياد، عن

أبي عبدالله (ع) قال: لابأس للطباخ والطباخة أن يذوق المرق وهو صائم.[۱۱۳] وروى الشيخ (ره) نحوه بإسناده عن الحسين بن سعيد، عن الحسن بن علي بن فضال، عن عبدالله بن بكير، عن محمد بن مسلم. وعن الحسين بن سعيد، عن ابن أبي عمير، عن حماد، وبهذا السند عن حماد، عن الحلبي.[۱۱۴]

۱۔ . . . . . حسین بن زیاد کہتے ہیں کہ امام صادقؑ نے فرمایا: باورچی اور باورچن کے لئے حالت روزہ میں شوربا چکھنے میں کوئی مضائقہ نہیں . . . . .

روایت اہل سنت:

۱ ــ أخبرنا الفقيه أبوالفتح العمري، أنبأ عبدالرحمن الشريحي، أنبأ أبوالقاسم البغوي، حدثنا علي بن الجعد، حدثنا شريك، عن سليمان، عن عكرمة، عن ابن عباس، قال: لابأس أنْ يتطاعم الصائم بالشيء ــ يعني المرقة ونحوها ــ[۱۱۵] أقول: ولم أجد في الباب حديثاً عن النبي (ص).

۱۔ . . . . . عکرمہ راوی ہیں کہ ابن عباس نے کہا: روزہ دار کے لئے شوربا وغیرہ چکھنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

اقول: اس سلسلہ میں پیغمبرؐ کی کوئی حدیث نہ مل سکی۔

احتلام سے روزہ باطل نہیں ہوتا۔

روایت اہل بیتؑ:

۱ ــ وعنه ــ محمد بن الحسن ــ عن حماد بن عيسى، عن عبدالله بن ميمون، عن أبي عبدالله عن أبيه (ع) قال: ثلاثة لايُفطِرْنَ

الصائم: القيء، والإحتلام، والحجامة... (الحديث).[۱۱۶]

۱۔ ..... امام صادقؑ اپنے والد بزرگوار امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت فرماتے ہیں: تین چیزوں سے روزہ باطل نہیں ہوتا: قے، احتلام، فصد .....

روایت اہل سنّت:

۱ ــ أخبرنا أبو محمد جناح بن نذير بن جناح القاضي بالكوفة، أنبأ أبو جعفر محمد بن علي بن دحيم، حدثنا أحمد بن حازم بن أبي غرزة، حدثنا يحيى (هو الحماني)، حدثنا عبدالرحمن بن زيد بن اسلم، عن أبيه، عن عطاء، عن أبي سعيد، قال: قال رسول الله(ص): لايفطر من قاءَ، ولا من آحتجم، ولا من آحتلم.[۱۱۷] ●

۱۔ ..... ابوسعید راوی ہیں کہ پیغمبرؐ خدا نے فرمایا: قے کرنے والے فصد کھلوانے والے اور محتلم ہونے والے کا روزہ باطل نہیں ہوتا۔

حواشی:

۱ ــ الوسائل (ج ۷، ص ٤۹) والكافي (ج ٤، ص ۱۰۷).
۲ ــ الوسائل (ج ۷، ص ۵۰).
۳ ــ البيهقي (ج ٤، ص ۲٦۱).
٤ ــ الترمذي (ج ۳، ص ۱۵۵).
۵ ــ أبو داود (ج ۲، ص ۳۰۸) وفيه نقيصة التخليل والإسباغ.

٦ ــ البيهقي (ج ٤، ص ٢٦١).
٧ ــ المستدرك (ج ١، ص ٤٣١).
٨ ــ سُنن أبي داود (ج٢، ص٣١١).
٩ ــ الدارمي (ج ٢، ص ١٣).
١٠ ــ الوسائل (ج ٧، ص ٥٤) والإستبصار (ج ٢، ص ٩١) والكافي (ج ٤، ص ١٠٩).
١١ ــ الفقيه (ج ٢، ص ٦٨).
١٢ ــ الوسائل (ج ٧، ص ٥٥) ونحوه في ضمن حديث آخر من الوسائل (ج ٥، ص ٥٦).
١٣ ــ الوسائل (ج ٧، ص ٥٦) والإستبصار (ج ٢، ص ٩٠).
١٤ ــ الوسائل (ج ٧، ص ٥٥) والبحار (ج ٩٣، ط ح، ص ٢٧٣).
١٥ ــ البيهقي (ح ٤، ص ٢٦٤). ورواه أيضاً بأسانيد مختلفة.
١٦ ــ والترمذي (ج ٣، ص ٩٧).
١٧ ــ مصنَّف عبدالرزاق (ج ٤ ص ٢١٣).
١٨ ــ أبوداود (ج ٢، ص ٣١٠).
١٩ ــ الدارقطني (ج ٢، ص ١٨٣).
٢٠ ــ كشف الأستار (ج ١، ص ٤٧٨) ورواه بسند آخر.
٢١ ــ البيهقي (ج ٤، ص ٢٦٣).
٢٢ ــ مصنَّف عبدالرزاق (ج٤، ص ٢١٢).
٢٣ ــ البيهقي (ج ٤، ص ٢٦٣) وروى البيهقي أيضاً نحوه بسنده عن عكرمة، عن ابن عباس.
٢٤ ــ الترمذي (ج ٣، ص ١٤٦ و١٤٧).
٢٥ ــ مصنَّف عبدالرزاق (ج ٤، ص ٢١٢ و٢١٣).
٢٦ ــ إبن ماجة (ج ١، ص ٥٣٧) وليس فيه: (بين مكة والمدينة).
٢٧ ــ البيهقي (ج ٤، ص ٢٦٥) وهذا الحديث رواه البيهقي بأسانيد مختلفة كثيرة، وقد نقل البيهقي بسنده عن أحمد بن حنبل أنه سُئِلَ عن أصح الأسانيد لهذا الحديث، فأجاب بأنه الحديث بالسند الذي نقلناه. وعن علي بن عبدالله أن الأصح هو حديث رافع بن خديج. وعلى كل حال فقد حاول البعض

تصحيح هذا الحديث بالنسخ، كما نقل عن الشافعي، ولكن في الحديث المروي عن إبن عباس بطرقنا وجه التصحيح... فراجع.

٢٨ ــ الترمذي (ج ٣، ص ١٤٤) وراجع الدارقطني (ج٢، ص ١٨٢ و١٨٣).

٢٩ ــ مصنّف عبدالرزاق (ج ٤، ص ٢٠٩ و٢١٠ و٢١١).

٣٠ ــ إبن ماجة (ج ١، ص ٥٣٧) وليس فيه القصة في الأول، والثاني فيه القصة، لكنها مع شداد، والثالث كالأول.

٣١ ــ المستدرك (ج١، ص ٤٢٧ و٤٢٨ و٤٢٩).

٣٢ ــ أبوداود (ج ٢، ص ٣٠٨).

٣٣ ــ منحة المعبود (ج ١، ص ١٨٧).

٣٤ ــ الدارمي (ج ٢، ص ١٤).

٣٥ ــ كشف الأستار (ج ١، ص ٤٧١، ٤٧٢، ٤٧٣، ٤٧٤، ٤٧٥، ٤٧٦).

٣٦ ــ الوسائل (ج ٧، ص ٥١). ونحوه عن إبن أبي يعفور (ص ٥٢) والكافي (ج٤، ص ١١١). ورواه أيضاً عن علي بن ابراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن سليمان الفراء، عن غير واحد، عن أبي جعفر(ع). والإستبصار (ج ٢، ص ٨٩).

٣٧ ــ الوسائل (ج ٧، ص ٥٢)، والبحار (ج ٩٣، ط.ح، ص ٢٧٢)، وقرب الاسناد (ص ٤٢).

٣٨ ــ البيهقي (ج ٤، ص ٢٦٢).

٣٩ ــ إبن ماجة (ج ١، ص ٥٣٦)، إلاّ أن فيه (إكتحل) دون (ربما) وليس فيه (بالأثمد).

٤٠ ــ الوسائل (ج ٧، ص ١٦٠) وفي الإستبصار (ج ٢، ص ٩٢) والبحار (ج ٩٣، ط.ح، ص ٢٧٢) وقرب الاسناد (ص ٤٣).

٤١ ــ الوسائل (ج ٧، ص ٥٩) والكافي (ج ٤، ص ١١١) والإستبصار (ج ٢، ص ٩١) ونحوه في قرب الاسناد (ص ٤٣).

٤٢ ــ الوسائل (ج ٧، ص ٥٧ و٥٨ و٥٩ و٦٠).

٤٣ ــ الوسائل (ج ٧، ص ٥٩) والكافي (ج ٤، ص ١١١) والإستبصار (ج ٢، ص ٩١) ونحوه في قرب الاسناد (ص ٤٣).

٤٤ ــ البيهقي (ج ٤، ص ٢٧٢).
٤٥ ــ الترمذي (ج ٣، ص ١٠٤).
٤٦ ــ مصنَّف عبدالرزاق (ج ٤، ص ١٩٩) فيه آختلاف يسير في اللفظ فقط.
٤٧ ــ البخاري (ج ٣، ص ٣٨).
٤٨ ــ أبوداود (ج ٢، ص ٣٧) وفيه أن مالاأعد ولا أحصي زيادة مسدد.
٤٩ ــ البيهقي (ج ٤، ص ٢٧٢). وروى البيهقي بسند آخر عن أبي اسحاق الخوارزمي قاضي خوارزم، عن عاصم الأحول، ولكن فيه: قلت أول النهار و آخره؟ قال: نعم.
٥٠ ــ الوسائل (ج ٧، ص ٣٠) وقال في الوسائل عند ذكره الرواية: انَّ هذا الحديث مروي في معاني الأخبار بإسناده، وفي المقنع مرسلاً، والفقيه (ج ٢، ص ٧٢).
٥١ ــ نفس المصدر السابق.
٥٢ ــ البحار (ج ٩٣، ط.ح، ص ٢٧٩ و ٢٨٠).
٥٣ و ٥٤ ــ الوسائل (ج ٧، ص ٢٩) والكافي (ج ٤، ص ١٠٢) والإستبصار (ج ٢، ص ٨٠).
٥٥ ــ البحار (ج ٩٣، ط.ح، ص ٢٨١).
٥٦ ــ الوسائل (ج ٧، ص ٣١).
٥٧ ــ البيهقي (ج ٤، ص ٢٢٤) مع وجود اختلاف في لفظ رواية يحيى بن بكير، إذ قال (فجاءه عرق من طعام).
٥٨ ــ مسلم (ج ٣، ص ١٣٩ و ١٤٠) وليس في رواية بن المثنى (تصدَّق تصدَّق) في أوله ولاقوله (نهاراً).
٥٩ ــ مصنَّف عبدالرزاق (ج ٤، ص ١٩٥).
٦٠ ــ البخاري (ج ٣، ص ٣٩) وفيه آختلاف في بيان المعنى، وليس فيه (تصدَّق تصدَّق).
٦١ ــ أبوداود (ج ٢، ص ٣١٤) وفيها آختلاف في كيفية بيان المعنى الواحد.

٦٢ ــ الدارمي (ج ٢، ص ١١).
٦٣ ــ البيهقي (ج ٤، ص ٢٢١) والترمذي (ج ٣، ص ١٠٢) وروى مالك نحوه في موطئه (ج ١، ص ٢٧٧ و٢٧٨).
٦٤ ــ مسلم (ج ٣، ص ١٣٨).
٦٥ ــ مصنَّف عبدالرزاق (ج ٤، ص ١٩٤) فيه اختلاف يسير باللفظ لايضر.
٦٦ ــ البخاري (ج ٣، ص ٣٩) وفيها آختلاف في بيان المعنى الواحد.
٦٧ ــ إبن ماجة (ج ١، ص ٢٣٤) وفيه آختلاف في بيان المعنى.
٦٨ ــ أبوداود (ج ٢، ص ٣١٣) بالمعنى.
٦٩ ــ مسند الحميدي (ج ٢، ص ٤٤١).
٧٠ ــ الدارقطني (ج ٢، ص ١٩٠ و٢٠٨ و٢٠٩ و٢١٠ و٢١١) وذكر بأسانيد متعددة نحوه.
٧١ ــ الدارمي (ج ٢، ص ١١).
٧٢ ــ الوسائل (ج ٧، ص ٦٨) والكافي (ج٤، ص ١٠٤).
٧٢ ــ الوسائل (ج ٧، ص ٦٨) والكافي (ج ٤، ص ١٠٤).
٧٣ ــ نفس المصدر السابق.
٧٤ ــ البيهقي (ج ٤، ص ٢٢٩).
٧٥ ــ الترمذي (ج ٣، ص ١٠٧).
٧٦ ــ مسلم (ج ٣، ص ١٣٤، ١٣٥ و١٣٦).
٧٧ ــ مصنَّف عبدالرزاق (ج ٤، ص ١٨٨ و١٨٩ و ١٩٠) والبخاري (ج ٣، ص٧٨) وابن ماجة (ج ١، ص٥٣٧ و ص٥٣٨) وأبوداود (ج ٢، ص ٣١١).
٧٨ ــ موطأ مالك بشرح تنوير الحوالك (ج ١، ص٢٧٣ و ٢٧٤).
٧٩ ــ الدارقطني (ج ٢، ص ١٨٠ و١٨١).
٨٠ ــ منحة المعبود (ج ١، ص ١٨٧).
٨١ ــ الدارمي (ج ٢، ص ١٢).

٨٢ ــ البيهقي (ج ٤، ص ٢٣٢). ونقله عن يحيى بن زكريا، عن اسرائيل، عن أبي العنبس، عن الأغر، عن أبي هريرة، عن النبي(ص) مثله (نفس المصدر).
٨٣ ــ البيهقي (ج ٤، ص ٢٣١) وأبوداود (ج ٢، ص ٣١٢).
٨٤ ــ الوسائل (ج ٧، ص ٧٢).
٨٥ ــ الوسائل (ج ٧، ص ٧٢). والظاهر أن الضمير يرجع الى محمد بن الحسن.
٨٦ ــ أبوداود (ج ٢، ص ٣١١).
٨٧ ــ الوسائل (ج ٧، ص ٦١).
٨٨ ــ الوسائل (ج ٧ ص، ٦١، و٣٣).
٨٩ ــ الوسائل (ج ٧، ص ٦٠). الكافي (ج ٤، ص ١٠٨). وروى نحوه بسند آخر عن محمد بن اسماعيل، عن الفضل بن شاذان وأبو علي الأشعري، عن محمد بن عبدالجبار، جميعاً عن صفوان، عن ابن مسكان، عن الحلبي، عن الصادق (ع) وفيه: (إذا تقيأ الصائم، فعليه قضاء ذلك اليوم مثله).
٩٠ ــ الوسائل (ج ٧، ص ٦٢). وذكر الحديث بتمامه ص ٥٦. راجع رؤية الحجامة.
٩١ ــ البيهقي (ج ٤، ص ٢١٩) والترمذي (ج ٣، ص ٩٨) وراجع الدارقطني (ج ٢، ص ١٨٤ و ١٨٥).

٩٢ ــ إبن ماجة (ج ١، ص ٥٣٦)، وليس فيه: (وهو صائم) وفيه (من آستقاء) بدل (ان استقاء).
٩٣ ــ المستدرك (ج ١، ص ٤٢٦).
٩٤ ــ البيهقي (ج ٤، ص ٢١٩).
٩٥ ــ أبوداود (ج ٢، ص ٣١٠).
٩٦ ــ البيهقي (ج ٤، ص ٢٢٠) ورواه الترمذي كما ذكرناه في رواية الحجامة (راجع رواية الحجامة).
٩٧ و٩٨ ــ الوسائل (ج ٧، ص ٣٣) ونقله في الوسائل عن الكافي بسنده مثله. وفي الكافي (ج ٤، ص ١٠١).
٩٩ ــ الوسائل (ج ٧، ص ٣٣). الكافي (ج ٤، ص ١٠١).

١٠٠ ــ البيهقي (ج ٤، ص ٢٢٩).
١٠١ ــ الترمذي (ج ٣، ص ١٠٠).
١٠٢ ــ مسلم (ج ٢، ص ١٦٠).
١٠٣ ــ البخاري (ج ٣، ص ١٥٧).
١٠٤ ــ مجمع الزوائد (ج ٣، ص ١٥٧).
١٠٥ ــ الدارقطني (ج ٢، ص ١٧٨ و١٧٩ و١٨٠).
١٠٦ ــ الدارمي (ج ٢، ص ١٣).
١٠٧ ــ البيهقي (ج ٤، ص ٢٢٩).
١٠٨ ــ إبن ماجة (ج ١، ص ٥٣٥).
١٠٩ ــ الوسائل (ج ٧، ص ٢٢) والكافي (ج ٤، ص ١٠٩).
١١٠ ــ البيهقي (ج ٤، ص ٢٦٣).
١١١ ــ أبوداود (ج ٢، ص ٣٠٧).
١١٢ ــ مصنَّف عبدالرزاق (ج ٤، ص ٢٠٦)، وليس فيه من العطش أوالحر.
١١٣ ــ الوسائل (ج ٧، ص ٧٥) والكافي (ج ٤، ص ١١٤). وروى نحوه عن علي بن ابراهيم عن أبيه. عن ابن أبي عمير كالشيخ.
١١٤ ــ الإستبصار (ج ٢، ص ٩٥).
١١٥ ــ البيهقي (ج ٤، ص ٢٦١).
١١٦ ــ الوسائل (ج ٧، ص ٥٦). راجع ماروياه في باب الحجامة وباب عدم جواز القيء عمداً.
١١٧ ــ البيهقي (ج ٤، ص ٢٦٤). وراجع في مدارك هذا الحديث ماروياه في باب الإحتجام وماروياه في باب عدم جواز القيء عمداً.

آداب روزہ

(ا) آداب روزہ کا لحاظ نہ رکھنے والے کے روزے کا بھوک اور پیاس کے سوا کوئی اثر نہیں۔
(ب) سب وشتم، فحش گوئی اور بے ہودہ باتوں سے پرہیز کرنا چاہئے۔
(ج) خوشبو لگانا مستحب ہے۔
(د) سحر کھانا مستحب ہے۔
(ہ) سحر میں کھجور کھانا مستحب ہے۔
(و) جن چیزوں سے افطار کرنا چاہئے۔
(ز) وقت افطار کیا کہنا چاہئے۔
(ح) افطار کرانے والے سے کیا کہنا چاہئے۔
(ط) روزے دار کو افطار کرانا مستحب ہے۔
(ی) جب روزے دار کے سامنے کھانا آتا ہے تو فرشتے اس پر صلوات بھیجتے ہیں۔
(ک) جب برادر مومن کھانے کی دعوت دے تو روزہ توڑ دینا مستحب ہے۔

آداب روزہ کی رعایت نہ کرنے والے کے روزے کا بھوک اور پیاس کے سوا کوئی اثر نہیں۔

روایات اہل بیتؑ :

۱ ــ کتاب الإمامة والتبصرة عن سهل بن أحمد، عن محمد بن محمد بن الأشعث، عن موسى بن اسماعيل بن موسى بن جعفر، عن أبيه عن آبائه(ع)، قال: قال رسول الله(ص): «رُبَّ قائم حظُّه من قيامه السهر، وربَّ صائم حظه من صيامه العطش»[۱]، ونحوه في أسرار الصلاة[۲]. وفي نهج البلاغة: «كم من صائم ليسَ له من صيامه إلاّ الظمأ وكم من قائم ليس له من قيامهِ إلاّ السهر والعناء، حبذا الأكياس وإفطارهم»[۳].

۱۔ ..... موسیٰ بن اسماعیل بن امام موسیٰ کاظمؑ اپنے آباؤ اجدادؑ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ کا ارشاد ہے : کتنے ہی ایسے عابد شب زندہ دار ہیں جن کی عبادت کا بے خوابی کے سوا کوئی اثر نہیں اور کتنے ہی ایسے روزے دار ہیں جنھیں اپنے روزے سے پیاس کے سوا کچھ نہ ملے گا ...

نہج البلاغہ میں ہے : بہت سے روزہ دار ایسے ہیں جنھیں روزوں کا ثمرہ بھوک پیاس کے سوا کچھ نہیں ملتا اور بہت سے عابد شب زندہ دار ایسے ہیں جنھیں عبادت کے نتیجہ میں جاگنے اور زحمت اٹھانے کے سوا کچھ نہیں ملتا۔ زیرک و دانا لوگوں کا سونا اور روزہ نہ رکھنا بھی قابل ستائش ہے۔

روایات اہل سنّت :

۱ ــ حدثنا عمرو بن رافع، حدثنا عبدالله بن المبارك ، عن أُسامة بن زيد، عن سعيد المقبري، عن أبي هريرة، قال: قال رسول الله(ص): «رُبَّ صائم ليس له من صيامه إلاّ الجوع، وربَّ قائم ليس له من قيامه إلاّ السهر»[۱]. ورواه الحاكم، عن أبي بكر

المروزي عن أبي الموجّه، عن قتيبة بن سعيد، عن اسماعيل بن جعفر، عن عمرو بن أبي عمرو، عن سعيد مثله۵.

۱۔ ..... ابوہریرہ کی روایت ہے کہ رسولؐ اللہ نے ارشاد فرمایا: بہت سے روزے دار ایسے ہیں جنھیں روزے کا ثمرہ بھوک کے سوا کچھ نہیں ملتا اور بہت سے عابد شب زندہ دار ایسے ہیں، جنھیں عبادت کے ثمرہ میں بے خوابی کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا ..... .

سب وشتم، فحش گوئی اور بے ہودہ باتوں سے پرہیز کرنا چاہئے

روایات اہل بیتؑ :

۱ ــ في المجالس، عن أحمد بن هارون الفامي، عن محمد بن عبدالله بن جعفر، عن أبيه عن بنان بن محمد بن عيسى، عن أبيه، عن عبدالله بن المغيرة، عن اسماعيل بن مسلم السكوني، عن الصادق جعفر بن محمد(ع)، عن أبيه(ع)، قال: قال رسول الله(ص): «ما من عبد يصبح صائماً فيشتم، فيقول: إني صائم سلام عليك، إلاّ قال الربُّ تبارك وتعالى: استجار عبدي بالصوم من عبدي أجيروه من ناري وأدخلوه جنتي»۶. ونحوه مارواه في الكافي، عن علي بن ابراهيم، عن هارون بن مسلم، عن مسعدة بن صدقة، عن أبي عبدالله۷. ونقله في البحار، عن الأمالي بالسند المتقدم ذكره في المجالس ونقله عن ثواب الأعمال، عن أبي، عن الحميري، عن بنان مثله، ونقل نحوه، عن نوادر الراوندي بسنده الى الإمام موسى بن جعفر عليهما السّلام۸. ومثله عن الجعفريات، عن محمد، عن موسى، عن أبيه، عن جده، عن الصادق(ع)۹. وأرسله الصدوق، عن النبي(ص)۱۰.

۱۔ ..... امام جعفر صادقؑ اپنے پدر بزرگوار سے روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے: جب کسی روزے دار بندے کو گالی دی جاتی ہے اور وہ کہتا ہے تم سلامت رہو میں روزہ سے ہوں تو اس وقت خداوند تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے۔ میرے ایک بندے نے دوسرے

بندے سے روزہ کے ذریعے پناہ چاہی ہے، اسے میرے جہنم سے پناہ دو اور میری جنت میں داخل کردو . . . . . .

۲ ــ محمد بن يعقوب، عن محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد، عن الحسين بن موسى، عن غياث، عن اسحاق بن عمار، عن أبي عبدالله (ع)، قال: قال رسول الله (ص): «إنّ الله كره لي ست خصال، ثم كرههن للأوصياء من ولدي وأتباعهم من بعدي، الرفث في الصوم»[۱۱]. ونقله في البحار، عن الخصال، عن العطار، عن سعد، عن الخشّاب، عن غياث بن ابراهيم، عن اسحاق بن عمار، عن أبي عبدالله مثله. ونقله عن الأمالي، عن ابن الوليد، عن الصفار، عن ابن عيسى، عن الحسين بن موسى، عن غياث، عن الصادق (ع) مثله. ونقله عن المحاسن، عن أبي، عن محمد بن سليمان، عن أبيه، عن أبي عبدالله نحوه[۱۲]. وأرسله الصدوق، عن النبي (ص)[۱۳].

۲ــ . . . . . اسحاق بن عمار امام صادقؑ سے روایت کرتے ہیں کہ پیغمبر اسلام نے فرمایا: خداوند عالم نے میرے لئے چھ خصلتوں کو ناپسند فرمایا ہے۔ پھر میں نے اپنے بعد انھیں اپنے اوصیاء کے لئے جو میری اولاد سے ہوں گے اور ان کے پیروکاروں کے لئے ناپسند قرار دیا ہے ان ناپسند خصلتوں میں سے ایک حالت روزہ میں فحش گوئی . . . . . .

۳ ــ محمد بن الحسن بإسناده، عن علي بن مهزيار، عن الحسن، عن القاسم، عن علي، عن أبي بصير، قال: قال أبو عبدالله (ع): «الصيام ليس من الطعام والشراب، والإنسان ينبغي أن يحفظ لسانه من اللغو والباطل في رمضان وغيره»[۱۴].

۳ــ . . . . . ابوبصیر کا بیان ہے کہ امام صادقؑ نے فرمایا: روزہ صرف کھانے پینے سے اجتناب کا نام نہیں بلکہ انسان کو چاہئے کہ رمضان و غیر رمضان میں لغو و بے ہودہ باتوں سے اپنی زبان کو محفوظ بھی رکھے۔

روایات اہل سنّت:

۱ ــ أخبرنا أبو عبدالله الحافظ وأبو محمد عبدالله بن يوسف الأصبهاني، قالا:

انبأ أبو عبدالله محمد بن يعقوب بن يوسف الشيباني الحافظ، حدثنا أبراهيم عن عبدالله السعدي، أنبأ روح بن عبادة، حدثنا ابن حريج، أخبرني عطاء، عن أبي صالح الزيات، أنه سمع أبا هريرة يقول: قال رسول الله (ص): «كل عمل ابن آدم له، إلاّ الصيام، فإنه لي، وأنا أجزي به. الصوم جنة، فإذا كان يوم صوم أحدكم، فلا يرفث يومئذ ولا يسخب، فإنْ سابه أحد أوقاتله فليقل إني آمروصائم، والذي نفس محمد بيده لخلوف فم الصائم أطيب عند الله يوم القيامة من ريح المسك. وللصائم فرحتان يفرح بها: إذا أفطر فرح بفطره، وإذا لقي ربه فرح بصومه»[۱۵]. ونحوه ما رواه مسلم، عن حرملة بن يحيى، عن ابن وهب، عن يونس، عن ابن شهاب، عن سعيد، عن أبي هريرة. ورواه مسلم أيضاً، عن محمد بن رافع، عن عبدالرزاق، عن ابن جريج مثله[۱۶]. وروى عبدالرزاق نحوه، عن معمر، عن الزهري، عن ابن المسيب، عن ابن جريج مثله[۱۸]. وأخرج ابن ماجة نحوه، عن أبي بن أبي شيبة، عن معاوية ووكيع، عن الأعمش، عن أبي صالح ۱۹. وروى نحوه ابن ماجة وذكرناه، فراجع. ونحوه بنقيصة في أوله وآخره، عن محمد بن يزيد، عن معن، عن خارجة بن سليمان، عن يزيد بن رومان، عن عروة، عن عائشة[۲۰]. وأخرج أبو داود نحوه، عن عبدالله بن مسلمة القعنبي، عن مالك، عن أبي الزناد، عن الأعرج، عن أبي هريرة[۲۱]. وأخرج البزار نحوه، عن حمزة بن مالك، عن سفيان بن حمزة، عن كثير، عن الوليد وعن المطلب، عن أبي هريرة[۲۲].

۱۔ ..... ابوہریرہ کی روایت ہے کہ پیغمبر اسلام نے فرمایا: بنی آدم کے تمام اعمال خود ان کے اپنے لئے ہیں سوائے روزہ کے کہ وہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا روزہ سپر ہے چنانچہ جب کبھی تم میں سے کوئی شخص روزے رکھے تو نہ گندی گفتگو کرے اور نہ شور وغل مچائے اگر کوئی اس سے بدکلامی یا لڑائی جھگڑا کرے تو اسے کہہ دینا چاہئے کہ میں روزے دار ہوں، قسم اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمد کی جان ہے۔ روز قیامت خداوند عالم کے نزدیک روزہ دار کے منہ کی بو مشک کی خوش بو سے بھی زیادہ پسندیدہ ہوگی۔ روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہوتی ہیں اور وہ ان سے محفوظ ہوتا ہے: جب وہ روزہ کھولتا ہے تو افطار سے محفوظ ہوتا ہے اور جب اپنے پروردگار سے ملاقات کرتا ہے تو اپنے روزہ سے لطف اندوز ہوتا ہے .....

۲ ــ أخبرنا أبو زكريا بن أبي اسحاق، أنبأ أبوسهل أحمد بن محمد بن عبدالله بن زياد القطان، حدثنا أحمد بن محمد بن عيسى القاضي، حدثنا القعنبي، عن مالك (ح

وأخبرنا) أبو عبدالله الحافظ، حدثنا أبو النضر الفقيه، حدثنا عثمان بن سعيد، حدثنا القعنبي فيما قرأ على مالك، عن أبي الزناد، عن الأعرج، عن أبي هريرة أن رسول الله (ص) قال: «الصيام جنة، فإذا كان أحدكم صائماً فلا يرفث ولايجهل، فإنْ امرؤ قاتله أو شاتمه فليقل إني صائم»[۲۳]. ومثله ما أخرجه مسلم، عن زهيربن حرب، عن سفيان، عن أبي الزناد مثله[۲۴]. ورواه عبدالرزاق، عن معمر، عن همام، عن أبي هريرة مثله[۲۵]. وأخرجه البخاري، عن عبدالله بن مسلمة، عن مالك مثله[۲۶]. وأخرج ابن ماجة نحوه، عن محمدبن الصباح، عن جرير، عن الأعمش، عن أبي صالح، عن أبي هريرة[۲۷]. وأخرج النسائي نحوه عن ابراهيم بن الحسن، عن حجاج، عن ابن جريج، عن عطاء، عن أبي صالح، عن أبي هريرة[۲۸]. وأيضاً نحوه، عن محمدبن حاتم، عن سويد، عن عبدالله، عن ابن جريج مثل السابق. وروى الحميدي، عن سفيان، كمسلم[۲۹].

۲۔ ..... ابوہریرہ سے روایت ہے کہ پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا: روزہ سپر ہے، چنانچہ اگر تم میں سے کوئی روزہ رکھے تو اسے چاہئے کہ گندی اور جاہلانہ گفتگو سے پرہیز کرے اور اگر کوئی شخص اسے گالی دے یا لڑائی جھگڑا کرے تو اسے کہدینا چاہئے کہ میں روزہ سے ہوں . . . . . .

۳ ــ أخبرنا أبو عبدالله الحافظ وأبوبكربن الحسن القاضي وأبوزكريابن أبي اسحاق المزكي، قالوا: حدثنا أبوالعباس محمدبن يعقوب، حدثنا بحربن نصر، قال: قُرئ على ابن وهب، أخبرك انس بن عياض الليثي، عن الحارث بن عبدالرحمن، عن عمه، عن أبي هريرة، قال: قال رسول الله (ص): «ليس الصيام من الأكل والشرب فقط إنما الصيام من اللغو والرفث، فإن سابك أحد أو جهل عليك فقل إني صائم»[۳۰]. ونحوه مارواه مسلم، عن زهيربن حرب، عن ابن عيينة، عن أبي الزناد، عن الأعرج، عن أبي هريرة[۳۱]. وأخرجه الحاكم، عن أبي بكر الفقيه، عن موسى بن اسحاق، عن أبي، عن أنس مثله[۳۲].

۳۔ ..... ابوہریرہ کا بیان ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا روزہ صرف کھانے پینے سے اجتناب کا نام نہیں ہے، بلکہ روزہ فحش گوئی اور بے ہودہ باتوں سے اجتناب سے عبارت ہے، چنانچہ اگر کوئی شخص تم سے بدکلامی کرے یا جاہلانہ روش اختیار کرے تو کہدو میں روزے سے ہوں۔۔۔

خوشبو لگانا مستحب ہے

روایات اہل بیتؑ :

۱ ــ عدة من أصحابنا، عن أحمد بن محمد بن خالد، عن أبيه عن عبدالله بن الفضل النوفلي، عن الحسن بن راشد، قال: كان أبو عبدالله (ع) إذا صام تطيَّب بالطيب، ويقول: «الطيب تحفة الصائم»[۳۳]. رواه الصدوق بسنده، عن الحسن بن راشد مثله[۳۴].

۱۔ ..... حسن بن راشد کہتے ہیں امام صادقؑ جب روزہ رکھتے تھے تو خوشبو لگاتے تھے اور فرماتے تھے، خوشبو روزہ دار کا تحفہ ہے ....

۲ ــ البحار، عن الخصال، عن أبي عن السعدآبادي، عن البرقي، عن الكوفي عن محمد بن سنان، عن عبدالله بن أيوب، عن عبدالسلام الإسكاف، عن عمير بن مأمون، عن الحسن بن علي (ع)، قال: «تحفة الصائم أن يدهن لحيته ويجمر ثوبه»[۳۵].

۲۔ ..... عمیر بن مامون کا بیان ہے کہ امام حسنؑ نے فرمایا: روزے دار کا تحفہ ہے کہ اپنی داڑھی میں تیل لگائے اور کپڑوں کو معطر کرے۔

روایت اہل سنت :

۱ ــ حدثنا أحمد بن منيع، حدثنا أبو معاوية، عن سعد بن طريف، عن عمير بن مأمون، عن الحسن بن علي (ع)، قال: قال رسول الله (ص): «تحفة الصائم الدهن والمجمر»[۳۶].

۱۔ ..... عمیر بن مامون امام حسنؑ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا: روزہ دار کا تحفہ تیل اور خوشبو ہے۔

سحر کھانا مستحب ہے۔

روایات اہل بیتؑ:

۱ ــ وعنه ــ علي بن محمد ــ عن أبيه، عن النوفلي، عن السكوني، عن جعفر(ع)، عن آبائه عليهم السلام، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: «السحور بركة»[۳۷].

أقول: ظاهر الوسائل أن الضمير يرجع الى ــ علي بن محمد ــ ولكن في الكافي أن الراوي هو علي بن ابراهيم، ويمكن حمل الضمير في (عنه) عليه[۳۸]. ونقل الحديث في البحار، عن كتاب الإمامة والتبصرة، عن أحمد بن علي، عن محمد بن الحسن، عن الصفار، عن ابراهيم بن هاشم مثله[۳۹]. وأرسله الفقيه[۴۰].

۱۔ ..... سکونی کا بیان ہے: امام جعفر صادقؑ اپنے آباء واجداد سے روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ کا ارشاد ہے: سحر کھانے میں برکت ہے .....

۲ ــ أخبرنا محمد، حدثني موسى، حدثنا أبي، عن أبيه، عن جده جعفر بن محمد(ع) عن أبيه(ع)، عن جده علي بن الحسين(ع)، عن أبيه(ع)، عن علي(ع) قال: قال رسول الله(ص): «إنَّ الله وملائكته يصلُّون على المتسحرين»[۴۱].

۲۔ ..... حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: خدا اور اس کے فرشتے سحر کھانے والوں پر درود بھیجتے ہیں۔

روایات اہل سنت:

۱ ــ أخبرنا أبوطاهر الفقيه وأبومحمد عبدالله بن يوسف، قالا: أنبأ أبوبكر محمد بن الحسين القطان، حدثنا ابراهيم بن الحارث البغدادي، حدثنا يحيى بن أبي بكير، حدثنا شعبة، عن (ح وأخبرنا) أبوعبدالله الحافظ، أخبرني عبدالرحمن بن الحسن

القاضي، حدثنا ابراهيم بن الحسين، حدثنا آدم، حدثنا شعبة، حدثنا عبدالعزيز بن صهيب، قال: سمعت أنس بن مالك يقول: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «تسحّروا، فإنَّ في السحور بركة». رواه بأسانيد متعددة،، ورواه مسلم، عن يحيى بن يحيى، عن هشيم، عن أبن صهيب وعن أبن أبي شيبة وابن حرب، عن ابن عُلَيّة، عن ابن صهيب مثله، وعن قتيبة مثل الترمذي،،. ورواه عبدالرزاق، عن معمر، عن عبدالعزيز مثله ورواه أيضاً، عن الثوري، عن أبن أبي ليلى، عن عطاء، عن أبي هريرة،،. وأخرجه البخاري، عن آدم مثله،،. وأخرجه ابن ماجة، عن أحمد بن عبدة، عن حماد بن زيد، عن عبدالعزيز بن صهيب مثله،،. وأخرجه النسائي، عن عبيدالله وعن محمد بن بشار، عن عبدالرحمن مثله،،. وأخرج حديث البيهق عن قتيبة مثله. وأخرجه بأسانيده المتعددة، عن أبي هريرة، فراجع،،. وأخرجه أبو داود الطيالسي، عن أبي عوانة، عن قتادة، عن أنس،،. وأخرجه الدارمي، عن سعيد بن عامر، عن شعبة مثله،،. وأخرجه البزار، عن محمد بن أبي صفوان، عن أبي داود، عن محمد بن ثابت البناني، عن أبيه، عن أنس،،.

۱۔ ..... انس بن مالک راوی ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا: سحر کھاؤ کیونکہ سحری میں برکت ہے .....

۲ ــ وعن ابن عمر، قال رسول الله (ص): «إنَّ الله وملائكته يصلّون على المتسحرين»،،. وأخرج البزار، عن ميمون بن الأصبغ النصيبي، عن عبدالله بن صالح، عن الليث بن سعد، عن هشام بن سعد، عن حاتم بن أبي نصر، عن عبادة بن نسي، عن صحابي: أن النبي (ص) صلّى على المتسحرين،،.

۲۔ ابن عمر کہتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا: خدا اور اس کے فرشتے سحر کھانے والوں پر درود بھیجتے ہیں ..... عبادہ بن نسی ایک صحابی سے نقل کرتے ہیں کہ پیغمبرؐ نے سحر کھانے والوں پر صلوٰۃ بھیجی ہے۔

سحر میں کھجور کھانا مستحب ہے:

روایت اہل بیتؑ:

۱ ــ عن محمد بن الحسن، عن الحسن بن علي بن يوسف، عن عبدالله بن سالم، عن سيف بن عميرة، عن عمرو بن شمر، عن جابر، قال: سمعت أبا جعفر(ع)، يقول: «كان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يفطر على الأسودين، قلت: يرحمك الله وما الاسودان، قال: التمر والماء والزبيب والماء ويتسحرهما»[۵۵].

أقول: وهذا الحديث ينفع في الباب الآتي.

۱ ..... جابر کا بیان ہے کہ میں نے امام باقرؑ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ: رسول اللہؐ دو سیاہ چیزوں سے افطار فرماتے تھے۔ میں نے عرض کیا خدا آپ پر رحمت نازل کرے۔ وہ دونوں سیاہ چیزیں کیا ہیں؟ حضرتؑ نے فرمایا ایک کھجور اور پانی، دوسرے کشمش اور پانی، نیز سحر میں بھی یہی تناول فرماتے تھے۔

روایت اہل سنّت:

۱ ــ أخبرنا أبوالحسن المقري، أنبأ الحسن بن محمد بن اسحاق، حدثنا يوسف بن يعقوب، حدثنا محمد بن أبي، حدثنا ابن أبي الوزير هو أبو المطرف، حدثنا محمد بن الموسى المدني، عن المقبري، عن أبي هريرة، عن النبي صلى الله عليه وسلم، قال: «نعم سحور المؤمن التمر»[۵۶]. ونقله الهيثمي، عن البزار، عن جابر، وقال: ان رجاله رجال الصحيح[۵۷]. وأخرجه البزار، عن رجاء بن محمد السقطي ومحمد بن معمر البحراني، عن أبي عامر عبدالملك، عن زمعة، عن عمرو بن دينار، عن جابر[۵۸].

۱۔ ..... ابوہریرہ کہتے ہیں رسولؐ خدا نے فرمایا: مومن کے لیے بہترین سحری کھجور ہے۔

.....

جن چیزوں سے افطار کرنا چاہئے

روایات اہل بیتؑ

۱ ــ علي بن موسى بن طاووس (في الإقبال) نقلاً عن كتاب الصيام لعلي بن الحسن بن فضال بإسناده، عن جابر، عن أبي جعفر(ع)، قال: «كان رسول الله (ص) يفطر على الأسودين. قلت: رحمك الله وما الأسودان؟ قال: التمر والماء والرطب والماء»۵۹. ونحوه ما رواه في الكافي، عن علي بن ابراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير بن مهزم، عن طلحة بن زيد، عن الصادق(ع) ان النبي (ص) كان يفطر على التمر في زمن التمر، وعلى الرطب في زمن الرطب. وروى مثله باختلاف يسير وزيادة (أول ما يفطر عليه)، عن ابن ابراهيم، عن أبيه، عن جعفر بن عبدالله الأشعري، عن ابن القداح، عن أبي عبدالله(ع).۶۰. ونقل المتن الأخير في البحار، عن المحاسن، عن جعفر بن محمد الأشعري مثله. وعن أبي، عن أبن أبي عمير، عن ابراهيم بن مهزم، عن طلحة بن زيد مثله۶۱.

۱۔ ..... جابر، امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ: رسول خداؐ دو سیاہ چیزوں سے افطار فرماتے تھے۔ میں نے عرض کیا، خدا آپؐ پر رحمت نازل فرمائے وہ سیاہ چیزیں کیا ہیں؟ حضرتؐ نے فرمایا: "خرما اور پانی، کھجور اور پانی.....

..... طلحہ بن زید امام صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ: پیغمبرؐ خرما کے زمانے میں خرما سے اور کھجور کے زمانے میں کھجور سے افطار فرماتے تھے .....

۲ ــ محمدبن يعقوب عنه ــ عليبن ابراهيم ــ عن أبيه، عن النوفلي عن السكوني، عن جعفر، عن أبيه (ع)، قال: «كان رسول الله (ص) إذا صام فلم يجد الحلو، أفطر على الماء»[۴۲].

۳۔ ..... سکونی امام صادقؑ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ کے پدر بزرگوار نے فرمایا: اگر رسول خداؐ کو روزے میں کوئی میٹھی چیز نہ ملتی تو آپؐ پانی سے افطار فرماتے تھے۔

روایات اہل سنّت

۱ ــ وقد أخبرنا أبوبكربن فورك، أنبأ عبدالله بن جعفر، حدثنا يونس بن حبيب، حدثنا أبوداود الطيالسي، حدثنا شعبة، عن عاصم، قال: سمعت حفصة بنت سيرين تحدّث عن الرباب، عن سلمان بن عامر، ان النبي (ص) قال: «إذا صام أحدكم فليفطر على التمر، فإن لم يجد فعلى الماء فانه طهور»[۴۳]. وروى الترمذي، عن محمدبن عمربن علي المقدمي، عن سعيدبن عامر، عن شعبة، عن عبدالعزيزبن صهيب، عن أنس مثله. ونقل سنده أيضاً كما هو الموجود عندالبيهقي[۴۴]. مما يعلم معه أن المتن واحد والإختلاف الموجود بينها إنما هومن الرواة. وأخرجه ابن ماجة، عن عثمان بن أبي شيبة، عن عبدالرحيم بن سليمان ومحمدبن فضيل (ح)، وعن أبي بكربن أبي شيبة، عن محمدبن فضيل، عن عاصم الأحول مثله[۴۵]. ورواه الحاكم، عن أبي العباس، عن محمدبن اسحاق، عن سعيد مثل الترمذي، وعن ابراهيم القاري، عن عثمان بن سعيد عن قيس بن حفص، عن عبدالواحدبن زياد، عن عاصم مثل البيهقي[۴۶]. ورواه أبو داود، عن مسدد، عن عبدالواحد، عن عاصم مثله[۴۷]. ورواه الحميدي، عن سفيان، عن عاصم[۴۸] ورواه الدارمي، عن أبي النعمان، عن ثابت بن يزيد، عن عاصم[۴۹].

۱۔ ..... سلمان بن عامر کا بیان ہے کہ پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی روزہ رکھے تو اسے چاہئے کہ خرما سے افطار کرے اور اگر خرما نہ ملے تو پانی سے کیونکہ یہ پاک و پاکیزہ ہے۔ .....

٢ ــ أخبرنا أبو عبدالله الحافظ، حدثنا أبوالعباس محمدبن يعقوب، حدثنا محمدبن اسحاق الصغاني، حدثنا سعيدبن عامر، حدثنا شعبة، عن عبدالعزيزبن صهيب، عن أنس بن مالك قال: قال رسول الله (ص): «من وجد تمراً فليفطر عليه، ومن لا، فليفطر على الماء فإنه طهور». ٧٠ وروى عبدالرزاق مثله باختلاف في اللفظ يسير، عن هشام بن حسان، عن حفصة بنت سيرين، عن الرباب، عن سلمان بن عامر، عن النبي (ص). ورواه أيضاً عن الثوري، عن عاصم، عن أم الهذيل، عن الرباب، عن سلمان مثله ٧١. وأخرجه الحاكم، عن أبي العباس مثله ٧٢. وأخرجه الترمذي، عن محمدبن عمر المقدمي، عن سعيد مثله ٧٣.

۲ ـ ..... انس بن مالک کہتے ہیں رسول خداؐ کا ارشاد ہے: جس شخص کو خرما مل جائے اسے خرما سے افطار کرنا چاہئے اور جسے خرما میسر نہ ہو اسے پانی سے افطار کرنا چاہئے، کیونکہ یہ پاک و پاکیزہ ہے .....

روایات اہل بیتؑ: دعائے افطار

١ ــ محمدبن يعقوب، عن علي بن ابراهيم، عن أبيه، عن النوفلي، عن السكوني، عن جعفر(ع)، عن آبائه(ع) ان رسول الله (ص) كان إذا أفطر، قال: اللّهم لَكَ صمنا، وعلي رِزقكَ أفطرنا، فتقبله منّا ذهب الظمأ، وابتلّت العروق، وبقي الأجر ٧٤. ونقله في البحار، عن مكارم الأخلاق من مجموع أبي، عن الصادق(ع) مثله ٧٥. ومثله في الجعفريات، عن محمد، عن موسى، عن أبيه، عن جده، عن الصادق(ع) ٧٦. وأرسله الصدوق، عن النبي (ع) مثله ٧٧.

۱ ـ ..... سکونی کا بیان ہے کہ امام صادقؑ نے اپنے آباؤ اجداد سے نقل فرمایا ہے کہ: رسول خداؐ وقت افطار فرماتے تھے: اللّٰھم لک صمنا وعلیٰ رزقک افطرنا، فتقبل منا ذھب الظماء وابتلت العروق وبقی الاجر .....

٢ ــ محمدبن الحسن بإسناده، عن علي بن الحسين، عن محمدبن الحسن بن أبي الجهم، عن عبدالله بن ميمون القداح، عن أبي عبدالله، عن أبيه(ع) قال: جاء قنبر مولى علي(ع) بفطره اليه، قال: فجاء بجراب فيه سويق (إلى أن قال:) فلما أراد أن يشرب،

قال: بسم الله، اللهم لك صمنا، وعلى رزقك أفطرنا، فتقبل منّا إنك أنت السميعُ العليم[۷۸]. وروى في البحار، عن كتاب «فضائل الأشهر الثلاثة» عن محمد بن أبراهيم بن اسحاق، عن أحمد بن محمد الهمداني، عن علي بن الحسن بن علي بن فضال، عن أبيه، عن الرضا (ع): ان من قال نحوه عند الإفطار غُفرله[۷۹].

۲۔ ..... میمون قداح امام صادقؑ سے روایت کرتے ہیں کہ امام محمد باقرؑ نے فرمایا: حضرت علیؑ کے غلام قنبر وقت افطار حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے سامنے ستو پیش کیا (یہاں تک فرمایا کہ) جب حضرت نے ستو پینا چاہا تو کہا: بسم اللہ، اللّٰھم لک صمنا وعلیٰ رزقک افطرنا فتقبل منا انک انت السمیع العلیم ..... علی بن فضال اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ امام رضاؑ نے فرمایا: جو وقت افطار یہ (مذکور فوق) دعا پڑھے گا اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

روایات اہل سنّت

۱ ــ أخبرنا أبو عبدالله الحافظ وأبو بكر القاضي، قالا: حدثنا أبوالعباس الأصم، حدثنا يحيى بن أبي طالب (ح وأبنأ) أبو عبدالله الحافظ، أبنأ أبوحامد أحمد بن محمد الخطيب بمرو، حدثنا ابراهيم بن هلال، قالا: حدثنا علي بن الحسن بن سقيف، أبنأ الحسين بن واقد، حدثنا مروان بن سالم المقفع، قال: رأيت ابن عمر، فذكر الحديث، قال: وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أفطر قال: ذهب الظمأ، وآبتلت العروق، وثبت الأجر إن شاء الله تعالى.[۸۰] ورواه الحاكم، عن أبي حامد مثله[۸۱]. ورواه أبو داود، عن عبدالله بن محمد بن يحيى، عن علي بن الحسن[۸۲]. ورواه الدارقطني، عن الحسين بن اسماعيل، عن علي بن مسلم؛ عن علي بن الحسن[۸۳].

۱۔ ..... ابن عمر کا بیان ہے کہ رسول خداؐ، وقت افطار فرماتے تھے: ذھب الظماء وابتلّت العروق، وثبت الاجر ان شاء اللّٰہ تعالیٰ .....

۲ ــ أخبرنا أبوعلي الروذ باري، أبنأ أبوبكربن داسة، حدثنا أبوداود، حدثنا مسدد، حدثنا هشيم، عن حصين، عن معاذبن زهرة أنه بلغه أن النبي(ص) كان إذا أفطر، قال: «اللّهم لكَ صمتُ، وعلى رِزقكَ أفطرت»[۸۴]. ونقل الهيثمي نحوه، عن أنس بن مالك وعن ابن عباس وفيه زيادة: «فتقبل مني إنكَ أنتَ السميعُ العليم». ونقله عن الطبراني في الكبير[۸۵]. ورواه الدارقطني، كما نقله الهيثمي، عن اسحاق بن محمد، عن يوسف بن موسى، عن عبدالملك بن هارون بن عنترة، عن أبيه عن جده، عن ابن عباس[۸۶].

۲۔ ..... معاذ بن زہرہ کہتے ہیں کہ مجھے یہ اطلاع ملی ہے کہ پیغمبرؐ وقت افطار فرماتے تھے: اللّٰھم لک صمت وعلیٰ رزقک افطرت .... ابن عباس سے منقولہ روایت میں اس جملہ کا اضافہ ہے: فتقبّل منّی انک انت السمیع العلیم .....

افطار کرانے والے سے کیا کہنا چاہیئے۔

روایت اہل بیتؑ

۱ ــ أخبرنا محمد، حدثني موسى، حدثنا أبي، عن أبيه، عن جده جعفربن محمد(ع)، عن أبيه(ع)، عن جده علي بن الحسن(ع)، عن أبيه(ع)، عن علي(ع)، قال «كان رسول الله(ص) إذا أفطر عند قوم، قال: أفطر عندكم الصائمون، وأكل طعامكم الأبرار، وصلّت عليكم الأخيار»[۸۷].

۱۔ ..... حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ رسول خداؐ جب کسی کے یہاں افطار کرتے تو فرماتے تھے: تمہارے یہاں روزے داروں نے افطار کیا، تمہارے کھانے کو خدا کے نیک بندوں نے تناول کیا اور اخیار نے تم پر درود بھیجا۔"

روایت اہل سنت

۱ ــ أخبرنا أبوزكريابن أبي أسحاق حدثنا أبوالعباس (هوالأصم) حدثنا

محمد بن عبيد الله المنادي، حدثنا يزيد بن هارون، أبنأ هاشم الدستوائي، عن (ح وأخبرنا) أبوالحسن علي بن محمد المقري، حدثنا الحسن بن محمد بن اسحاق، حدثنا يوسف بن يعقوب، حدثنا مسلم بن ابراهيم الدستوائي، حدثنا يحيى بن أبي كثير، عن أنس بن مالك، قال: كان رسول الله (ص) إذا أفطر عند قوم، قال لهم: أفطر عندكم الصائمون، وأكل طعامكم الأبرار، وتنزّلت عليكم الملائكة[۸۸]. عبدالرزاق روى عن معمر، عن ثابت، عن أنس، نحوه[۸۹]. ورواه الدارمي، عن يزيد بن هارون، عن هشام مثله[۹۰].

۱۔ ..... انس بن مالک کا بیان ہے کہ: رسول خداؐ جب کسی کے یہاں افطار کرتے تو فرماتے تھے: "تمہارے یہاں روزے داروں نے افطار کیا، تمہارے کھانے کو خدا کے نیک بندوں نے تناول کیا اور ملائکہ تمہارے اوپر نازل ہوئے ....."

روزے دار کو افطار کرانا مستحب ہے۔

روایات اہل بیتؑ

۱ ــ عن علي بن ابراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن سلمة، عن صاحب الصابري، عن أبي الصباح الكناني، عن أبي عبدالله (ع)، قال: «من فطّر صائماً فله مثل أجره»[۹۱]. ورواه الصدوق بإسناده عن أبي الصباح[۹۲].

۱۔ ..... ابوصباح کنانی روایت کرتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: جو روزہ دار کو افطار کرائے اسے روزے دار کے برابر ثواب ملے گا۔

۲ ــ محمد بن الحسن بإسناده، عن علي بن الحسن بن فضال، عن محمد بن حماد بن يزيد [زيد]، عن أبيه، عن أبي عبدالله (ع)، عن أبيه (ع)، قال: قال رسول الله (ص): «من فطّر صائماً كان له مثل أجره من غير أن ينقص منه شيء وما عمل بقوة ذلك الطعام من بِر»[۹۳]. ونحوه مارواه في البحار في حديث عن دعائم الإسلام مرسلاً[۹۴].

۲۔ ..... حماد بن یزید (زید) اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ نے اپنے پدر بزرگوار سے یہ قول نقل کیا ہے کہ رسول خداؐ کا ارشاد ہے: جو شخص روزہ دار کو افطار کرائے گا اسے روزہ دار کے برابر ثواب ملے گا جب کہ اس روزہ دار کے ثواب سے کچھ کم نہیں کیا جائے گا۔

روایت اہل سنّت

۱ ــ وأخبرنا علي بن أحمد بن عبدان، أنبأ أحمد بن عبيد الصفار، حدثنا جعفر بن محمد الفريابي، حدثنا أبوجعفر النفيلي، قال: قرأت على معقل بن عبدالله، عن عطاء، عن زيد بن خالد الجهني، قال: قال رسول الله (ص): «من فطّر صائماً كان له مثل أجره لاينقص من أجره شيئاً» (الحديث). وروى البيهقي هذا الحديث مع الإختلاف في بعض ألفاظه، عن زيد بن خالد الجهني بأربعة أسانيد[۹۵]. ورواه الترمذي بإسناد، عن عبدالرحيم، عن عبدالملك بن أبي سليمان، عن عطاء مثله[۹۶]. ورواه عبدالرزاق بزيادة (أطعمه وسقاه)، عن جعفر بن سليمان، عن ابن أبي ليلى، عن عطاء مثله. ونحوه أيضاً، عن ابن جريج، عن صالح، عن أبي هريرة[۹۷]. وأخرج ابن ماجة نحوه، عن علي بن محمد، عن وكيع، عن ابن أبي ليلى وخالي يعلى، عن عبدالملك وأبي معاوية، عن حجاج، كلهم عن عطاء[۹۸]. ونقل الهيثمي، عن عائشة نحوه نقلاً عن الطبراني في الأوسط، وعن ابن عباس نحوه نقلاً عن الطبراني في الكبير[۹۹]. ورواه الدارمي، عن يعلى، عن عبدالملك، عن عطاء[۱۰۰].

۱۔ ..... زید بن خالد جہنی ناقل ہیں کہ رسول خداؐ نے فرمایا: جو شخص کسی روزہ دار کو افطار کرائے اسے روزہ دار کے برابر ثواب ملے گا اور روزہ دار کا ثواب کم نہ ہوگا۔

جب روزہ دار کھانا پیش کرتا ہے تو فرشتے اس پر صلوات بھیجتے ہیں

روایت اہل بیتؑ

١ ــ محمد بن علي بن الحسين، قال: قال رسول الله (ص): «ما من صائم يحضر قوماً يطعمون إلاّ سبّحت له أعضاؤه، وكانت صلوات الملائكة عليه، وكانت صلواتهم استغفاراً». ورواه في ثواب الأعمال، عن أبيه، عن علي بن ابراهيم، عن أبيه، عن النوفلي، عن السكوني، عن أبي عبدالله (ع). ورواه في المجالس، عن أحمد بن زيادبن جعفر الهمداني عن علي بن ابراهيم مثله١٠١. وكذا نقله في البحار، عن الأمالي وعن ثواب الأعمال١٠٢.

١ ــ ..... جب کسی روزہ دار کے پاس کوئی قوم کھانا کھاتی ہے تو اس کے اعضاء اس کے لئے تسبیح پڑھتے ہیں اور ملائکہ اس پر صلوات بھیجتے ہیں اور ان کی صلوات استغفار ہے ..... .

روایت اہل سنّت

١ ــ حدثنا أبومحمد عبدالله بن يوسف (إملاءً) وأبوطاهر الإمام (قراءةً) عليه، قالا: أنبأ ابوبكر محمدبن الحسين القطان، أنبأ ابراهيم بن الحارث البغدادي، حدثنا يحيى بن أبي بيكر، حدثنا شعبة، عن حبيب بن زيد الأنصاري، قال: سمعت مولاة لنا يقال لها ليلى تحدث عن جدتي أم عمارة بنت كعب، أن رسول الله (ص) دخل عليها فدعت له بطعام، فقال لها: كلي فقالت: إني صائمة! فقال (ص): «إن الصائم إذا أكل عنده صلّت عليه الملائكة حتى يفرغوا (أوقال): حتى يقضوا أكلهم»١٠٣. وروى الترمذي نحوه، عن علي بن حجر، عن شريك، عن حبيب، عن ليلى، عن مولاتها. وروى

مثله، عن محمودبن غيلان، عن أبي داود، عن شعبة وعن محمدبن بشار، عن محمدبن جعفر، عن شعبة مثله١٠٤. ورواه عبدالرزاق، عن سفيان، عن شعبة مثله١٠٥ ورواه ابن ماجة باختلاف يسير في كيفية تأدية المعنى فقط، عن أبي بكربن أبي شيبة وعلي بن محمد وسهل، جميعاً عن وكيع، عن شعبة١٠٦. وأخرجه أبو داود الطيالسي، عن شعبة مثله١٠٧. ورواه الدارمي عن هاشم بن القاسم، عن شعبة١٠٨.

۱۔ ..... ام عمارہ بنت کعب کہتی ہیں کہ رسولؐ خدا ان کے یہاں تشریف لائے تو انھوں نے آپؐ کی خدمت میں کھانا پیش کیا، حضرتؐ نے فرمایا تم بھی کھاؤ! ام عمارہ نے کہا میں روزہ سے ہوں، حضرتؐ نے فرمایا: جب کسی روزہ دار کے یہاں کھانا کھایا جاتا ہے تو فرشتے اس پر درود بھیجتے ہیں یہاں تک کہ کھانے سے فراغت ہو جائے "۔۔۔۔۔

جب کھانے کی دعوت دی جائے تو روزہ توڑ دینا مستحب ہے

روایت اہل بیتؑ

١ ــ عن علي بن محمد، عن ابن جمهور، عن بعض أصحابه، عن علي بن حديد، عن عبدالله بن جندب قال: قلت لأبي الحسن الماضي (ع): «أدخل على القوم وهم يأكلون وقد صلّيت العصر وأنا صائم، فيقولون: أفطر. فقال: أفطر فإنه أفضل»١٠٩.

۱۔ ..... عبداللہ بن جندب کہتے ہیں: میں نے ابوالحسنؑ سے عرض کیا: میں ایک قوم کے پاس گیا درحالیکہ وہ لوگ کھانے میں مشغول تھے، میں نماز عصر پڑھ چکا تھا اور روزہ سے بھی تھا، چنانچہ ان لوگوں نے روزہ توڑنے کے لئے کہا۔ حضرتؑ نے فرمایا " روزہ توڑ دو کیونکہ یہ افضل ہے "

روایت اہل سنت

۱ ــ أخبرنا أبونصر عمربن عبدالعزيزبن قتادة الأنصاري، أبنأ أبوحاتم بن أبي الفضل الهروي، حدثنا محمدبن عبدالرحمن السامي، أبنأ اسماعيل بن أبي أويس، عن محمدبن المنكدر، عن أبي سعيدالخدري، أنه قال: صنعت لرسول الله (ص) طعاماً، فأتاني هو وأصحابه، فلما وضِعَ الطعام، قال رجل من القوم: إني صائم. فقال رسول الله (ص): «دعاكم أخوكم، وتكلّف لكم، ثم قال له: أفطروصم مكانه يوماً إن شئت». ۱۱۰. ورواه الدارقطني، عن أحمدبن محمدبن يزيد، عن أحمدبن محمدبن سوادة، عن حمادبن خالد، عن محمدبن أبي حميد، عن ابراهيم بن عبيد، عن أبي سعيد مثله ۱۱۱. ورواه أبوداود الطيالسي، عن ابن أبي حميد كالدارقطني ۱۱۲●

اے . . . . . ابوسعید خدری کہتے ہیں: میں نے رسول خداؐ کے لئے کھانا تیار کیا، چنانچہ آپؐ اپنے اصحاب کے ہمراہ تشریف لائے، جب کھانا پیش کیا گیا تو ایک صحابی نے کہا: میں روزے سے ہوں، اس وقت حضرتؐ نے فرمایا: تمہارے بھائی نے تمھیں دعوت دی ہے، تمھارے لئے انتظام کیا ہے، روزہ توڑ دو اگرچاہو تو اس کے بدلے میں پھر کسی دن رکھ لینا. . . . . .

حواشی:

۱ ــ البحار، ح ۹۳ (ط. ح) ص ۲۹۵.
۲ ــ البحار، ج ۹۳ (ط. ح) ص ۲۹٤.
۳ ــ نهج البلاغة (ج ٤، ص ۳۵).
٤ ــ ابن ماجة (ج ۱، ص ۵۳۹).
۵ ــ المستدرك (ج ۱، ص ٤۳۱).
٦ ــ الوسائل (ح ۷، ص ۱۲۱). ونقله عن البرقي في المحاسن.
۷ ــ الكافي (ح ٤، ص ۸۸).
۸ ــ البحار (ج ۹۳، ط. ح، ص ۲۸۸) والبحار أيضاً، ص ۲۹۳.
۹ ــ الجعفريات، ص ٦۰.
۱۰ ــ الفقيه (ح ۲، ص ٦۸).

١١ ــ الوسائل (ح ٧، ص ١٢٢). أقول: والخمسة الباقية في غير الصوم. كما في حاشية الكافي نقلاً عن المروية في الخصال. فراجع الكافي (ح ٤، ص ٨٩).
١٢ ــ البحار (ح ٩٣، ط. ح) ص ٢٩٨.
١٣ ــ الفقيه (ح ٢، ص ٦٧).
١٤ ــ الوسائل (ح ٧، ص ١١٧).
١٥ ــ البيهق (ح ٤، ص ٢٧).
١٦ ــ مسلم (ج ٣، ص ١٥٧).
١٧ ــ مصنف عبدالرزاق (ح ٤، ص ٣٠٦) وليس فيه: (الصيام جنة الى فليقل اني صائم) وليس فيه (القسم) وليس فيه (للصائم فرحتان).. إلخ.
١٨ ــ البخارى (ج ٣، ص ٣٢) فيه اختلاف يسير في الألفاظ.
١٩ ــ ابن ماجة (ج ١، ص ٥٢٥).
٢٠ ــ النسائي (ج ٤، ص ١٦٧) وأوله: (الصيام جنة). وليس في آخره (للصائم فرحتان... إلخ).
٢١ ــ أبو داود (ج ٢، ص ٣٠٧) بداية الحديث: (الصوم جنة)، ونهايته: (إني صائم) مكررة.
٢٢ ــ كشف الأستار (ج ١، ص ٤٥٩).
٢٣ ــ البيهقي (ج ٤، ص ٢٦٩) وموطأ مالك (ج ١، ص ٢٨٧).
٢٤ ــ مسلم (ج ٣، ص ١٥٧) وليس في أوله: (الصيام جنة).

٢٥ ــ مصنف عبدالرزاق (ج ٤، ص ١٩١) وفيه زيادة: (يوماً) بعد صائم ونقيصة: (أوشاتمه) بعد قاتله.
٢٦ ــ البخاري (ج ٣، ص ٣٠) وليس فيه: (فإذا كان أحدكم صائماً) وفي آخر زيادة.
٢٧ ــ ابن ماجة (ح ١، ص ٥٣٩) وليس فيه: (الصيام جنة) وفيه اختلاف باللفظ.
٢٨ ــ النسائي (ج ٤، ص ١٦٣) وفيها زيادة في أولها وزيادة في آخرها.
٢٩ ــ الحميدي (ج ٢، ص ٤٤٢) ورواه أيضاً عن سفيان، عن ابن عجلان، عن سعيد المقبري، عن أبي هريرة.
٣٠ ــ البيهقي (ج ٤، ص ٢٧٠).
٣١ ــ مسلم (ج ٣، ص ١٥٧).
٣٢ ــ المستدرك (ج ١، ص ٤٣٠).
٣٣ ــ الكافي (ج ٤، ص ١١٣) والوسائل (ج ٧، ص ٦٤).
٣٤ ــ الفقيه (ج ٢، ص ٧٠).
٣٥ ــ البحار (ج ٩٣، ط. ح، ص ٢٨٩) والوسائل (ج ٧، ص ٦٧).
٣٦ ــ الترمذي (ج ٣، ص ١٦٤)
٣٧ و٣٨ ــ الوسائل (ج ٧، ص ١٠٣) والكافي (ج ٤، ص ٩٤).
٣٩ ــ البحار (ج ٩٣، ط. ح، ص ٣١٢).

٤٠ ــ الفقيه (ج ٢، ص ٨٦).
٤١ ــ الجعفريات (ص ٦٣).
٤٢ ــ البيهقي (ج ٤، ص ٢٣٦). راجع مجمع الزوائد (ج ٣، ص ١٥١).
٤٣ ــ الترمذي (ج ٣، ص ٨٨).
٤٤ ــ مسلم (ج ٣، ص ١٣٠).
٤٥ ــ مصنف عبدالرزاق (ج ٤، ص ٢٢٨ و٢٢٧).
٤٦ ــ البخاري (ج ٣، ص ٣٦).
٤٧ ــ ابن ماجة (ج ١، ص ٥٤٠).
٤٨ ــ النسائي (ح ٤. ص ١٤٠ و١٤١) وفي الأول اختلاط في اللفظ على عبيدالله.
٤٩ ــ النسائي (ح ٤، ص ١٤١).
٥٠ ــ منحة المعبود (ح ١، ص ١٨٥).
٥١ ــ الدارمي (ج ٢، ص ٦).
٥٢ ــ كشف الأستار (ح ١، ص ٤٦٤).
٥٣ ــ مجمع الزوائد (ج ٣، ص ١٥٠) ونقله عن الطبراني في الأوسط.
٥٤ ــ كشف الأستار (ح ١، ص ٤٦٣)
٥٥ ــ الوسائل (ج ٧، ص ١٠٥).
٥٦ ــ البيهق (ح ٤، ص ٢٣٦).
٥٧ ــ مجمع الروائد (ح ٣. ص ١٥١).
٥٨ ــ كشف الأستار (ح ١، ص ٤٦٥) وليس فيه: (المؤمن).
٥٩ ــ الوسائل (ج ٧، ص ١١٥).
٦٠ ــ الكافي (ج ٤، ص ١٥٣).
٦١ ــ البحار (ج ٩٣، ط. ح، ص ٣١٤).
٦٢ ــ الوسائل (ح ٧، ص ١١٣) والكافي (ج ٤، ص ١٥٢).
٦٣ ــ البيهقي (ج ٤، ص ٢٣٩) ومنحة المعبود (ج ١، ص ١٨٤).
٦٤ ــ الترمذي (ج ٣، ص ٧٧ و٧٨).
٦٥ ــ ابن ماجة (ج ١، ص ٥٤٢) وفيه اختلاف باللفظ.
٦٦ ــ المستدرك (ج ١، ص ٤٣١).
٦٧ ــ أبوداود (ج ٢، ص ٣٠٥).
٦٨ ــ مسند الحميدي (ج ٢، ص ٣٦٢).
٦٩ ــ الدارمي (ج ٢، ص ٧).
٧٠ ــ البيهقي (ج ٤، ص ٢٣٩).
٧١ ــ مصنف عبدالرزاق (ج ٤، ص ٢٢٤).
٧٢ ــ المستدرك (ج ١، ص ٤٣١).

٧٣ ــ الترمذي (ج ٣، ص ٧٧).
٧٤ ــ الوسائل (ج ٧، ص ١٠٦). والكافي (ج ٤، ص ٩٥).
٧٥ ــ البحار (ج ٩٣، ط. ح، ص ٣١٥).
٧٦ ــ الجعفريات (ص ٦٠).
٧٧ ــ الفقيه (ج ٢، ص ٦٦).
٧٨ ــ الوسائل (ج ٧، ص ١٠٦)
٧٩ ــ البحار (ج ٩٣، ط. ح، ص ٣١٢).
٨٠ ــ البيهقي (ج ٤، ص ٢٣٩).
٨١ ــ المستدرك (ج ١، ص ٤٢٢).
٨٢ ــ أبوداود (ج ٢، ص ٣٠٦).
٨٣ ــ الدارقطني (ج ٢، ص ١٨٥).
٨٤ ــ البيهقي (ج ٤، ص ٢٣٩) وأبوداود (ج ٢، ص ٣٠٦).
٨٥ ــ مجمع الزوائد (ج ٣، ص ١٥٦).
٨٦ ــ الدارقطني (ج ٢، ص ١٨٥).
٨٧ ــ الجعفريات (ص ٦٠).
٨٨ ــ البيهقي، (ج ٤، ص ٢٣٩).
٨٩ ــ مصنف عبدالرزاق (ج ٤، ص ٣١١).
٩٠ ــ الدارمي (ج ٢، ص ٢٥).
٩١ ــ الوسائل (ج ٧، ص ٩٩) الكافي (ج ٤، ص ٦٨).
٩٢ ــ الفقيه (ج ٢، ص ٨٥).
٩٣ ــ الوسائل (ج ٧، ص ١٠١).
٩٤ ــ البحار (ج ٩٣، ط. ح، ص ٣٤٢).
٩٥ ــ البيهقي (ج ٤، ص ٢٤٠).
٩٦ ــ الترمذي (ج ٣، ص ١٧١).
٩٧ ــ مصنف عبدالرزاق (ج ٤، ص ٣١١) وفيها اختلاف باللفظ فقط. ولم يذكر في الثاني: (لاينقص إلخ).
٩٨ ــ ابزهاجة (ج ١، ص ٥٥٥).
٩٩ ــ مجمع الزوائد (ج ٣، ص ١٥٧).
١٠٠ ــ الدارمي (ج ٢، ص ٧).
١٠١ ــ الوسائل (ج ٧، ص ١١٢) وثواب الأعمال (ص ٢٩) والمجالس (ص ٣٥٠) كما في هامشه والفقيه (ج ٢، ص ٥٢).
١٠٢ ــ البحار (ج ٩٣، ط. ح، ص ٢٤٧).
١٠٣ ــ البيهقي (ج ٤، ص ٣٠٥).
١٠٤ ــ الترمذي (ج ٣، ص ١٥٣ و ١٥٤).

١٠٥ ــ مصنف عبدالرزاق (ج ٤، ص ٣١٢) وقال: (سبحت) لا (صلّت) وفيه‌ايضاً: (أكلت) لا (أكل).
١٠٦ ــ ابن ماجة (ج ١، ص ٥٥٦).
١٠٧ ــ منحة المعبود (ج ١، ص ١٨٥).
١٠٨ ــ الدارمي (ج ٢، ص ١٧).
١٠٩ ــ الوسائل (ج ٧، ص ١١٠). وفي هذا المعنى أحاديث كثيرة (ص ١٠٩ و ١١٠ و ١١١) والكافي (ج ٤، ص ١٥١) لكن ليس فيه: (عبدالله بن جندب).
١١٠ ــ البيهقي (ج ٤، ص ٢٧٩).
١١١ ــ الدارقطني (ج ٢، ص ١٧٧) وليس فيه: (إن شئت).
١١٢ ــ منحة المعبود (ج ١، ص ١٩١).

فصل ششم

احکام قضاء

گیارہ باب :

ا۔ روزوں کی قضا کے درمیان وقفہ جائز ہے۔
ب۔ اگر کسی نے غروب آفتاب کا گمان کر کے روزہ کھول لیا تو اس روزہ کی قضا واجب ہے۔
ج۔ اگر کسی نے غروب آفتاب کا گمان کر کے روزہ کھول لیا تو اس روزہ کی قضا واجب نہیں ہے۔
د۔ حائض پر روزہ کی قضا واجب ہے لیکن نماز کی نہیں۔
ھ۔ مستحب روزہ کو توڑنے والا اس کی قضا کرے گا۔
و۔ جس نے قضاء رمضان میں اتنی تاخیر کی کہ دوسرا ماہ رمضان آگیا تو اس پر قضا و اطعام دونوں واجب ہے۔
ز۔ جو شخص دوسرا ماہ رمضان آنے تک قضا رکھنے سے معذور ہو اس پر صرف اطعام واجب ہے قضا نہیں۔

ح۔ مردے کی قضا اس کے وارث کے ذمہ ہے۔
ط۔ ذی الحجہ کے دس دنوں میں قضا روزے رکھنا مکروہ ہے۔
ی۔ قضا کو ادا کرنے سے پہلے مستحبی روزے رکھنا منع ہے۔
ک۔ اگر مضمضہ کرتے وقت پانی حلق میں پہنچ جائے تو اس کی قضا واجب نہیں بشرطیکہ وہ مضمضہ واجب وضو کے لئے ہو ورنہ قضا واجب ہے۔

قضا میں وقفہ جائز ہے

روایات اہل بیتؑ :

۱ ــ محمد بن يعقوب، عن عدة من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن عثمان بن عيسى، عن سماعة، قال: سألته عمّن يقضي شهر رمضان مقطعاً. قال: إذا حفظ أيامه فلا بأس۱.

۱۔ ..... سماعہ کہتے ہیں میں نے آپؑ سے دریافت کیا: کیا ماہ رمضان کے روزوں کی قضا کے درمیان وقفہ جائز ہے؟ آپؑ نے فرمایا، اگر دن یاد ہوں تو کوئی حرج نہیں۔

۲ ــ محمد بن الحسن باسناده عن الحسين بن سعيد، عن حماد، عن عبدالله بن المغيرة، عن ابن سنان (يعني عبدالله) عن أبي عبدالله (ع) قال: من أفطر سيئاً من شهر رمضان في عذر، فإنْ قضاه متتابعاً فهو (كان) أفضل وإنْ قضاه متفرقاً فحسن. وروي في الكافي مثله باختلاف يسير في الألفاظ، عن علي بن ابراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن حماد مثله۲.

۲۔ ..... ابن سنان امام صادقؑ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرتؑ نے فرمایا: اگر کسی شخص نے ماہ رمضان میں کسی عذر سے روزے نہ رکھے تو ان روزوں کی قضا پے در پے افضل ہے۔ اور اگر وقفہ وقفہ سے رکھے تو حسن ہے۔ .....
.....

روایت اہل سنّت :

۱ ــ أخبرنا أبوبكربن الحسن القاضي وأبوزكريابن أبي اسحاق قالا: حدثنا أبوالعباس محمدبن يعقوب، حدثنا بحربن نصر، قال: قرئ على عبدالله بن وهب أخبرك أبوحسين رجل من أهل الكوفة، قال: سمعت موسى بن عقبة يحدث عن صالح بن كيسان، قال: قيل يا رسول الله رجل كان عليه قضاء من رمضان فقضى يوماً أويومين منقطعين أيجزئ عنه؟ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: أرايت لوكان عليه دين فقضاه درهماً ودرهمين حتى يقضي دينه أترون ذمته برئت. قال: نعم. قال: يقضي عنه۳. وروى الدارقطنى نحوه بإسنادين، وذكر في جواز التقطيع أحاديث۴.

۱ ــ . . . . . صالح بن کیسان کا بیان ہے کہ : رسول خداؐ کی خدمت میں عرض کیا گیا : یارسول اللہ! ایک شخص پر ماہ رمضان کی قضا تھی چنانچہ اس نے ایک دو دن کے وقفہ سے قضا روزے رکھے، کیا اس کے روزے صحیح ہیں ؟ رسول خداؐ نے فرمایا : اگر کوئی شخص مقروض ہو اور ایک ایک دو دو درہم کرکے قرض ادا کرے تو تمہارے خیال میں وہ بار قرض سے سبک دوش ہوگا یا نہیں ؟ عرض کیا : ہاں ! حضرتؐ نے فرمایا : اس کے روزے بھی ادا ہو جائیں گے . . . . . .

جس نے غروب آفتاب کا گمان کرکے افطار کرلیا اس دن کی قضا کرے گا

روایت اہل بیتؑ :

۱ ــ محمدبن يعقوب، عن علي بن ابراهيم، عن محمدبن عيسى بن عبيد، عن يونس، عن أبي بصير وسماعة، عن أبي عبدالله(ع) في قوم صاموا شهر رمضان فغشيهم سحاب أسود عند غروب الشمس فرأوا أنه الليل فأفطر بعضهم ثم ان السحاب انجلي فإذا الشمس، فقال: على الذي أفطر صيام ذلك. ان الله عزوجل يقول: «وأتموا الصيام الى الليل»، فمن أكل قبل أن يدخل الليل فعلية قضاؤه لأنه أكل متعمداً. ونقل الاستبصار هذا الحديث عن الكافي، ونحوه مارواه في الكافي، عن محمدبن يحيى، عن أحمدبن محمد، عن عثمان بن عيسى، عن سماعة. ونقله في البحار، عن العياشي، عن أبي بصير.

۱ـ . . . . . ابوبصیر و سماعہ امام صادقؑ سے اس قوم کے سلسلہ میں روایت کرتے ہیں جس نے ماہ رمضان میں روزہ رکھا اور غروب آفتاب کے وقت کالے بادل چھا گئے، چنانچہ ان لوگوں نے یہ سمجھ کر کہ رات ہو گئی ہے، افطار کر لیا، لیکن جب بادل چھٹا تو دیکھا کہ سورج موجود ہے، چنانچہ امام صادقؑ نے فرمایا: جس نے افطار کیا ہے اس پر اس دن کی قضا واجب ہے، کیونکہ خداوند عالم کا حکم ہے "رات تک روزہ پورا کرو" پس جس شخص نے رات سے پہلے افطار کر لیا اس پر اس دن کی قضاء واجب ہو گی کیونکہ اس نے عمداً کھایا ہے . . . .

روایات اہل سنت:

۱ ــ وأخبرنا ابوالحسين بن الفضل القطّان، أبنأ عبدالله بن جعفر، حدثنا يعقوب بن سفيان، حدثنا آدم، حدثنا شعبة، عن جبلة بن سحيم، قال: سمعت علي بن حنظلة يحدّث عن أبيه، و كان أبوه صديقاً لعمر، قال: كنت عند عمر في رمضان، فأفطر وأفطر الناس، فصعد المؤذن ليؤذن فقال: يا أيها الناس هذه الشمس لم تغرب. فقال عمر رضي الله عنه: كفانا الله شرك إنّا لم نبعثك راعياً، ثم قال عمر رضي الله عنه: من كان أفطر فليصم يوماً مكانه. أقول: ولا يخفى أن الرواية ليست صريحة في أن الافطار كنان بسبب الغيم أو موجب آخر للإشتباه، إلا أن وجود مطلق سبب أمر مقطوع به عادة. وأخرجه عبدالرزاق، عن جبلة مثله.

۱ـ . . . . . علی بن حنظلہ اپنے والد سے جو عمر کے دوست تھے روایت کرتے ہیں کہ: میں ماہ رمضان میں عمر کے پاس تھا، چنانچہ انھوں نے افطار کیا اور لوگوں نے بھی افطار کر لیا، جب مؤذن اذان دینے کے لئے اوپر گیا تو اس نے کہا: ایّھا الناس! ابھی سورج نہیں ڈوبا ہے، اس وقت عمرؓ نے کہا: خدا ہمیں تمہارے شر سے محفوظ رکھے، ہم نے تمھیں نگہبانی کے لئے نہیں بھیجا ہے۔ پھر عمرؓ نے کہا: جس نے روزہ کھول لیا ہے اس پر ایک دن کی قضا واجب ہے۔

۲ ــ أخبرنا أبوالحسين بن الفضل، أبنأ عبدالله بن جعفر، حدثنا يعقوب بن سفيان، حدثنا عبدالله بن رجاء، أنبأ اسرائيل عن زياد (يعني ابن علاقة) عن بشربن قيس، عن عمربن الخطاب رضي الله عنه، قال: كنت عنده عشية في رمضان وكان يوم

غيم فظنّ أن الشمس قد غابت فشرب عمر وسقاني ثم نظروا إليها على سفح الجبل، فقال عمر: لانبالي والله نقضي يوماً مكانه[۸]. أقول: لم أجد في الباب حديثاً عن النبي من طرق أهل السنة.

۲۔ . . . . . بشر بن قیس کہتے ہیں کہ میں ماہ رمضان کی ایک شب میں عمرؓ کے پاس تھا، اس دن فضا ابر آلود تھی، عمر کو یہ گمان ہوا کہ سورج ڈوب گیا ہے چنانچہ عمرؓ نے پیا اور ہمیں بھی پلایا۔ چند لمحوں کے بعد لوگوں نے سورج کو پہاڑ کے دامن پر دیکھا۔ اس وقت عمر نے کہا خدا کی قسم کوئی پرواہ نہیں۔ اس روزہ کی قضا کریں گے . . . . . .

جس نے غروب آفتاب کا گمان کر کے افطار کر لیا اس پر قضا واجب نہیں

روایات اہل بیتؑ:

۱ ــ وبإسناده، عن أحمد بن محمد، عن الحسين (يعني ابن سعيد) عن فضالة، عن أبان، عن زرارة، عن أبي جعفر(ع) (في حديث) أنه قال لرجل ظنّ أن الشمس قد غابت فافطر ثم أبصر الشمس بعد ذلك، قال: ليس عليه قضاء. ونحوه مارواه الشيخ (ره) عن الشيخ، عن أحمد بن محمد، عن أبيه، عن الحسين بن الحسن بن أبان، عن الحسين بن سعيد، عن محمد بن الفضل، عن أبي الصباح الكناني، قال: سألت أبا عبدالله(ع). وساق نحوه إلاّ أنه ذكر أن في السماء علة، وكذا ماوراه عن أحمد بن عبدون، عن علي بن محمد بن الزبير، عن علي بن الحسن بن فضال، عن محمد بن عبدالحميد، عن أبي جميلة، عن زيد الشحام، عن أبي عبدالله(ع). وساق نحوه وذكر أن في السماء سحاباً[۹]. وروي الصدوق نحوه بإسناده، عن محمد بن الفضيل، عن أبي الصباح الكناني كرواية الشيخ[۱۰].

۱۔ . . . . . زرارہ ایک حدیث کے ذیل میں امام صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپ سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا گیا جس نے غروب آفتاب کا گمان کر کے روزہ کھول لیا پھر چند لمحوں کے بعد سے سورج نظر آیا، حضرت نے فرمایا: اس پر قضا نہیں

ہے .....

۲ ــ وبإسناده ــ محمد بن الحسن ــ عن الحسين بن سعيد، عن محمد بن الفضيل، عن أبي الصباح الكناني، قال: سألت أبا عبدالله(ع) عن رجل صام ثم ظنّ أن الشمس قد غابت وفي السماء غيم فأفطر ثم إن السحاب انجلى فإذا الشمس لم تغب. فقال: تمّ صومه ولايقضيه[۱۱].

۲۔ ..... ابوصباح کنانی کہتے ہیں کہ میں نے امام صادقؑ سے اس روزے دار کے بارے میں دریافت کیا جس نے گمان کیا کہ سورج ڈوب گیا درحالیکہ آسمان ابر آلود تھا چنانچہ اس نے افطار کر لیا پھر جب بادل چھٹا تو سورج موجود تھا، حضرت نے فرمایا اس کا روزہ تمام ہے اور قضا واجب نہیں ہے۔

روایت اہل سنّت:

۱ ــ أخبرنا ابوالحسن بن الفضل القطان، أنبأ عبدالله بن جعفر، حدثنا يعقوب بن سفيان، حدثنا عبيدالله بن موس، عن شيبان، عن الأعمش، عن المسيب بن رافع عن زيد بن وهب، قال: بينا نحن جلوس في مسجد المدينة في رمضان والسماء متغيمة، فرأينا أن الشمس قد غابت، وأنا قد أمسينا، فأخرجت لنا عساس من لبن من بيت حفصة، فشرب عمر وشربنا، فلم نلبث أن ذهب السحاب وبدت الشمس فجعل بعضنا يقول لبعض: نقضي يومنا هذا؟ فسمع ذلك عمر فقال: والله لانقضيه وما تجانفنا لإثم[۱۲].

وقد حمل البيهقي هذه الرواية على الخطأ لأنها خلاف الروايات الكثيرة عن عمر التي يصرح فيها بلزوم القضاء في هذه الحال. ولكن يمكن الجمع بين الروايات بحمل لزوم القضاء على ما لوكان الغيم موجباً لمجرد الإحتمال وعدم لزوم القضاء على ما لوكان الغيم موجباً للإطمئنان بغروب الشمس ولعلّ ملاحظة الروايات تساعد على ذلك، فلا يقال إنه جمع تبرعي... فتدبّر.

۱۔ ..... زید بن وہب کہتے ہیں ہم لوگ ماہ رمضان میں مسجد مدینہ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آسمان ابر آلود تھا۔ جب ہم نے یہ سمجھ لیا کہ سورج ڈوب چکا ہے اور

شب ہو چکی ہے تو حفصہ کے یہاں سے ہمارے لئے بڑے پیالوں میں دودھ آیا چنانچہ ہم نے اور عمرؓ نے پیا۔ ابھی تھوڑی ہی دیر گذری تھی کہ بادل چھٹ گئے اور سورج نکل آیا۔ یہ دیکھ کر ہم ایک دوسرے سے کہنے لگے کیا اس دن کی قضا کی جائے گی؟ یہ بات عمر کے کانوں تک پہنچی انہوں نے کہا خدا کی قسم ہم قضا نہیں کریں گے اور نہ ہی ہم گناہ کی طرف مائل ہوئے ہیں۔۔۔۔۔۔

. . . . . .

حائض پر روزہ کی قضا واجب ہے نماز کی نہیں

روایت اہل بیتؑ:

۱ ــ محمدبن يعقوب، عن علي بن ابراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن الحسن بن راشد قال: قلت لأبي عبدالله (ع): الحائض تقضي الصلاة؟ قال: لا. قلت: تقضي الصوم؟ قال: نعم. قلت: من أين جاء دا؟ قال: إنّ أول من قاس إبليس. (الحديث) ۱۳۔

۱۔ . . . . . حسن بن راشد کا بیان ہے کہ میں نے امام صادقؑ سے دریافت کیا: حائض پر نماز کی قضا واجب ہے؟ حضرت نے فرمایا: نہیں۔ میں نے عرض کیا: اور روزہ کی قضا؟ حضرت نے فرمایا: واجب ہے۔ میں نے عرض کیا یہ کیسے؟ حضرت نے فرمایا: پہلا شخص جس نے قیاس کیا وہ ابلیس تھا۔

روایت اہل سنّت:

۱ ــ أخبرنا أبو عبدالله الحافظ، حدثنا أبوعبدالله محمدبن يعقوب، حدثنا ابراهيم بن محمد (يعني الصيدلاني) وجعفربن أحمد (يعني الحافظ)، قالا: حدثنا محمدبن رافع، حدثنا عبدالرزاق (ح وأنبأ) أبوالفضل بن ابراهيم المزكي، حدثنا أحمدبن سلمة، حدثنا اسحاق بن ابراهيم، أخبرنا عبدالرزاق، أنبأ معمر عن عاصم الأحول، عن معاذة

العدوية، ان آمرأة سألت عائشة (رض): مابال الحائض تقضي الصوم ولا تقضي الصلاة؟ فقالت لها: أحرورية أنت؟ فقالت: لست بحرورية، ولكني أسال. فقالت: كان يصيبنا ذلك على عهد رسول الله (ص) فنؤمر بقضاء الوم ولانؤمر بقضاء الصلاة[۱۴]. وروى الترمذي عن علي بن حجر، عن علي بن مسهر، عن عبيدة، عن ابراهيم، عن الأسود، عن عائشة نحوه، إلاّ أنها ذكرت أن الآمر هو رسول الله (ص)[۱۵]. وروى النسائي نحوه، عن علي بن حجر، عن علي بن مسهر، عن سعيد، عن قتادة، عن معاذ مثله[۱۶].

۱۔ . . . . . عاصم احول، معاذہ عدویہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نے عائشہؓ سے سوال کیا: یہ کیا وجہ ہے کہ حائض پر روزہ کی قضا واجب ہے لیکن نماز کی نہیں، عائشہؓ نے اسے جواب دیا: کیا تو حروریہ[1] ہے؟ اس نے کہا: نہیں میں حروریہ تو نہیں ہوں لیکن جاننا چاہتی ہوں۔ عائشہؓ نے کہا یہ چیز ہمیں عہد رسول اللہ میں پیش آتی تھی۔ چنانچہ آپ ہم لوگوں کو روزہ کی قضا کا حکم دیتے تھے لیکن نماز کی قضا کا نہیں . . . . . .

مستحبی روزہ کو توڑنے والا اس کی قضا کریگا

روایت اہل بیتؑ:

۱ ــ محمد بن يعقوب، عن علي بن ابراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن حماد بن عثمان، عن الحلبي، عن أبي عبدالله (ع)، قال: سألته عن الرجل يصبح وهو يريد الصيام ثم يبدو له فيفطر؟ قال: هو بالخيار مابينه وبين نصف النهار. قلت: هل يقضيه إذا أفطر؟ قال: نعم، لأنها حسنة أراد أن يعملها فليتمها. قلت: فإن رجلاً أراد أن يصوم ارتفاع النهار، أيصوم؟ قال: نعم[۱۷]. أقول: وعبارة (حسنة أراد أن يعملها) تبعد حمل الصوم على القضاء بل يحمل على كراهة الصوم بعد الزوال.

---

[1] خوارج کو حروری و حروریہ کہا جاتا ہے۔

۱۔ . . . . . حلبی کہتے ہیں کہ میں نے امام صادقؑ سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جو صبح کو روزہ کی نیت کرتا ہے اس کے بعد ارادہ بدل جاتا ہے اور روزہ کو توڑ دیتا ہے؟ حضرت نے فرمایا اسے زوال سے پہلے اختیار ہے میں نے عرض کیا: روزہ توڑنے کی صورت میں اس کی قضاء رکھے گا؟ حضرت نے فرمایا ہاں کیونکہ اس نے ایک نیک عمل کا ارادہ کیا تھا لہٰذا چاہیئے کہ اسے مکمل کرے۔ میں نے عرض کیا ایک شخص کو زوال کے بعد روزہ رکھنے کا خیال آیا کیا وہ روزہ رکھ سکتا ہے؟ حضرت نے فرمایا ہاں . . . . . .

روایت اہل سنت :

۱ ــ أخبرناه محمد بن عبدالله الحافظ ومحمد بن موسى بن الفضل، قالا: حدثنا أبوالعباس محمد بن يعقوب، حدثنا الربيع بن سليمان، حدثنا عبدالله بن وهب، أخبرني حياة وعمر بن مالك، عن ابن الهاد، قال: حدثني زميل مولى عروة، عن عروة بن الزبير، عن عائشة، أنها قالت: أهدي لي ولحفصة طعام وكنا صائمتين فقالت إحدانا لصاحبتها هل لك أن تفطري؟ قالت: نعم. فأفطرنا ثم دخل رسول الله (ص) فقلت له: يا رسول الله انا أهدي لنا هدية فاشتيناها فأفطرنا. فقال: لاعليكما، صوما يوماً آخر مكانه[۱۸]. أقول: وقد يدعى كون صيامها قضاء، وليس في الحديث اطلاق لاختصاص الحديث بواقعة معهودة. نعم في هذه الرواية بسند آخر ما يمكن حمله على صوم التطوع إما بالإنصراف او الاطلاق ففيه: «فقالت يا رسول الله أصبحنا صائمتين فأهدي لنا طعام فأكلنا منه، فتبسم النبي(ص)، وقال: صوما يوماً مكانه» فتأمل[۱۹]. وروى الترمذي نحوه عن أحمد بن منيع، عن كثير بن هشام، عن جعفر بن برقان، عن الزهري، عن عروة، عن عائشة. ونقل أنه رواه صالح بن أبي أخضر ومحمد بن أبي حفصة، عن الزهري مثله[۲۰]. وكذا أنه رواه البعض عن الزهري، عن عائشة مرسلاً[۲۱]. وروى أبو داود نحوه عن أحمد بن صالح، عن عبدالله بن وهب، عن حياة بن شريح، عن ابن الهاد، عن زميل مولى عروة، عن عروة بن الزبير، عن عائشة[۲۲]. وروى مالك نحوه، عن ابن شهاب، عن عائشة[۲۳].

۱۔ . . . . . عائشہ کہتی ہیں: میرے اور حفصہ کے لئے کھانا (تحفہ میں) آیا درحالیکہ ہم دونوں روزہ سے تھے، ہم نے ایک دوسرے سے کہا: روزہ توڑ دیں؟

کہا: ہاں، چنانچہ ہم لوگوں نے روزہ توڑ لیا۔ کچھ دیر بعد رسول خداؐ تشریف لائے، میں نے حضرتؐ سے عرض کیا: یارسول اللہ! ہمارے پاس ایک ہدیہ آیا، ہمیں کھانے کی خواہش ہوئی اور ہم نے روزہ توڑ لیا؟ حضرتؐ نے فرمایا کوئی حرج نہیں اس کے بدلے میں پھر کبھی روزہ رکھ لینا۔ . . . . . .

جس نے قضا رمضان میں اتنی تاخیر کی کہ دوسرا رمضان آگیا تو اس پر قضا و اطعام دونوں واجب ہے۔

روایات اہلبیتؑ:

۱ ــ محمد بن يعقوب، عن علي بن ابراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن حماد، عن حريز، عن محمد بن مسلم، عن أبي جعفر وأبي عبدالله (ع)، قال: سألتهما عن رجل مرض فلم يصم حتى أدركه رمضان آخر. فقالا: إن كان برئ ثم توانى قبل أن يدركه الرمضان الآخر صام الذى أدركه وتصدّق عن كل يوم بمدٍّ من طعام على مسكين وعليه قضاؤه. (الحديث)[۲۴].

. . . . . محمد بن مسلم کہتے ہیں میں نے امام باقرؑ و امام صادقؑ سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جس نے بیماری کی وجہ سے روزہ نہیں رکھا یہاں تک کہ دوسرا رمضان آگیا۔ حضرت نے فرمایا: اگر وہ شفایاب ہوگیا تھا اور دوسرے رمضان آنے تک روزہ رکھنے کے سلسلہ میں کوتاہی کی تو اس دوسرے رمضان کا روزہ رکھے گا اور گذشتہ رمضان کے روزوں کی بعد میں قضا کرے گا اور ہر دن کے بدلہ میں مسکینوں کو ایک مد طعام دے گا۔

۲ ــ محمد بن يعقوب عنه ــ علي بن ابراهيم ــ عن أبيه وعن محمد بن اسماعيل، عن الفضل بن شاذان، جميعاً عن بن أبي عمير، عن جميل، عن زرارة، عن أبي جعفر(ع) في الرجل يمرض فيدركه شهر رمضان ويخرج عنه وهو مريض ولا يصح حتى يدركه شهر رمضان آخر، قال: يتصدق عن الأول ويصوم الثاني، فإن كان صح فيما بينهما ولم يصم حتى أدركه شهر رمضان آخر صامهما جميعاً ويتصدق عن الأول[۲۵].

۲ ..... زرارہ امام باقرؑ سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جس نے حالت بیماری میں ماہ رمضان کا استقبال کیا اور بیماری ہی کی حالت میں ماہ رمضان ختم بھی ہوگیا، اس کی علالت اتنی طویل ہوئی کہ دوسرا رمضان آگیا، حضرتؑ نے اس کے سلسلہ میں فرمایا: پہلے رمضان کے بدلہ میں صدقے دے گا اور دوسرے رمضان کے روزے رکھے گا۔ لیکن اگر دونوں رمضانوں کے درمیان شفایاب ہوجانے کے باوجود پہلے رمضان کی قضا نہ کرے تو اسے دونوں ماہ کے روزے رکھنے ہوں گے اور پہلے رمضان کے روزوں کے بدلے میں صدقہ بھی دینا ہوگا۔

روایات اہل سنّت:

۱ ــ وأخبرنا أبو الحسين بن الفضل القطان ببغداد، أنبأ أبوسهل بن زياد القطان، حدثنا علي بن محمد بن أبي الشوارب، حدثنا سهل بن بكار، حدثنا أبوعوانة، عن رقبة، قال: زعم عطاء أنه سمع أبا هريرة قال في المريض يمرض ولا يصوم رمضان ثم يبرأ ولا يصوم حتى يدركه رمضان آخر. قال: يصوم الذي حضره ويصوم الآخر ويطعم لكل ليلة مسكيناً[۲۶].

۱ ..... رقبہ کہتے ہیں: عطا کا خیال ہے کہ انھوں نے ابوہریرہ کو اس مریض کے بارے میں جو بیماری کی وجہ سے ماہ رمضان میں روزے نہ رکھ سکا اور شفایاب ہونے کے بعد قضا بھی نہ کی یہاں تک کہ دوسرا رمضان آگیا

یہ کہتے سنا ہے کہ: پہلے موجودہ رمضان کے روزے رکھے گا اس کے بعد گذشتہ رمضان کے روزے اور ہر تسب کے بدلے میں ایک مسکین کو کھانا کھلائے گا۔

۲ ــ أخبرنا أبوعبد الله الحافظ، حدثنا أبو العباس محمد بن يعقوب، حدثنا الحسن بن مكرم، حدثنا يزيد بن هارون، حدثنا شعبة، عن الحكم، عن ميمون بن مهران، عن ابن عباس في رجل أدركه رمضان وعليه رمضان آخر؟ قال: يصوم هذا ويطعم عن ذاك كل يوم مسكيناً ويقضيه[۲۷].

أقول: لم أجد في الباب حديثاً عن النبي (ص) من طرق أهل السنة.

۲ . . . . . ابن عباس نے اس شخص کے بارے میں جس نے ماہ رمضان کا استقبال اس حالت میں کیا کہ اس پر گذشتہ ماہ رمضان کی قضا باقی ہے فرمایا: اس رمضان کے روزے رکھے گا اور گذشتہ رمضان کی قضا کرے گا، نیز ہر روزے کے بدلے میں ایک مسکین کو کھانا کھلائے گا۔

جو شخص دوسرا ماہ رمضان آنے تک قضا رکھنے سے معذور ہو اس پر صرف اطعام واجب ہے قضا نہیں۔

روایت اہلبیتؑ:

۱ ــ وعنه ــ الحسين بن سعيد، عن القاسم بن محمد، عن علي، عن أبي بصير، عن أبي عبدالله (ع) قال: إذا مرض الرجل من رمضان الى رمضان ثم صحَّ فإنما عليه لكل يوم أفطره فدية طعام وهومد لكل مسكين. (الحديث)[۲۸].

۱. . . . . ابوبصیر امام صادقؑ سے روایت کرتے ہیں: اگر کوئی شخص ایک رمضان سے دوسرے رمضان تک بیمار رہے اس کے بعد شفایاب ہو تو وہ ہر روزہ کے بدلہ میں کھانے کا فدیہ دے گا اور وہ فدیہ ہر مسکین کے لئے ایک مد طعام ہے۔

روایت اہل سنّت:

۱ ــ قال البيهقي: وروينا عن ابن عمر وأبي هريرة في الذي لم يصح حتى أدركه رمضان آخر، يطعم ولاقضاء عليه[۲۹].

۱. . . . . ابن عمر و ابوہریرہ نے اس شخص کے بارے میں جو رمضان تک شفایاب نہ ہوسکے کہا ہے: وہ صرف کھانا کھلائے گا۔ اس پر قضا واجب نہیں ہے۔

مردے کی قضا اس کے ورثہ پر ہے

روایات اہلبیتؑ:

۱ ــ محمد بن يعقوب، عن محمد بن يحيى، عن محمد بن الحسين، عن علي بن الحكم، عن العلاء بن رزين، عن محمد بن مسلم، عن أحدهما (ع)، قال: سألته عن رجل ادركه رمضان وهو مريض فتوفي قال أن يبرأ؟ قال: ليس عليه شيء ولكن يقضى عن الذي يبرأ ثم يموت قبل أن يقضى. ونقله في الإستبصار عن الكافي[۳۰].

۱. . . . . محمد بن مسلم (امام باقرؑ و امام صادقؑ میں سے) کسی ایک سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے آپ سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جس نے حالت

بیماری میں ماہ رمضان کو درک کیا اور شفایاب ہونے سے پہلے ہی فوت ہوگیا، حضرت نے فرمایا اس پر کچھ نہیں ہے لیکن اگر شفایاب ہونے کے بعد قضا روزے رکھنے سے پہلے مرا ہو تو اس کی جانب سے قضا روزے رکھے جائیں گے۔

۲ ــ محمد بن علي بن الحسين، قال: قد روي عن الصادق (ع) أنه قال: إذا مات الرجل وعليه صوم شهر رمضان فليقض عنه من شاء من أهله[۳۱].

۲..... امام صادقؑ سے روایت ہے: اگر کوئی شخص مرجائے درحالیکہ اس پر ماہ رمضان کا روزہ ہو تو اس کے ورثہ میں سے جو چاہے اس کی جانب سے روزے رکھے گا۔

روایات اہل سنت:

۱ ــ أخبرنا أبوعبد الله الحافظ، أنبأ أبوالفضل بن ابراهيم، حدثنا احمد بن سلمة، حدثنا اسحاق بن ابراهيم، أنبأ عيسى بن يونس، حدثنا الأعمش، عن مسلم البطين، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس، ان امرأة أتت النبي (ص) فقالت: إن أمي ماتت وعليها صوم شهر فقال: أرأيت لوكان عليها دين أكنت تقضينه؟ فقالت: نعم. فقال: دين الله أحق بالقضاء[۳۲]. ونحوه ما أخرجه الترمذي، عن أبي سعيد الأشج، عن أبي خالد الأحمر، عن الأعمش، عن سلمة بن كهين ومسلم البطين، عن سعيد وعطاء ومجاهد، عن ابن عباس نحوه، بل الظاهر أن الإختلاف في العبارة إنما هو تصحيف، فرواية الترمذي (أختي) بدل (أمي). ورواه أيضاً عن أبي كريب، عن أبي خالد بالإسناد المتقدم نحوه[۳۳]. ورواه مسلم، عن اسحاق بن ابراهيم مثله، وأخرج نحوه بأسانيد متعددة[۳۴]. وأخرج ابن ماجة، عن عبدالله بن سعيد، عن الأحمر مثل الترمذي، وعن زهير بن محمد، عن عبدالرزاق، عن سفيان، عن عبدالله بن عطاء، عن ابن بريدة، عن أبيه نحوه[۳۵]. وأخرجه الدارقطني بسنده، عن أبي سعيد الأشج وابي خالد الأحمر مثل الترمذي[۳۶].

۱..... ابن عباس ناقل ہیں کہ ایک عورت نے پیغمبرؐ کی خدمت میں عرض کیا: میری ماں کا انتقال ہوگیا ہے درحالیکہ ان پر ایک ماہ کا روزہ باقی ہے، حضرتؐ نے فرمایا

اگر تمہاری ماں پر قرضہ ہوتا تو کیا تم ادا کرتیں ؟ اس نے کہا: جی ہاں! حضرت نے فرمایا: خدا کے قرض کی ادائیگی زیادہ سزاوار ہے . . . . . .

۲ ــ أخبرنا أبو عبدالله الحافظ، أخبرني أبو الوليد الفقيه، حدثنا أبوبكربن أبي داود، حدثنا هارون بن سعيد الأيلي، حدثنا ابن وهب (ح وأخبرنا) أبو عمرو محمد بن عبدالله الأديب، أنبأ أبوبكر الاسماعيلي، أخبرني أبويعلى، حدثنا أحمد بن عيسى المصري، حدثنا ابن وهب، أخبرني عمرو بن الحارث، عن عبيدالله بن أبي جعفر، عن محمد بن جعفربن الزبير، عن عروة، عن عائشة، ان رسول الله صلى الله عليه وسلم. قال: من مات وعليه صيام صام عنه وليه[۳۷]. وأخرجه البخاري، عن محمد بن خالد، عن محمد بن موسىٰ بن أعين عن أبي، عن عمرو بن الحرث مثله ونقله عن يحيىٰ بن أيوب، عن ابن ابي جعفر، ورواه أبوداود، عن أحمد بن صالح، عن ابن وهب مثله[۳۹]. ورواه الدارقطني، عن أبي محمد بن صاعد عن محمد بن الأصبغ، عن أبي قال، وعن أحمد بن منصور، عن الأصبغ، عن ابن وهب. ورواه بأسانيد أخرى[۴۰]. . . . . عائشہ کا بیان ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا: اگر کوئی شخص مرجائے اور اس پر روزہ قضا ہو تو اس کا ولی اس کی جانب سے روزہ رکھے گا . . . . . .

ذوالحجہ کے دس دنوں میں قضا روزہ رکھنا مکروہ ہے

روایت اہلبیتؑ:

۱ ــ مارواه أحمد بن محمد بن عيسى، عن محمد بن يحيى، عن غياث بن ابراهيم، عن جعفر(ع)، عن أبيه (ع) قال: قال علي(ع): في قضاء شهر رمضان إن كان لا يقدر على سرده فرقه. وقال: لايقضي في شهر رمضان في عشرة من ذى الحجة[۴۱].

۱ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ امام باقرؑ فرماتے ہیں حضرت علیؑ نے قضا ماہ رمضان کے سلسلہ میں فرمایا اگر پے در پے روزے رکھنا ممکن نہ ہوں تو وقفہ وقفہ سے رکھے نیز فرمایا: ذوالحجہ کے دس دنوں میں قضا رمضان کے روزے نہ رکھے۔

روایت اہل سنّت:

۱ ــ اخبرنا أبو طاهر الفقيه، أنبأ أبوعثمان البصري، أنبأ محمدبن عبدالوهاب، أنبأ يعلى بن عبيد، حدثنا سفيان، عن أبي اسحاق، قال: قال علي رضى الله عنه: لا تقضِ رمضان في ذي الحجة، ولا تصم يوم الجمعة أظنه منفرداً (الحديث)[۴۲]. وأخرجه عبدالرزاق بنقيصة الشطر الأخير، عن معمر والثوري مثله[۴۳].

أقول: لم أجد في الباب حديثاً عن النبي (ص) من طرق أهل السنة.

۱ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ابو اسحاق راوی ہیں کہ علیؑ نے فرمایا: ذوالحجہ میں قضا رمضان ادا نہ کرو اور جمعہ کے دن روزہ نہ رکھو۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

قضا روزے ادا کرنے سے پہلے مستحبی روزے رکھنا منع ہیں۔

روایت اہلبیتؑ:

۱ ــ محمدبن يعقوب، عن علي بن ابراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن حماد، عن الحلبي قال: سألت أبا عبدالله (ع) عن الرجل عليه من شهر رمضان طائفة، أيتطوع؟ فقال: لا، حتى يقضي ما عليه من شهر رمضان. ونحوه مارواه الصدوق بإسناده عن الحلبي وبإسناده عن الكناني، جميعاً عن أبي عبدالله (ع). ونحوه مارواه محمدبن يعقوب، عن محمدبن يحيى، عن أحمدبن محمد، عن محمدبن اسماعيل، عن محمدبن الفضيل، عن أبي الصباح الكناني[۴۴]. ومثله بزيادة في آخره (ثم يصوم.. إلخ) مانقله في البحار، عن الدعائم مرسلاً[۴۵].

۱ . . . . . حلبی کہتے ہیں میں نے امام صادقؑ سے دریافت کیا: ایک شخص پر رمضان کے روزے باقی ہیں کیا وہ مستحب روزے رکھ سکتا ہے؟ حضرت نے فرمایا: نہیں، یہاں تک کہ رمضان کے روزے ادا کر دے . . . . . .

روایت اہل سنت:

۱ ــ أخبرنا أبوبكر محمد بن ابراهيم الحافظ، أنبأ أبونصر أحمد بن عمرو العراقي، حدثنا سفيان بن محمد الجوهري، حدثنا علي بن الحسن، حدثنا عبدالله بن الوليد، حدثنا سفيان، عن الأسود بن قيس، عن أبيه، أن عمر رضي الله عنه قال: ما من أيام أحب إليَّ أن أقضي شهر رمضان من أيام العشر، قال: وحدثنا سفيان حدثنا عثمان بن مهب، قال: سمعت أبا هريرة وسأله رجل، فقال: إنَّ عليَّ رمضان وأنا أريد أن أتطوع في العشر؟ قال: لابل ابدأ بحق الله فاقضه ثم تطوع بعد ذلك ماشئت». وروى السطر الأخير عبدالرزاق، عن الثوري مثله[۴۷].

أقول: ولم أجد في الباب حديثاً عن النبي (ص) من طرق أهل السنة.

۱ . . . . . اسود بن قیس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ عمرؓ نے کہا: میرے نزدیک ذوالحجہ کے دس دنوں سے محبوب تر کوئی دن نہیں جس میں رمضان کے قضا روزے رکھوں . . . . . ابوہریرہ سے ایک شخص نے دریافت کیا کہ میرے اوپر ماہ رمضان کے روزے باقی ہیں اور چاہتا ہوں کہ ذوالحجہ کے دس دنوں میں مستحبی روزے رکھوں؟ انہوں نے کہا: نہیں بلکہ حق اللہ کی ادائیگی شروع کرو، پہلے روزے قضا رکھو پھر جتنے چاہو مستحبی روزے رکھو۔

مضمضہ کرتے وقت پانی حلق میں پہنچ جائے تو قضا واجب ہے بشرطیکہ وضو مستحبی ہو ورنہ نہیں۔

روایت اہل بیتؑ :

۱ ــ محمدبن يعقوب، عن علي بن ابراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن حماد، عن أبي عبدالله (ع) في الصائم يتوضأ للصلاة فيدخل الماء حلقه، فقال إنْ كان وضوؤه لصلاة فريضة فليس عليه شيء، وإنْ كان وضوؤه لصلاة نافلة فعليه القضاء[۴۸]. وروى الصدوق نحوه بإسناده عن العلاء، عن محمدبن مسلم، وبإسناده عن سماعة بن مهران[۴۹].

۱ . . . . . حماد کہتے ہیں امام صادقؑ نے اس روزے دار کے بارے میں جو نماز کے لئے وضو کر رہا تھا اور پانی اس کی حلق میں پہنچ گیا فرمایا: اگر اس کا وضو واجبی نماز کے لئے ہو تو روزہ کو نقصان نہ پہنچے گا، لیکن اگر اس کا وضو مستحبی نماز کے لئے ہو تو اس پر قضا واجب ہوگی۔ . . . . . .

روایت اہل سنّت :

۱ ــ أخبرنا عبدالرزاق، قال: أخبرنا رجل عن ابن أبي ليلى، عن عطاء، عن ابن عباس في الرجل يتمضمض وهو صائم فيدخل بطنه؟ قال: إنْ كان للمكتوبة فليس عليه شيء، وإنْ كان تطوعاً فعليه القضاء[۵۰].

أقول: ولم أجد في الباب حديثاً عن النبي (ص) من طرق أهل السنة.

۱ . . . . . عطا کہتے ہیں ابن عباس نے اس شخص کے سلسلہ میں

جو حالت روزہ میں مضمضہ کر رہا تھا اور پانی اس کے پیٹ میں چلا گیا، کہا: اگر واجب نماز کے لئے ہو تو کوئی حرج نہیں اور اگر مستحبی نماز کے لئے ہو اس پر قضا واجب ہے۔

حواشی:

۱ ــ الوسائل (ح ۷، ص ۲٤۸) وفي الكافي (ح ٤، ص ۱۲۰) وليس فيه: عن عدة من أصحابنا بل يبتدي بـ «أحمد بن محمد».

۲ ــ الوسائل (ح ۷، ص ۲٤۹) والكافي (ح ٤، ص ۱۲۰) وفي الاستبصار (ح ۲، ص ۱۱۷).

۳ ــ البيهقي (ج ٤، ص ۲۵۹) وبحوه عن موسى بن عمة عن محمد بن المكدر عن النبي (ص) مرسلاً.

٤ ــ الدارقطني (ح ۲، ص ۱۹۲ و ۱۹۳ و ۱۹٤).

۵ ــ الوسائل (ج ۷، ص ۸۷) والكافي (ح ٤، ص ۱۰۰) والاستبصار (ح ۲، ص ۱۱۵) والبحار (ح ۹۳، ط. ح، ص ۲۷۸).

٦ ــ البيهقي (ح ٤، ص ۲۱۷).

۷ ــ مصنّف عبدالرزاق (ح ٤، ص ۱۷۸) وفيه تغييرات لفظية وزيادات. ۸ ــ البيهقي (ح ٤، ص ۲۱۷).

۹ ــ الوسائل (ح ۷، ص ۸۸)، الإستبصار (ح ۲، ص ۱۱۵). ۱۰ ــ الفقيه (ح ۲، ص ۷۵).

۱۱ ــ الوسائل (ح ۷، ص ۸۸). ۱۲ ــ البيهقي (ج ٤، ص ۲۱۷).

۱۳ ــ الوسائل (ح ۷، ص ۲۳) وفي الكافي (ح ٤، ص ۱۳۵) لكن ليس في اسناده (ابن ابي عمير) كما أن في متنه تغييراً بتقديم السؤال عن قضاء الصوم على السؤال عن قضاء الصلاة. والاستبصار (ح ۲، ص ۹۳) نقلاً عن الكافي. ۱٤ ــ البيهقي (ج٤، ص ۲۳٦). ۱۵ ــ الترمذي (ح ۳، ص ۱۵٤).

۱٦ ــ النسائي (ح ٤، ص ۱۹۱) ولم يذكر فيه في السؤال أنها لانقضي الصوم لكن بقية الحديث قرينة عليه. ۱۷ ــ الوسائل (ج ۷، ص ۱۱) والكافي (ح ٤ ص ۱۲۱).

۱۸ ــ البيهقي (ج ٤، ص ۲۸۱) ورواه البيهقي بأسانيد متعددة.

۱۹ ــ البيهقي (ج ٤، ص ۲۸۰) ووجه التأمل في الاطلاق. أن عليه يكون الضمير في (مكانه) له معنيان: الأول مكان اليوم المقضي إنْ كان الصوم قضاء، والثاني مكان اليوم المتطوع إنْ كان الصوم تطوعاً. و إنْ قيل الضمير يرجع الى اليوم المفطر فيه على الصورتين لزم قضاء يومين فيما لو أفطر في الصوم القضائي وهذا ما لايقول به أحد.

۲۰ و ۲۱ ــ الترمذي (ح ۳، ص ۱۱۲).

۲۲ ــ أبوداود (ح ۲، ص ۳۳۰).

۲۳ ــ موطأ مالك (ج ۱، ص ۲۸٤).

٢٤ ــ الوسائل (ج ٧، ص ٢٤٤) والكافي (ج ٤، ص ١١٩).
٢٥ ــ الوسائل (ج ٤، ص ٢٤٥) والكافي (ج ٤، ص ١١٩).
٢٦ ــ البيهقي (ج ٤، ص ٢٥٣). وروى البيهقي هذا الحديث بسند آخر.
٢٧ ــ البيهقي (ج ٤، ص ٢٥٣).
٢٨ ــ الوسائل (ج ٧، ص ٢٤٦) والاستبصار (ج ٢، ص ١١١، ح ٤).
٢٩ ــ البيهقي (ج ٤، ص ٢٥٣).
٣٠ ــ الوسائل (ج ٧، ص ٢٤٠) والكافي (ج ٤، ص ١٢٣) والاستبصار (ج ٢، ص ١١٠)
٣١ ــ الوسائل (ج ٧، ص ٢٤٠).
٣٢ ــ البيهقي (ج ٤، ص ٢٥٥).
٣٣ ــ الترمذي (ج ٣، ص ٩٥) والترمذي (ص ٩٦).
٣٤ ــ مسند (ج ٣، ص ١٥٥ و ١٥٦ و ١٥٧).
٣٥ ــ ابن ماجة (ج ١، ص ٥٥٩) وفي الأول (سبعة من كبير) وفيه زيادة الحكم مع مسه ومسمة.
٣٦ ــ الدارقطني (ج ٢، ص ١٩٥).
٣٧ ــ البيهقي (ج ٤، ص ٢٥٥) وواد بإسناد آخر في نفس الصفحة
٣٨ ــ البحار (ج ٣، ص ٤٣ و ٤٤).
٣٩ ــ أبو داود (ج ٢، ص ٣١٥).
٤٠ ــ الدارقطني (ج ٢، ص ١٩٥).
٤١ ــ الاستبصار (ج ٢، ص ١١٩، ح ١).
٤٢ ــ البيهقي (ج ٤، ص ٢٨٥)
٤٣ ــ مصنف عبدالرزاق (ج ٤، ص ٢٥٦) وفيه بدل: (تفضي) (يفضي).
٤٤ ــ الوسائل (ج ٧، ص ٢٥٣) والكافي (ج ٤، ص ١٢٣).
٤٥ ــ البحار (ج ٩٣، ط. ج، ص ٣٣٤).
٤٦ ــ البيهقي (ج ٤، ص ٢١٥).
٤٧ ــ مصنف عبدالرزاق (ج ٤، ص ٢٥٧).
٤٨ ــ الوسائل (ج ١، ص ٤٩) والكافي (ج ٤، ص ١٠٧)
٤٩ ــ المقنعة (ج ٢، ص ٦٩).
٥٠ ــ مصنف عبدالرزاق (ج ٤، ص ١٧٥).

فصل ہفتم

روزہ کے بقیہ احکام

یوم شک، روزہ رکھنا منع ہے

روایات اہل بیتؑ:

۱ ــ باسناده ــ محمد بن الحسن ــ عن علي بن الحسن بن فضال، عن الحسين بن نصر، عن أبيه، عن أبي خالد الواسطي عن أبي جعفر(ع) (في حديث) قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: من ألحق في رمضان يوما من غيره فليس بمؤمن بالله ولابي[۱]. وينفع في هذا الباب حديث الزهري، عن السجاد الذي ذكرناه بمواضع متفرقة.

۱ . . . . . ابوخالد واسطی امام محمد باقرؑ سے ناقل ہیں کہ: پیغمبر اسلامؐ کا ارشاد ہے: جو شخص ماہ رمضان سے دوسرے ماہ کے دن کو ملحق کر دے وہ نہ خدا پر ایمان رکھتا ہے اور نہ میرا پیرو ہے . . . . . .

۲ ــ وعنه پ محمد بن الحسن ــ عن محمد بن عبدالحميد، عن محمد بن الفضل. قال: سالت أبا الحسن الرضا(ع) عن اليوم الذي يشك فيه ولايدرى أهو من شهر رمضان أو من شعبان. فقالژ شهر رمضان شهر من الشهور ما يصيب الشهور يصيبه من التمام والنقصان فصوموا للرؤية وأفطروا للرؤية ولا يعجبني أن يتقدمه أحد بصيام يوم. (الحديث)[۲]. أقول وهذا الحديث ينفع في الأبواب الاولى من الفصل الثالث.

۲ . . . . . محمد بن فضل کا بیان ہے کہ میں نے امام رضاؑ سے اس دن کے متعلق دریافت کیا جس کے بارے میں معلوم نہ ہو کہ اس کا تعلق ماہ شعبان سے ہے یا ماہ رمضان سے۔ حضرتؑ نے فرمایا: ماہ رمضان بھی دوسرے مہینوں کے مانند ہے کبھی ۲۹ دن کا ہوتا ہے اور کبھی

تیس دن کا چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر ترک کرو اور اگر کوئی شخص ماہ رمضان میں ایک روزہ کا اضافہ کرے تو مجھے خوشی نہ ہوگی . . . . . .

۳ ــ وعنه ــ محمد بن الحسن ــ عن محمد بن أبي عمير، عن جعفر الأزدي، عن قتيبة الأعشى قال أبو عبدالله (ع): نهى رسول الله (ص) عن صوم ستة أيام، العيدين وأيام التشريق واليوم الذي يشك فيه من شهر رمضان. ونحوه مانقله في البحار عن الأمالي في مناهي النبي (ص)[۳]. أقول وهذا الحديث ينفع في ما سيأتي.

۳ . . . . . قتیبہ اعشی ناقل ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے: رسول خداؐ نے چھ دنوں کے روزہ سے منع کیا ہے، عید، بقر عید، ایام تشریق اور جس دن کے بارے میں شک ہو کہ اس کا تعلق رمضان سے ہے یا نہیں . . . . . .

روایات اہل سنّت:

۱ ــ أخبرنا عبدالله الحافظ، أنبأنا أبوبكر محمد بن أحمد بن بالويه، حدثنا عبدالله بن أحمد بن حنبل، حدثنا أبوبكر بن أبي شيبة، حدثنا أبوخالد الأحمر، عن عمرو بن قيس الملائي، عن أبي اسحاق، عن صلة، عن زفر. قال: كنا عند عمار بن ياسر فأتي بشاة مصلية فقال: كلوافتنحى بعض القوم [قال] أني صائم. فقال عمار: من صام يوم الشك فقد عصىٰ أبا القاسم صلى الله عليه وسلم[۴]. ورواه الترمذي، عن أبي سعيد، عن أبي خالد مثله[۵]. وروى نحوه عبدالرزاق، عن معمر عن يحيى بن أبي كثير، عن أبي سلمة الا أنه ذكر أن الرجل المتنحي (وماهو الا صوم كنت أصومه) وأجابه عمار (لا. ما أنت تؤمن بالله واليوم الآخر)[۶]. وأخرج ابن ماجة نحوه، عن أبي بكر بن أبي شيبة، عن حفص بن غياث، عن عبدالله بن سعيد، عن جده، عن أبي هريرة[۷]. وأخرجه النسائي، عن عبدالله بن سعيد الأشج، عن أبي خالد مثله[۸]. ولكن فيه (صلة عن عمار) وليس فيه (عن زفر) وأخرجه الحاكم، عن عبدالله مثله[۹]. ورواه أبوداود، عن محمد بن عبدالله بن نمير، عن أبي خالد الأحمر مثله[۱۰]. ورواه الدارقطني، عن أحمد بن اسحاق بن

بهلول، عن أبي سعيد أشبح، عن أبي خالد عن عمرو، عن صلة، عن عمار[۱۱]. ونقله الدارمي كالنسائي[۱۲].

۱۔ . . . . . زفر کا بیان ہے: ہم لوگ عمار یاسر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے ہم لوگوں کے سامنے بھنی ہوئی بکری پیش کی اور کہا: نوش کیجئے۔ لیکن ہم میں سے بعض لوگوں نے یہ کہہ کر کہ ہم روزے سے ہیں، کھانے سے اجتناب کیا۔ عمار نے کہا: جس نے یوم شک روزہ رکھا اس نے رسول خدا کی مخالفت کی۔ . . . . . .

۲ ــ وأخبرنا أبو عبدالله الحافظ، أنبأنا أبو عبدالله محمد بن يعقوب الشيباني، حدثنا محمد بن عبدالوهاب الفراء، أنبأنا محاضر بن المورع، حدثنا هشام بن حسان، عن قيس بن طلق، عن أبيه طلق. قال: سمعت رجلا سأل النبي (ص) عن اليوم الذي يشك فيه فيقول بعضهم هذا من شعبان وبعضهم هذا من رمضان. فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لا تصوموا حتى تروا الهلال. الحديث[۱۳].

۲۔ . . . . . طلق کہتے ہیں: میں نے سنا کہ ایک شخص یوم شک کے بارے میں پیغمبر اسلام سے سوال کر رہا تھا کہ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ شعبان کی آخری تاریخ ہے اور بعض لوگ اسے رمضان کی پہلی تاریخ قرار دیتے ہیں، حضرت نے فرمایا: چاند دیکھے بغیر روزہ مت رکھو۔

۳ ــ أخبرنا أبو نصر محمد بن أحمد بن اسماعيل البزار الطوسي، حدثنا عبدالله بن أحمد بن منصور الطوسي، حدثنا محمد بن اسماعيل الصائغ، حدثنا روح بن عبادة، حدثنا الثوري، عن أبي عباد عن أبيه، عن أبي هريرة أن النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن صيام قبل رمضان بيوم، والأضحى والفطر وأيام التشريق ثلاثة أيام بعد يوم النحر[۱۴]. ورواه عبدالرزاق، عن الثوري مثله[۱۵]. وذكر الدارقطني نحوه، عن محمد بن عمرو، عن أحمد بن الخليل، عن الواقدي، عن داود بن خالد، عن محمد بن مسلم، عن المقبري، عن أبي هريرة[۱۶]. وأخرجه البزار، عن محمد بن المثنى، عن صفوان بن عيسى، عن عبدالله بن سعيد، عن جده، عن أبي هريرة[۱۷]. أقول وهذا الحديث ينفع في ماسيأتي من الصوم المحرم.

۳۔ . . . . . ابو ہریرہ راوی ہیں کہ پیغمبر اسلام نے چند دنوں کے روزوں

سے منع کیا ہے (۱) رمضان سے ایک دن قبل (۲) عید قربان (۳) عید فطر (۴) ایام تشریق یعنی قربان کے بعد کے تین دن . . . . . .

شعبان کی نیت سے یوم شک روزہ رکھنا جائز ہے

روایات اہل بیتؑ :

۱ ــ علي بن ابراهيم، عن ابيه، عن القاسم بن محمد الجوهري، عن سليمان بن داود، عن سفيان بن عيينة، عن الزهري، عن علي بن الحسين (ع). قال (في حديث): وأما الصوم الحرام فصوم يوم الفطر ويوم الأضحى وثلاثة أيام من أيام التشريق صوم يوم الشك أمرنا به ونهينا عنه أمرنا به أن نصومه مع صيام شعبان ونهينا عنه أن ينفرد الرجل لصيامه في اليوم الذي يشك فيه الناس. فقلت له: جعلت فداك فان لم يمكن صام من شعبان شيئا كيف يصنع؟ قال: ينوي ليلة الشك أنه صائم من شعبان فان كان من شهر رمضان أجزأ عنه وان كان من شعبان لم يضره. (الحديث)۱۸. أقول: وهذا الحديث ينفع في الباب السابق. ورواه الاستبصار باختلاف يسير، عن أبي الحسن أحمد بن محمد بن الحسن بن الوليد، عن أبيه، عن الصفار، عن علي بن محمد القاشاني، عن القاسم بن محمد كاسولا، عن سليمان بن داود الشاذكواني، عن عبدالرزاق، عن معمر، عن محمد بن شهاب الزهري۱۹. ونقله في البحار، عن تفسير القمي، عن أبي، عن الاصبهاني، عن المنقري، عن سفيان بن عيينة، عن الزهري، عن علي بن الحسين (ع). وساق الحديث بطوله.۲۰.

۱ـ . . . . . زہری ناقل ہیں کہ امام زین العابدینؑ نے فرمایا : حرام روزے چند ہیں: عید فطر کا روزہ، عید قربان کا روزہ اور ایام تشریق کے تین دنوں کا روزہ لیکن یوم شک کا روزہ حرام بھی ہے اور جائز بھی، اگر شعبان کے روزے کے ہمراہ رکھے تو جائز ہے لیکن اگر کوئی شخص

صرف اس دن کا روزہ رکھے جس کے بارے میں لوگوں کو شک ہو تو حرام ہے، میں نے عرض کیا: آپ پر قربان جاؤں، اگر کسی نے شعبان میں روزہ رکھا ہی نہ ہو تو وہ کیا کرے؟ حضرتؑ نے فرمایا: شب تک، شعبان کے روزہ کی نیت کرے، اگر وہ دن رمضان سے متعلق ہوگا تو رمضان کا روزہ شمار ہوگا اور اگر شعبان سے متعلق ہوگا تو بھی اسے کوئی نقصان نہ ہوگا . . . . . .

. . . . . .

۲ ــ وفيه ــ المقنع ــ عن عبدالله بن سنان أنه سأل أبا عبدالله (ع) عن رجل صام شعبان فلما كان شهر رمضان أضمر يوما من شهر رمضان فبان أنه من شعبان لأنه وقع فيه الشك. فقال: يعيد ذلك اليوم وان أضمر من شعبان فبان أنه من رمضان فلا شئ عليه[۲۱]. أقول ولعل المراد يعيده ان بان من رمضان. أو المراد أنه ليس محسوبا من جملة الثلاثين عند الشك في هلال شوال ورمضان. وبالجملة فالمراد ان صيامه كان كـ: لاصيام.

۲ ــ . . . . . عبداللہ بن سنان کہتے ہیں کہ میں نے امام صادقؑ سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جس نے ماہ شعبان میں روزہ رکھا یہاں تک کہ ماہ رمضان آپہنچا۔ چنانچہ اس نے رمضان کی نیت سے روزہ رکھ لیا بعد میں معلوم ہوا کہ وہ شعبان کی آخری تاریخ تھی کیونکہ پہلے اس کے بارے میں شک تھا، حضرتؑ فرمایا: اس دن کا اعادہ کرے گا ہاں اگر اس نے شعبان کی نیت سے روزہ رکھا ہو اور بعد میں ثابت ہوجائے کہ وہ رمضان کی پہلی تھی تو کوئی حرج نہیں ہے . . . . . .

روایات اہل سنّت:

۱ ــ أخبرنا أبو عبدالله الحافظ، حدثنا أبوبكر أحمد بن اسحاق بن أيوب الفقيه املاء، أنبأنا بشر بن موسى، حدثنا يحيى بن بشر الحريري، حدثنا معاوية بن سلام، عن يحيى بن أبي كثير، عن أبي سلمة أن أبا هريرة حدثه أنه رسول الله صلى الله عليه وسلم. قال: لا تقدموا قبل رمضان بيوم أو يومين الا أن يكون رجلا كان يصوم صياما

فيصومه[٢٢]. ورواه الترمذي، عن هناد، عن وكيع، عن علي بن المبارك ، عن يحيى بن أبي كثير. مثله[٢٣]. ورواه مسلم، عن أبي بكر بن أبي شيبة وأبي كريب، عن وكيع، عن علي بن المبارك ، عن يحيى بن أبي كثير مثله. ورواه أيضا، عن يحيى بن بشر كما في البيهقي وأيضا عن ابن المثنى، عن أبي عامر، عن هشام، عن يحيى بن أبي كثير وعن زهير بن حرب، عن حسين بن محمد، عن شيبان، عن يحيى بن أبي كثير وأيضا عن ابن المثنى وابن أبي عمر، عن عبدالوهاب، عن أيوب، عن يحيى بن أبي كثير[٢٤]. ورواه عبدالرزاق، عن معمر، عن يحيى بن أبي كثير غير أن لفظه مختلف[٢٥]. وأخرجه البخاري، عن مسلم بن ابراهيم، عن هشام، عن يحيى بن كثير مثله[٢٦]. وأخرجه ابن ماجة، عن هشام بن عمار، عن عبدالحميد بن حبيب والوليد بن مسلم، عن الاوزاعي، عن يحيى مثله[٢٧]. وأخرجه النسائي، عن اسحاق بن ابراهيم، عن الوليد مثل ابن ماجة وعن عمران بن يزيد، عن محمد بن شعيب الاوزاعي مثله أيضا وأخرجه بسنده عن ابن عباس وأخرجه عن شعيب بن اسحاق، عن الاوزاعي وابن أبي عروبة، عن يحيى مثله[٢٨]. ورواه أبوداود، عن مسلم بن ابراهيم، عن هشام، عن يحيى بن أبي كثير[٢٩]. وأخرجه أبوداود الطيالسي، عن هشام، عن يحيى[٣٠]. وأخرجه الدارمي، عن وهب بن جرير، عن هشام[٣١].

١ ـ . . . . . ابوہریرہ ناقل ہیں کہ پیغمبر اسلام نے فرمایا ہے : رمضان سے ایک دو دن پہلے روزہ مت رکھو ہاں اگر کوئی شخص پہلے سے روزہ رکھ رہا ہو تو وہ (اسی استحبابی نیت سے) روزہ رکھ سکتا ہے. . . . . .

. . . . . .

٢ ـ أخبرنا أبوالحسن علي بن أحمد بن محمد بن داود الرزاز قراءة عليه من أصل كتابه ببغداد، حدثنا أبو عمرو عثمان بن أحمد الدقاق املاء، حدثنا يحيى بن أبي طالب، أنبأنا عبدالوهاب بن عطاء، أنبأنا محمد بن عمرو، عن أبي سلمة، عن أبي هريرة، عن النبي صلى الله عليه وسلم. قال: لا تقدموا الشهر باليوم واليومين الا أن يوافق ذلك صوما كان يصومه أحدكم صوموا لرؤيته فان غم عليكم فعدوا ثلاثين ثم أفطروا[٣٢]. ورواه الترمذي عن أبي كريب، عن عبدة بن سليمان، عن محمد بن عمرو . مثله[٣٣]. ونحوه روى أبوداود، عن الحسن بن علي، عن حسين، عن زائدة، عن سماك ، عن عكرمة، عن ابن عباس[٣٤]. ورواه الدارقطني، عن

أبي محمد بن صاعد، عن محمد بن زنبور، عن اسماعيل بن جعفر، عن محمد بن عمرو مثله.
وأيضا عن ابن صاعد وابن غيلان، عن أبي هشام، عن أبي بكر بن عياش، عن محمد بن عمرو، وايضاً عن ابن صاعد و ابی بکر اینشا بوسی عن الربیع، عن ابن وہب، عن اسامۃ بن زید عن محمد بن عمرو ۲۵

۲ . . . . . ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا: رمضان سے ایک دو دن پہلے (رمضان کی نیت سے) روزہ رکھو، مگر یہ کہ روزہ ان روزوں سے مصادف ہو جائے جسے وہ پہلے سے رکھ رہا تھا۔ رمضان کا روزہ چاند دیکھ کر رکھو اور اگر ابر چھایا ہوا ہو تو تیس دن شمار کرنے کے بعد افطار کرو (یعنی اس کے بعد روزہ واجب نہیں)...

. . . . . .

عید اور بقر عید کے دن روزہ رکھنا حرام ہے

روایت اہل بیتؑ:

۱ ــ باسناده ــ محمد بن علي بن الحسين الصدوق ــ عن حماد بن عمرو وأنس بن محمد، عن أبيه جميعا، عن الصادق (ع)، عن آبائه (ع) (وفي وصية النبي (ص) لعلي (ع)). قال: يا علي صوم الفطر حرام وصوم يوم الأضحى حرام۳۶.

۱ . . . . . محمد، امام صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے ابؑ و جدؑ سے روایت کرتے ہیں کہ پیغمبر اسلام نے حضرت علیؑ سے وصیت کرتے وقت فرمایا: اے علیؑ عید فطر اور عید اضحیٰ کے دن روزہ رکھنا حرام ہے۔

روایت اہل سنت:

۱ ــ وأخبرنا أبوعلي الروذباري، أنبأنا أبوبكر بن داسة، حدثنا أبو داود، حدثنا

قتيبة بن سعيد وزهير بن حرب وهذا حديثه قالا: حدثنا سفيان، عن الزهري، عن أبي عبيد. قال: شهدت العيد مع عمر رضي الله عنه فبدأ بالصلاة قبل الخطبة ثم قال: ان رسول الله (ص) نهى عن صيام هذين اليومين أمايوم الأضحى فتأكلون من نسككم وأما يوم الفطر ففطركم من صيامكم[۳۷]. ورواه الترمذي باختلاف عن محمد بن عبدالملك، عن يزيد بن زريع، عن معمر، عن الزهري، عن أبي عبيد[۳۸]. ورواه مسلم باختلاف يسير، عن ابن يحيى، عن مالك، عن ابن شهاب، عن أبي عبيد مثله. ورواه بأسانيد متعددة، عن أبي هريرة وأبي سعيد وعائشة[۳۹]. وأخرجه البخاري، عن عبدالله بن يوسف، عن مالك مثل مسلم[۴۰]. وأخرجه ابن ماجة، عن سهل بن أبي سهل، عن سفيان مثله[۴۱].

۱- ..... ابوعبید کا بیان ہے کہ عید کے دن میں عمر کے ہمراہ تھا، انہوں نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھی اس کے بعد کہا: پیغمبر خداؐ نے ان دو دنوں (عید یقرعید) کے روزہ سے منع فرمایا ہے، عید قربان کے دن اپنی قربانی کا گوشت تناول کروگے اور عید فطر کے دن اپنے روزہ کا افطار کروگے ....

"وقوف منیٰ" کے دوران روزہ رکھنا منع ہے۔

روایت اہل بیتؑ:

۱ ــ عبدالله بن جعفر في (قرب الاسناد)، عن محمد بن عيسى والحسن بن ظريف وعلي بن اسماعيل كلهم، عن حماد بن عيسى. قال: سمعت أبا عبدالله (ع). يقول: قال أبي (ع) علي بعث رسول الله (ص) بديل بن ورقاء الخزاعي على جمل أورق أيام منى. فقال: تنادى في الناس ألا لا تصوموا فانها أيام أكل وشرب. ونقله في البحار، عن قرب الاسناد، عن حماد بن عيسى بدون واسطة[۴۲]. أقول وفي تحريم صيام أيام التشريق أحاديث كثيرة وفي أحاديث الأبواب السابقة ما تضمن ذلك كحديث الزهري، عن السجاد (ع) الذي نقلناه في مواضع متفرقة.

۱۔ . . . . . حماد بن عیسیٰ کا بیان ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ: میرے پدر بزرگوار تاخفل ہیں کہ حضرت علیؑ نے فرمایا ہے: رسول خداؐ نے بدیل بن ورقاء خزاعی کو توقف منیٰ کے دوران، خاکستری اونٹ پر روانہ کیا اور انھیں حکم دیا کہ لوگوں کے درمیان اعلان کردیں کہ ان دنوں روزہ نہ رکھیں کیونکہ یہ کھانے پینے کے دن ہیں . . . . . .

. . . . . .

روایت اہل سنّت:

۱ ــ أخبرنا أبو عبدالله الحافظ، حدثنا أبوالعباس محمد بن يعقوب، حدثنا محمد بن اسحاق الصغاني، (ح وأخبرنا) أبوالحسن محمد بن يعقوب الفقيه بالطابران، أنبأنا أبوعلي محمد بن أحمد بن الحسن الصواف، حدثنا ساحاق بن الحسن. قال حدثنا محمد بن سابق، حدثنا ابراهيم بن طهمان، عن أبي الزبير، عن ابن كعب بن مالك، عن أبيه أنه حدثه أن رسول الله (ص) بعثه وأوس بن الحدثان أيام التشريق فنادى أنه لن يدخل الجنة الا مؤمن وأيام منىٰ أيام أكل وشرب. ونحوه ماروواه البيهقي باسناده، عن بشربن سحيم أنه بعثه النبي (ص) لينادي كذلك[۴۳]. ورواه مسلم، عن أبي بكربن أبي شيبة، عن محمد بن سابق مثله وعن عبد بن حميد، عن أبي عامر، عن ابراهيم مثله[۴۴]. وروى ابن ماجة، عن ابن أبي شيبة، عن عبدالرحمن بن سليمان، عن محمد بن عمرو، عن أبي سلمة، عن أبي هريرة، نحوه وكذا نحوه عن أبن أبي شيبة وعلي بن محمدمعاً، عن وكيع، عن سفيان، عن حبيب بن أبي ثابت، عن نافع بن جبير، عن بشربن سحيم نحوه[۴۵]. ورواه الدارمي، عن أبي النعمان، عن حمادبن زيد، عن عمروبن دينار، عن نافع عن بشر[۴۶].

۱۔ . . . . . کعب بن مالک اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ پیغمبر اسلامؐ نے ایام تشریق میں "و اوس بن الحدثان" کو بھیجا، چنانچہ انھوں نے یہ اعلان کیا کہ جنت میں صرف مومن ہی جائیں گے اور توقف منیٰ کے ایام کھانے پینے کے دن ہیں . . . . . .

. . . . . .

. . . . . .

روزہ وصال منع ہے

روایات اہل بیتؑ :

۱ ــ قال الصدوق (ره): نهى رسول الله (ص) عن الوصال في الصيام وكان يواصل فقيل له في ذلك. فقال: اني لست كأحدكم أني أظل عند ربي فيطعمني و يسقيني ۴۷.

۱۔ جناب صدوق کہتے ہیں : رسول خداؐ نے روزہ وصال (بغیر افطار، روزہ پر روزہ رکھنا) سے منع کیا ہے، حالانکہ خود آنحضرتؐ پے در پے روزے رکھتے تھے چنانچہ اس سلسلہ میں آپ سے استفسار کیا گیا، حضرتؐ نے فرمایا : میں تم جیسا نہیں ہوں، میں اپنے پروردگار کی بارگاہ میں رہتا ہوں چنانچہ وہی مجھے سیر و سیراب کرتا ہے۔

۲ ــ محمد بن يعقوب عنهم ــ عدة من أصحابنا ــ عن أحمد بن محمد، عن علي بن الحكم، عن سيف بن عميرة، عن حسان بن مختار. قال: قلت لأبي عبدالله (ع) ما الوصال في صيام. قال فقال: ان رسول الله (ص) قال: لاوصال في صيام. (الحديث) ۴۸. ونقله في البحار في حديث عن الأمالي، عن ابن الوليد، عن أبن أبان عن الحسين بن سعيد، عن ابن أبي عمير ومحمد بن اسماعيل، عن منصور بن يونس، عن منصور بن حازم وعلي بن اسماعيل الميثمي عن منصور بن حازم، عن الصادق (ع). ونقله في البحار، عن نوادر الراوندي في حديثين عن علي (ع) ورسول الله (ص) ۴۹. و روايات النهي عن الوصال كثيرة فمنها رواية الزهري، عن علي بن الحسين (ع) في وجوه الصوم. ومنها رواية الصدوق باسناده، عن زرارة، عن الصادق (ع) ومنها رواية الصدوق باسناده، عن منصور بن حازم، عن الصادق (ع) وأيضا باسناده، عن حماد بن عمرو وأنس بن محمد، عن أبيه جميعا، عن الصادق (ع) ۵۰.

۲۔ . . . . . حسان بن مختار کا بیان ہے : میں نے امام صادقؑ کی خدمت میں

عرض کیا: روزہ میں وصال (بغیر افطار پے در پے روزہ رکھنا) کا کیا حکم ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ارشاد رسولؐ خدا ہے: روزہ میں وصال جائز نہیں ہے . . . . . - - - - - -

روایت اہل سنّت:

۱ ــ حدثنا أبوالحسن محمد بن الحسين بن داود العلوي رحمه الله املاء، حدثنا عبيدالله بن ابراهيم بن بالويه، حدثنا أحمد بن يوسف السلمي، حدثنا عبدالرزاق، أنبأنا معمر، عن همام بن منبة. قال: هذا ما حدثني أبو هريرة. قال قال رسول الله (ص): اياكم والوصال قالوا فانك تواصل يا رسول الله (ص). قال اني لست في ذلكم مثلكم إني ابيت يطعمني ربي ويسقيني فاكلفوا من العمل مالكم به طاقة[۵۱]. وروى الترمذي نحوه، عن نصر بن علي، عن بشر بن المفضل وخالد بن الحارث، عن سعيد، عن قتادة، عن أنس[۵۲]. ورواه مسلم باختلاف يسير في اللفظ، عن زهير بن حرب واسحاق، عن جرير، عن عمارة، عن زرعة، عن أبي هريرة. ورواه أيضا عن قتيبة بن سعيد، عن المغيرة، عن أبي الزناد، عن الأعرج، عن أبي هريرة[۵۳]. وأخرج البخاري مثله عن يحيى، عن عبدالرزاق باختلاف في بيان المعنى وأخرج نحوه باسانيد عديدة فراجع[۵۴]. وأخرج أبوداود نحوه، عن عبدالله القعنبي، عن مالك، عن نافع، عن ابن عمر[۵۵]. وأخرج مالك نحوه كأبي داود وأخرج الحديث عن أبي الزناد كمسلم[۵۶]. ونقل الهيثمي نحوه، عن ابن عمر نقلا عن الطبراني في الكبير[۵۷]. وروى الحميدى نحوه عن أبي الزناد كمسلم[۵۸]. وروى أبوداود الطيالسي نحوه، عن شعبة، عن عاصم مولى قريبة، عن قريبة، عن عائشة. وروى عن خارجة بن مصعب، عن حرام بن عثمان، عن أبي عتيق، عن جابر، عن النبي (ص) أنه قال: لاوصال في الصوم. ونقله بسنده آخر أيضا[۵۹]. وأخرجه الدارمي، عن خالد بن مخلد، عن مالك، عن أبي الزناد كمسلم.[۶۰]

ا . . . . . ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا ہے: (روزے میں) وصال سے اجتناب کرو، لوگوں نے کہا: یارسول اللہؐ! آپ خود روزہ وصال رکھتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: میں اس سلسلہ میں تم لوگوں جیسا نہیں ہوں، مجھے میرا پروردگار سیر و سیراب کرتا ہے۔ پس اتنا ہی بوجھ اٹھاؤ جتنی تم میں طاقت ہے...

- - - - - - - - - - - - - - - -

یوم عرفہ، روزہ رکھنا مستحب ہے

روایات اہل بیتؑ:

۱ ــ محمد بن يعقوب، عن محمد بن يحيى، عن محمد بن الحسين، عن صفوان بن يحيى وعلي بن الحكم جميعا عن العلاء بن رزين، عن محمد بن مسلم، عن أحدهما (ع) أنه سئل عن صوم يوم عرفة. فقال: أنا أصومه اليوم فهو يوم دعاء ومسألة ۱ء. أقول وقد اختلف نسخ الحديث في الكافي ففي (ما أصومه اليوم) كما هو المكتوب في الكافي الطبعة الجديدة.

۱۔ . . . . . محمد بن مسلم ناقل ہیں کہ امام باقرؑ یا امام صادقؑ سے یوم عرفہ کے روزہ کے سلسلہ میں دریافت کیا گیا۔ آپؑ نے فرمایا: میں اس دن روزہ رکھتا ہوں، یہ دن دعاء ومسئلت کا دن ہے۔

اقول: "کافی" کے بعض نسخوں میں ہے (ما اصومه اليوم) یعنی میں اس دن روزہ نہیں رکھتا۔

۲ ــ قال الصدوق محمد بن علي بن الحسين: قال الصادق (ع): صوم يوم للتروية كفارة سنة ويوم عرفة كفارة سنتين ۲ء. ورواه في (ثواب الأعمال) عن محمد بن موسى بن المتوكل، عن علي بن الحسين السعدآبادي، عن أحمد بن أبي عبدالله، عن أبيه محمد بن أبي عمير، عن بعض أصحابه، عن أبي عبدالله (ع) ۳ء.

۲۔ صدوقؒ کی روایت ہے کہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: روزہ یوم ترویہ (۸ ذی الحجہ) ایک سال کا کفارہ ہے اور روزہ یوم عرفہ (۹ ذوالحجہ) دو سال کا کفارہ ہے . . . . . .
. . . . . .

روایت اہل سنّت :

۱ ــ أخبرنا أبوالحسين محمدبن الحسين بن محمد الفضل القطان ببغداد، حدثنا أبوعلي اسماعيل بن محمد الصفار، حدثنا عبدالله بن ايوب المخرمي، حدثنا سفيان بن عيينة، عن داودبن شابور، عن أبي قزعة، عن أبي الخليل، عن أبي حرملة، عن أبي قتادة يبلغ به النبي (ص) صوم يوم عرفة كفارة سنة والتي تليها صوم يوم عاشوراء كفارة سنة (ورواه مجاهد)، عن حرملة بن اياس الشيباني، عن أبي قتادة. قال: سئل رسول الله (ص) عن صيام يوم عاشوراء فقال: يكفر السنة وسئل عن صيام يوم عرفة. فقال: يكفر سنتين سنة ماضية وسنة مستقبلة وف رواية أخرى أن عمر (رض) سأل النبي (ص) عن صيام يوم عرفة فأجابه النبي (ص) بنحومامضى ؛؛. وروى الترمذي نحوه، عن قتيبة وأحمدبن عبدة الضبي جميعاً عن حمادبن زيد، عن غيلان بن جرير، عن عبدالله بن معبد الزمانى عن أبي قتادة ؛٥. وأخرج نحوه دون ذيلة عن الثوري، ع منصور، عن مجاهد، عن حرملة بن أياس الشيباني عن أبي قتادة ؛؛. وأخرج ابن ماجة، عن أحمدبن عبدة مثل الترمذي أولا ٥٧. وروى ابوداود نحوه، عن سليمان بن حرب ومسدد، عن حمادبن زيد مثل الترمذي أولا ؛٨.

۱ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ابوقتادہ ناقل ہیں کہ رسول خداؐ نے فرمایا: روزہ یوم عرفہ اس سال اور بعد میں آنے والے سال کا کفارہ ہے اور روزہ یوم عاشورا ایک سال کا کفارہ ہے۔

ابوقتادہ ہی سے دوسری روایت ہے کہ رسول خداؐ سے روزہ یوم عاشور کے متعلق سوال کیا گیا۔ آپؐ نے فرمایا: یہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ہے اور جب روزہ یوم عرفہ کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: یہ دو سال کے گناہوں کا کفارہ ہے، گذشتہ سال اور آئندہ سال۔

. . . . . .

ماہ محرم کا روزہ مستحب ہے

روایات اہل بیتؑ :

۱ ــ وعن النبي (ص) قال: ان أفضل الصلاة بعد الصلاة الفريضة الصلاة في

جوف الليل وان أفضل الصيام من بعد شهر رمضان صوم شهر الله الذي يدعونه المحرم[٧٠]

١۔ ارشاد پیغمبرؐ ہے : نماز واجب کے بعد بہترین نماز ، نماز شب ہے اور ماہ رمضان کے روزہ کے بعد بہترین روزہ اس ماہِ خدا کا روزہ ہے جسے محرم کہتے ہو۔

٢ ــ محمدبن محمد في (المقنعة)، عن النعمان بن سعد، عن علي(ع) انه قال: قال رسول الله(ص) لرجل: ان كنت صائما بعد شهر رمضان فصم المحرم فإنه شهر تاب الله فيه على قوم ويتوب الله تعالى فيه على آخرين[٧٠].

٢۔ . . . . . پیغمبر اسلامؐ نے ایک شخص سے فرمایا : اگر تم رمضان کے بعد روزہ رکھنا چاہتے ہو تو محرم میں رکھو کیونکہ یہ وہ مہینہ ہے جس میں خدا نے ایک قوم کی توبہ قبول کی اور دوسری قوم کی توبہ قبول کرے گا۔

روایات اہل سنّت :

١ ــ وأخبرنا أبونصر الفامي، حدثنا أبوعبدالله محمدبن يعقوب، حدثنا يحيى بن محمدبن يحيى، حدثنا الحجي ومسدد قالا: حدثنا أبوعوانة (ح وأخبرنا) أبوالحسن علي بن أحمد عبدان، أنبأنا أحمدبن عبيد الصفار، حدثنا زيادبن الخليل، حدثنا مسدد، حدثنا أبوعوانة، عن عبدالملك بن عمير، عن محمدبن المنتشر، عن حميدبن عبدالرحمن الحميري، عن أبي هريرة. قال: قال رسول الله(ص): افضل الصيام بعد شهر رمضان شهر الله الذي تدعونه المحرم وأفضل الصلاة بعد المفروضة الصلاة في جوف الليل[٧١]. وروى الترمذي نحوه، عن قتيبة، عن أبي عوانة، عن ابي بشر، عن حميد، عن أبي هريرة[٧٢]. ورواه مسلم، عن زهير، عن جرير، عن عبدالملك مثله[٧٣]. وأخرج نحوه ابن ماجة، عن ابي شيبة، عن الحسين بن علي عن زائدة، عن عبدالملك[٧٤]. وروى ابوداود نحوه، عن مسدد وقتيبة مثل مسلم في الثاني[٧٥]. ورواه الدارمي، عن زيدبن عوف، عن ابي عوانة[٧٦].

١۔ . . . . . ابوہریرہ کا بیان ہے کہ پیغمبر اسلامؐ

نے فرمایا: ماہ رمضان کے بعد بہترین روزہ، اس ماہ خدا کا ہے جسے محرم کہتے ہو - اور نماز واجب کے بعد بہترین نماز، نماز شب ہے . . . . . .

۲ ــ حدثنا محمد بن سعيد، حدثنا محمد بن فضيل، عن عبدالرحمن بن اسحاق، عن النعمان بن سعد قال جاء رجل الى علي فسأله عن شهر بعد شهر رمضان يصومه. فقال له علي: ما سألني أحد عن هذا بعد اذ سمعت رجلا سأل النبي (ص) أيّ شهر يصومه من السنة بعد شهر رمضان فأمر بصيام المحرم. وقال ان فيه يوما تاب الله على قوم ويتوب فيه على قوم[۷۷].

۳ . . . . . نعمان بن سعد ناقل ہیں کہ ایک شخص نے حضرت علیؑ کی خدمت میں حاضر ہو کر ماہ رمضان کے بعد ایسے مہینہ کے متعلق سوال کیا جس میں روزہ رکھا جائے ؟ حضرت نے فرمایا: میں نے پیغمبر اسلامؐ سے ایک شخص کو یہ سوال کرتے ہوئے سنا کہ ماہ رمضان کے بعد سال کا کون سا مہینہ ہے جس میں روزہ رکھا جائے ؟ حضرتؐ نے محرم میں روزہ رکھنے کا حکم دیا اور فرمایا: محرم میں ایک ایسا دن ہے جس میں خدا نے ایک قوم کی توبہ کو قبول کیا اور ایک قوم کی توبہ قبول کرے گا۔

ماہ شعبان کا روزہ مستحب ہے

روایات اہل بیتؑ:

۱ ــ محمد بن الحسن باسناده، عن علي بن الحسن بن فضال، عن محسن بن أحمد ومحمد بن الوليد وعمرو بن عثمان وسندي بن محمد جميعهم عن يونس بن يعقوب، عن أبي عبدالله (ع) قال سألته عن صوم شعبان فقلت له جعلت فداك كان أحد من آبائك يصوم شعبان؟ فقال: كان خير آبائي رسول الله (ص) أكثر صيامه في شعبان. ونحوه بأسانيد متعددة عن عائشة[۷۸]. ونحوه مارواه الكافي، عن أبي علي الأشعري، عن

محمدبن عبدالجبار ومحمدبن اسماعيل، عن الفضل بن شاذان جميعاً عن صفوان، عن ابن مسكان، عن الحلبي. قال سألت أبا عبدالله. وساق نحوه ولكن ليس فيه (أكثر صيامه في شعبان) ۷۹.

۱۔ . . . . . یونس بن یعقوب کہتے ہیں کہ میں نے امام صادقؑ سے ماہ شعبان کے روزہ کے متعلق دریافت کیا اور عرض کیا میں آپ پر سے قربان جاؤں، کیا آپ کے آباء واجداد ماہ شعبان میں روزہ رکھتے تھے؟ آپ نے فرمایا ہمارے آباء واجداد میں سب سے بہتر رسول خداؐ تھے، آپ بیشتر روزہ ماہ شعبان میں رکھتے تھے . . . . .

۲ ــ محمدبن يعقوب عنه ــ علي بن ابراهيم ــ عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن حفص بن البختري، عن أبي عبدالله(ع). قال: كنّ نساء النبي(ص) اذا كان عليهن صيام أخرن ذلك الى سعبان كراهة أن يمنعن رسول الله(ص) حاجته فاذا كان شعبان صمن وصام (معهن) وكان رسول الله(ص) يقول: شعبان شهري. ورواه الصدوق في (ثواب الأعمال) عن محمدبن علي ماجيلويه، عن عمه محمدبن أبي القاسم، عن أحمدبن أبي عبدالله، عن الحسين بن سعيد، عن ابن أبي عمير ۸۰.

۲۔ . . . . . حفص بن بختری ناقل ہیں کہ امام صادقؑ نے فرمایا: ازواج پیغمبرؐ اپنے قضا روزوں میں ماہ شعبان تک تاخیر کرتی تھیں تاکہ رسول خداؐ کی خواہشات میں خلل نہ پڑے۔ چنانچہ جب ماہ شعبان آجاتا تھا تو وہ روزے رکھتی تھیں اور رسول خداؐ بھی ان کے ہمراہ روزہ رکھتے تھے حضرتؐ فرماتے تھے: شعبان میرا مہینہ ہے . . . .

. . . . . .

۳ ــ محمدبن يعقوب، عن عدة من أصحابنا، عن أحمدبن محمد وعن علي بن ابراهيم، عن أبيه جميعا، عن ابن أبي عمير، عن سلمة صاحب الصابري، عن أبي الصباح الكناني. قال: سمعت أبا عبدالله يقول: صوم شعبان وشهر رمضان متتابعين توبة من الله والله. ورواه في ثواب الأعمال عن أبيه، عن سعد، عن أحمدبن عيسى، عن الحسين بن سعيد، عن ابن أبي عمير. وعن علي بن ابراهيم، عن محمدبن عيسى بن عبيد، عن يونس. عن عمربن أبان، عن المفضل بن عمر، عن أبي عبدالله(ع) مثله ۸۱. وأرسل الصدوق نحوه ۸۲.

۳۔ . . . . . صباح کنانی کا بیان ہے کہ میں نے امام صادقؑ سے آپ کا یہ ارشاد سنا ہے کہ : خدا کی قسم ماہ شعبان اور ماہ رمضان کا پیہم روزہ خدا کی بارگاہ میں قبول توبہ کی دلیل ہے . . . . . .

روایات اہل سنت :

۱ ــ أخبرنا أبو عبدالله الحافظ، أخبرني أبو الوليد، حدثنا الحسن بن سفيان، حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة، حدثنا سفيان، عن ابن أبي لبيد، عن أبي سلمة. قال: سألت عائشة عن صيام رسول الله (ص). فقالت: كان يصوم حتى نقول قد صام ويفطر حتى نقول قد أفطر ولم أره صائما من شهر قط أكثر من صيامه من شعبان كان يصوم شعبان كله. كان يصوم شعبان الا قليلاً. ونحوه ما رواه البيهقي. بسند آخر عن عائشة مع زيادة أنه لم يستكمل صيام شهر سوى شهر رمضان[۸۳]. ورواه الترمذي بنقيصة أوله عن هناد، عن عبدة، عن محمد بن عمرو، عن أبي سلمة، عن عائشة مثله[۸۴]. ورواه مسلم، عن ابن أبي شيبة مثله وعن عمرو الناقد، عن سفيان مثله. وروي نحوه عن ابن يحيى، عن مالك، عن أبي النضر، عن أبي سلمة، عن عائشة[۸۵]. وروى عبدالرزاق نحوه عن مالك بن أنس، عن أبي النضر عن أبي سلمة[۸۶]. وأخرج البخاري نحوه، عن عبدالله بن يوسف، عن مالك مثل عبدالرزاق ومسلم[۸۷]. وأخرج النسائي، عن اسحاق بن ابراهيم، عن النضر، عن شعبة، عن توبة العنبري عن محمد بن ابراهيم (ح) وعن الربيع بن سليمان، عن ابن وهب، عن اسامة بن زيد، عن ابن ابراهيم (ح) وعن أحمد بن سعد، عن عمي، عن نافع بن يزيد، عن ابن الهاد، عن محمد بن ابراهيم، عن أبي سلمة مثله[۸۸]. وأخرج الحديث البيهقي، عن محمد بن عبدالله، عن سفيان مثله وأخرجه بلفظ آخر عن اسحاق بن ابراهيم، عن معاذ، عن أبي، عن يحيى[۸۹].

۱۔ . . . . . ابوسلمہ کہتے ہیں، میں نے عائشہ سے رسول خداؐ کے روزوں کے متعلق دریافت کیا، انہوں نے کہا : رسول خداؐ روزہ رکھتے تھے، یہاں تک کہ ہم لوگ کہنے لگتے تھے، آپ روزہ رکھ رہے ہیں اور افطار کرتے تھے یہاں تک کہ ہم لوگ کہتے تھے کہ آپ نے افطار فرمایا، میں نے شعبان کے مہینہ سے زیادہ کسی مہینہ میں آپ کو روزہ رکھتے ہوئے نہیں دیکھا، آپ شعبان میں پورا مہینہ روزہ رکھتے تھے

کچھ دن کے سوا پورا مہینہ روزہ رکھتے تھے . . . . . .

۲ ــ حدثنا أبو محمد عبدالله بن يوسف املاء بنيسابور وأبوالحسين بن بشران قراءة عليه ببغداد قالا: أنبأنا عبدالله بن محمد بن اسحاق الفاكهي بمكة، حدثنا أبو يحيى بن أبي مسرة، حدثنا يحيى بن محمد الجاري، حدثنا عبدالعزيز بن محمد، عن يزيد بن الهاد، عن محمد بن ابراهيم، عن ابي سلمة، عن عائشة (رض) أنها قالت: ان كانت احدانا لتفطر في زمان رسول الله (ص) فما تقدر على أن تقضيه مع رسول الله (ص) حتى يأتي شعبان، ما كان رسول الله (ص) يصوم من شهر ما كان يصوم من شعبان كان يصومه كله الا قليلا بل كان يصومه كله. وروى مسلم نحوه باسانيد متعددة.[۹۰] ورواه عبدالرزاق، عن ابن جريج، عن يحيى بن سعيد، عن أبي سلمة، عن عائشة مثله بنقيصة ذيله واختلاف في الألفاظ مع وحدة المعنى والذيل قرينة على ذلك مفقودة في حديثه[۹۱]. وروى البخاري نحوه بنقيصة ذيله، عن أحمد بن يونس، عن زهير، عن يحيى، عن أبي سلمة[۹۲].

۲. . . . . ابوسلمہ، عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول خداؐ کے زمانہ میں ہم لوگوں کا روزہ چھوٹتا تھا تو آپ کے ساتھ رہ کر ان روزوں کی قضا ممکن نہ ہوتی تھی، یہاں تک کہ ماہ شعبان آجاتا تھا۔ رسولؐ خدا شعبان سے زیادہ کسی مہینہ میں روزہ نہیں رکھتے تھے، آپ شعبان میں چند دنوں کے سوا پورا مہینہ روزہ رکھتے تھے . . . . . .

۳ ــ حدثنا محمد بن بشار، حدثنا عبدالرحمن بن مهدي، عن سفيان، عن منصور، عن سالم بن أبي الجعد، عن أبي سلمة، عن أم سلمة. قالت: مارأيت النبي (ص) يصوم شهرين متتابعين الا شعبان ورمضان[۹۳]. وأخرجه النسائي، عن شعيب بن يوسف ومحمد بن بشار، عن عبدالرحمن مثله[۹۴].

۳. . . . . ام سلمہ کہتی ہیں: میں نے پیغمبرؐ کو شعبان و رمضان کے سوا دو ماہ پے در پے روزہ رکھتے ہرگز نہیں دیکھا . . . . . .

ہر مہینہ میں تین دن روزہ رکھنا مستحب ہے

روایات اہل بیتؑ

١ ــ محمد بن يعقوب قال أميرالمؤمنين (ع): «شهر الصبر وثلاثة أيام من كل شهر يذهبن ببلابل الصدر وصيام ثلاثة أيام من كل شهر صيام الدهر ان الله عزوجل يقول من جاء بالحسنة فله عشرا مثالها». ورواه الصدوق مرسلا ورواه في ثواب الأعمال بالاسناد السابق (والظاهر أنه محمد بن الحسن، عن الحسين بن الحسن بن أبان)، عن الحسين بن سعيد، عن ابن أبي عمير، عن حماد، عن الحلبي، عن أبي عبدالله قال: ورواه في المجالس، عن جعفر بن محمد بن مسرور عن الحسين بن محمد بن عامر عن عمه عبدالله بن عامر، عن محمد بن أبي عمير مثله (أي عن حماد، عن الحلبي، عن أبي عبدالله)[١٥]. ونحوه ما رواه الصدوق في الخصال باسناده، عن علي (ع) (في حديث الأربع مئة) مع زيادات فيه، ونحوه مارواه في الوسائل، عن الدروع الواقية، بسنده عن ابن عباس وأنه صيام النبي (ص)، ونحوه ما نقله في الاستبصار ضمن حديث نقله عن محمد بن يعقوب، عن الحسين بن محمد، عن معلى بن محمد، عن الوشا، عن حماد، عن الصادق (ع)[١٦]. ونقله في البحار عن كتاب فضائل الأشهر الثلاثة، عن محمد بن الحسين بن أحمد بن الوليد، عن محمد بن الحسن الصفار، عن أحمد بن عيسى، عن محمد بن أبي عمير، عن حماد بن عثمان، عن الحبي، عن أبي عبدالله (ع). قال: قال أميرالمؤمنين (ع) مثله. ورواه في البحار أيضا، عن الأمالي، عن ابن مسرور، عن ابن عامر، عن عمه، عن ابن أبي عمير، عن حماد، عن الحلبي مثله[١٧].

١۔ محمد بن یعقوب ناقل ہیں کہ امیر المومنینؑ نے فرمایا: ماہ رمضان اور ہر ماہ میں تین دن کا روزہ، دل کے غم والم کو دور کر دیتا ہے اور ہر ماہ میں تین دن کا روزہ رکھنے والا، صائم الدھر کے برابر ہوتا ہے، کیونکہ ارشاد رب العزت ہے، جو شخص ایک نیکی لے کر آئے گا اسے اس کا دس گنا اجر ملے گا.....

٢ ــ وفي (معاني الأخبار المجالس)، عن أحمد بن محمد بن يحيى، عن أبيه، عن أحمد بن محمد بن عيسى، عن نوح بن شعيب النيسابوري، عن عبيدالله بن عبدالله، عن عروة ابن أخي شعيب العقرقوفي، عن شعيب، عن أبي بصير، عن الصادق (ع)، عن آبائه (ع) (في حديث). قال: قال رسول الله (ص) لأصحابه يوما: أيكم يصوم الدهر؟

فقال سلمان: أنا يا رسول الله. فقال رجل لسلمان رأيتك في أكثر نهارك تأكل. فقال: لست حيث تذهب، اني أصوم الثلاثة في الشهر. قال الله عزوجل: من جاء بالحسنة فله عشر أمثالها، وأصل شعبان بشهر رمضان فذلك صوم الدهر وفيه أن رسول الله (ص) قال للرجل أنّى لك بمثل لقمان الحكيم سله فانه ينبئك ۹۸. ورواه في البحار، عن معاني الاخبار والامالي، عن العيطار، عن ابيه، عن ابن عيسى مثله وفيه بعض الزيادات ۹۹

۲۔ ..... امام صادق علیہ السلام اپنے آباؤ اجداد سے روایت فرماتے ہیں کہ:
رسولؐ خدا نے ایک دن اپنے اصحاب سے فرمایا تم میں کون شخص صائم الدھر ہے؟ سلمان نے کہا: میں! یا رسول اللہ۔ ایک شخص نے سلمان پر اعتراض کیا کہ میں نے اکثر آپ کو دن میں کھاتے پیتے دیکھا ہے۔ سلمان نے جواب دیا جو کچھ تم سمجھ رہے ہو میں وہ نہیں کہنا چاہتا، میں ہر ماہ میں تین روزہ رکھتا ہوں، خداوند عالم کا ارشاد ہے۔
جو شخص ایک نیکی لے کر آئے گا اسے اس کا دس گنا اجر ملے گا، اور ماہ شعبان کو ماہِ رمضان کے روزہ سے ملا دیتا ہوں، اس طرح صائم الدھر ہو گیا۔ اسی روایت میں ہے، کہ رسول خداؐ نے اس شخص سے کہا تمہیں لقمان حکیم جیسا شخص کہاں ملے گا، سلمان سے پوچھو وہ تمہیں باخبر کریں گے .....

روایات اہل سنّت:

۱ ــ أخبرنا عبدالرزاق. قال: أخبرنا معمر، عن سعيدالجريري، عن أبي العلاء بن عبدالله بن الشخير، قال: جاءنا أعرابي ونحن بالمربد. فقال: هل فيكم قارئ يقرأ هذه الرقعة. قلنا كلنا نقرأ (الى أن قال) قلنا ان رسول الله (ص) كتب لكم هذا الكتاب؟ قال: نعم أتروني أكذب على رسول الله (ص) وغضب فضرب بيده على الكتاب فأخذه. قال: فاتبعناه فقلنا، حدثنا يا أبا عبدالله عن شيء سمعته من رسول الله (ص). قال: سمعته يقول: ان مما يذهب كثيراً من وضرالصدر صوم شهر الصبر و صوم ثلاثة أيام من كل شهر. ۱۰۰. وأخرج البزار قول النبي (ص) عن يوسف بن موسى، عن حسين بن علي، عن زائدة، عن سماك، عن عكرمة، عن ابن عباس ۱۰۱.

۱۔ ..... عبداللہ بن الشخیر کا بیان ہے کہ ہم لوگ باڑہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ

ایک اعرابی آیا اور سوال کرنے لگا کہ تم میں سے کوئی جو اس رقعہ کو پڑھ سکے، ہم لوگوں نے کہا کہ ہم سب پڑھ سکتے ہیں..... ہم نے کہا: کیا رسولؐ اللہ نے تمھیں خط لکھا ہے ؟ اعرابی نے کہا: ہاں، کیا تم لوگ سمجھتے ہو کہ میں رسول اللہ پر بہتان باندھ رہا ہوں یہ کہہ کر اعرابی نے غصہ کے عالم میں ہمارے ہاتھ سے خط چھین لیا۔ اس کے بعد ہم لوگوں نے اس سے کہا اے ابوعبداللہ پیغمبرؐ سے سنی ہوئی کوئی حدیث بیان کرو اعرابی نے کہا میں نے پیغمبرؐ سے سنا ہے کہ، ماہ رمضان اور ہر ماہ میں تین دن کا روزہ دل کی کثافتوں کو دور کر دیتا ہے .....

۲ ــ أخبرنا أبوالحسين بن الفصل القطان ببغداد، أنبأنا أبوسهل بن زياد القطان،
حدثنا اسحاق بن الحسن الحربي، حدثنا عفان، أنبأنا حمادبن سلمة، أنبأنا ثابت عن أبي عثمان النهدي أن أبا هريرة كان في سفر له فلما نزلوا أرسلوا اليه وهويصلي ليطعم. فقال للرسول اني صائم. فلما وضع الطعام وكادوا يفرغون فجاء فجعل يأكل فنظر القوم الى رسولهم فقال: ما تنظرون قد أخبرني أنه صائم. فقال أبوهريرة صدق أني سمعت رسول الله (ص) يقول صوم شهر الصبر وصوم ثلاثة أيام من كل شهر صوم الدهر فقد صمت ثلاثة أيام من الشهر فأنا مفطر في تخفيف الله وصائم في تضعيف الله[۱۰۲]. وأخرج النسائي قول النبي (ص)، عن زكريابن يحيى، عن عبد الأعلى، عن حماد مثله[۱۰۳]. وأخرجه أبو داود الطياسي، عن حماد مثله[۱۰۴].

۲۔ ..... ابوہریرہؓ نقل ہیں کہ رسول خداؐ نے فرمایا: ماہ رمضان اور ہر ماہ میں تین دن کا روزہ، پورے زمانہ کا روزہ ہے۔ .....

ایام بیض میں روزہ رکھنا مستحب ہے

روایت اہل بیتؑ:

۱ ــ علي بن موسى بن طاووس في (الدروع الواقية) نقلاً عن كتاب تحفة المؤمن تأليف عبدالرحمن بن محمدبن علي الحلواني، عن علي بن أبي طالب(ع). قال: قال رسول

الله (ص) أتاني جبرئيل. فقال: قل لعلي: صم من كل شهر ثلاثة أيام (الى أن قال) فقلت: ماهي يا رسول الله (ص) قال: الأيام البيض من كل شهر وهي الثالث عشر والرابع عشر والخامس عشر۱۰۷.ش

۱۔ . . . . . حضرت علیؑ بن ابی طالب ناقل ہیں کہ پیغمبرؐ نے فرمایا: جبرئیل میرے پاس یہ پیغام لے کر آئے ہیں کہ میں علی سے کہہ دوں کہ ہر مہینہ میں تین دن روزہ رکھیں - میں نے دریافت کیا، یارسول اللہ یہ تین دن کون سے ایام ہیں؟ حضرتؐ نے فرمایا، ہر مہینہ کے ایام بیض اور یہ تیرھویں، چودھویں، پندرھویں تاریخیں ہیں -

روایات اہل سنّت

۱ ــ أخبرنا أبوالحسين بن بشران العدل ببغداد أنبأنا اسماعيل بن محمد الصفار، حدثنا الحسن بن علي بن عفان، حدثنا ابن نصير، عن فطر بن خليفة، عن يحيى بن سام، عن موسى بن طلحة، عن أبي ذر (رضي الله عنه) قال: أمرنا رسول الله (ص) بصيام ثلاثة أيام البيض ثلاث عشرة واربع عشرة وخمس عشرة۱۰۹. وروى الترمذي نحوه، عن محمود بن غيلان، عن أبي داود، عن شعبة، عن الأعمش، عن يحيى بن بسام مثله۱۱۰. وأخرج النسائي، عن محمد بن عبدالعزيز، عن الفضل بن موسى، عن فطر مثله، وكذا عن عمرو بن يزيد، عن عبدالرحمن، عن شعبة مثل الترمذي۱۱۱.

۱۔ . . . . . ابوذر غفاری کا بیان ہے کہ پیغمبر اسلامؐ نے ہمیں ایام بیض کے تین دن، ۱۳-۱۴-۱۵ کو روزہ رکھنے کا حکم دیا . . . . . .

۲ ــ وأخبرنا أبوعبدالله الحافظ وأبوبكر محمد بن الحسن وأبوسعيد بن أبي عمرو قالوا: حدثنا أبوالعباس الأصم، حدثنا العباس بن محمد، حدثنا روح بن عبادة، حدثنا شعبة. قال: سمعت أنس بن سيرين. قال: سمعت عبدالملك بن المنهال، عن أبيه ــ وكان من أصحاب النبي (ص). قال: كان رسول الله (ص) يأمرنا بصيام أيام البيض الثلاثة ويقول هن صيام الدهر۱۱۲ وأخرجه النسائي، عن محمد بن عبد الأعلى، عن خالد، عن شعبة مثله. وعن محمد بن حاتم، عن حبان، عن عبدالله، عن شعبة مثله۱۱۳. وأخرجه أبوداود، عن محمد بن كثير، عن همام، عن أنس أخي محمد، عن ابن ملحان القيسي، عن أبيه.

۲- . . . . . صحابی پیغمبرؐ منہال کا بیان ہے کہ رسولؐ خدا ہمیں ایام بیض کے تین دنوں میں روزہ رکھنے کا حکم دیتے تھے ـــــ اور فرماتے تھے یہ روزے صیام دہر کے برابر ہیں . .

روزہ داؤد مستحب ہے۔

روایات اہل بیتؑ

۱ ــ قال: (والظاهر أنه علي بن موسى بن جعفر بن طاووس في الدروع الواقية)

وروينا من كتاب الصيام عن ابن فضال، عن محمد بن أحمد بن يحيى، عن عاصم بن حميد، عن ابراهيم بن أبي يحيى، عن أبي عبدالله(ع)، عن أبيه: إن رجلا سأل النبي(ص) عن الصوم. فقال: اين أنت من صيام البيض ثلاثة عشر وأربعة عشر وخمسة عشر. فقال: إن بي قوة. فقال أين أنت عن صيام يومين في الجمعة. فقال: ان بي قوة. فقال: اين أنت عن صوم داود(ع) كان يصوم يوماً ويفطر يوما.[۱۱۴]

۱- . . . . . امام جعفر صادقؑ اپنے پدر بزرگوار سے روایت فرماتے ہیں کہ: ایک شخص نے پیغمبرؐ سے روزہ کے متعلق دریافت کیا، پیغمبرؐ نے فرمایا کیا تم ہر مہینہ کی ۱۳، ۱۴، ۱۵ کو ایام بیض کے روزے رکھ سکتے ہو؟ اس نے کہا جی ہاں! رکھ سکتا ہوں، حضرتؐ نے فرمایا ہر ماہ میں دو دن جمعہ کو روزہ رکھو۔ اس نے کہا میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں۔ حضرتؐ نے فرمایا پھر تم روزۂ داؤد رکھو، حضرت داؤدؑ ہر دوسرے دن رکھا کرتے تھے۔

۲ ــ قال: (والظاهر أنه علي بن موسى بن جعفر بن طاووس في الدروع الواقية)

ومن كتاب الصيام عن ابن فضال، عن محمد بن عبيد، عن جبارة، عن فرج بن فضالة، عن أبي وهب، عن أبي صدقة الدمشقي، عن ابن عباس. قال: أتاه رجل يسأله عن الصيام. فقال ان كنت تريد صوم داود فانه كان من أعبدالناس (الى أن قال) وقال رسول الله(ص): ان أفضل الصيام صيام أخي داود(ع) كان يصوم يوما ويفطر يوما. (الحديث)[۱۱۵]

۲- . . . . . ابن عباس کہتے ہیں کہ ایک شخص نے ان سے روزہ سے متعلق سوال کیا، انھوں نے کہا: اگر تم روزہ داؤد رکھنا چاہتے ہو تو حضرت داؤدؑ سے زیادہ عبادت گزار بندے تھے، رسول خداؐ کا ارشاد ہے کہ افضل ترین روزہ ہمارے بھائی داؤدؑ کا روزہ ہے، وہ ہر دوسرے دن روزہ رکھتے تھے۔

روایات اہل سنت

١ ــ أخبرنا أبو عبدالله الحافظ، أنبأنا محمد بن يعقوب، حدثنا ابراهيم بن عن عبدالله، أنبأنا روح بن عبادة، عن شعبة (قال وأنبأنا) محمد بن يعقوب، حدثنا الحسين بن محمد القباني، حدثنا محمد بن مثنى، حدثنا محمد بن جعفر، حدثنا شعبة، عن زياد بن فياض قال: سمعت أبا عياض، عن عبدالله بن عمرو أن رسول الله (ص) قال: صم يوما ولك أجر مابقي. قال: اني أطيق أكثر من ذلك. قال: صم يومين ولك أجر مابقي قال اني أطيق اكثر من ذلك. قال: صم ثلاثة أيام ولك آجر مابقي. قال اني أطيق أكثر من ذلك قال: صم اربعة ايام ولك اجر مابقي قال: اني اطيق اكثر من ذلك قال: صم افضل الصيام عند الله صوم داود كان يصوم يوما و يفطر يوما[١١٥]. وقريب منه ماروى عن عبدالله بن عمرو بن العاص انه كان يصوم ذلك وآمره بصيام ثلاثة ايام فقال له: أطيق أكثر فآمره بصيام داود[١١٧]. ونحوه ما رواه مسلم، عن أبي الطاهر، عن عبدالله بن وهب، عن يونس، عن ابن شهاب، عن ابن المسيب وأبي سلمة، عن عبدالله بن عمرو[١١٨]. ومثله مارواه مسلم، عن بن المثنى مثله وعن ابن أبي شيبة، عن غندر، عن شعبة مثله[١١٩]. وروى عبدالرزاق نحوه، عن معمر، عن الزهري، عن ابن المسيب وأبي سلمة، عن عبدالله[١٢٠]. وروى البخاري نحوه باسانيد عديدة فراجع[١٢١]. وروى النسائي نحوه باسانيدَ عديدة أيضا[١٢٢]. وروى أبوداود نحوه عن الحسن بن علي، عن عبدالرزاق مثل عبدالرزاق[١٢٣].

١ ــ ــ ــ ــ ــ ــ ــ عبداللہ بن عمرو، ناقل ہیں کہ رسول خداؐ نے فرمایا: ایک دن روزہ رکھو بقیہ دنوں کا اجر بھی تمہیں ملے گا، اس نے کہا میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں، حضرتؐ نے فرمایا دو دن روزہ رکھو اور بقیہ دنوں کا اجر لو، اس نے کہا مجھ میں اس زیادہ توانائی ہے۔ آپ نے فرمایا تین دن رکھو اور بقیہ کا اجر حاصل کرو، اس نے کہا میں اس سے زیادہ روزے رکھ سکتا ہوں، رسولؐ خدا نے فرمایا پھر تم خداوند عالم کے نزدیک بہترین روزہ، روزۂ داؤد رکھو، حضرت داؤد، ہر دوسرے دن روزہ سے رکھتے تھے . . . . .

٢ ــ أخبرنا أبوالحسين علي بن محمد بن عبدالله بن بشران، أنبأنا أبوجعفر محمد بن عمروالرزاز، حدثنا عبدالملك بن محمد، حدثنا روح، حدثنا ابن جريج، عن عمرو بن دينار، عن عمرو بن أوس، عن عبدالله بن عمرو، قال: قال رسول الله (ص): أحب الصلاة الى الله تعالى صلاة داود كان ينام نصف الليل ثم يقوم ثلثه بعد شطره ثم ينام آخره وأحب الصيام الى الله تعالى صيام داود كان يصوم يوما ويفطر يوما[١٢٤]. وروى الترمذي نحوه عن هناد، عن وكيع، عن مسعر وسفيان، عن حبيب بن أبي ثابت، عن

أبي العباس، عن عبدالله بن عمرو۱۲۵. ورواه مسلم، عن ابن أبي شيبة وزهير بن حرب، عن سفيان، عن عمرو بن دينار مثله وعن محمد بن رافع، عن عبدالرزاق، عن ابن جريج مثله۱۲۶. وأخرجه عبدالرزاق، عن ابن جريج وابن عيينة مثله ۱۲۷. وأخرجه ابن ماجة، عن ابي اسحاق الشافعي، عن سفيان، عن ابن دينار مثله۱۲۸. وأخرجه النسائي، عن قتيبة، عن سفيان مثله۱۲۹. وأخرجه أبوداود، عن ابن حنبل ومحمد بن عيسى ومسدد، عن سفيان ۱۳۰. وروى الحميدي نحوه عن سفيان، عن عمرو بن دينار۱۳۱.

۲۔ عبداللہ بن عمرو کا بیان ہے کہ رسولؐ خدا نے فرمایا خداوند عالم کی نظر میں بہترین نماز، نماز داؤدؑ ہے، آپ نصف شب تک سوتے تھے اور شب کے تیسرے حصہ میں عبادت کرتے تھے۔ رات کے آخری حصہ میں پھر سو جاتے تھے اور خداوند تعالیٰ کی نظر میں محبوب ترین روزہ، روزہ داؤد ہے، آپ ہر دوسرے دن روزہ رکھا کرتے تھے . . . . . .

شادی نہ ہونے کی صورت میں روزہ مستحب ہے

روایات اہل بیت:

۱ ــ محمد بن يعقوب، عن محمد بن يحيى، عن محمد بن الحسين، عن يحيى بن عمرو بن خليفة الزيات، عن عبدالله بن بكير، عن بعض أصحابنا، عن أحدهما (ع). قال: قال رسول الله (ص): يا معشر الشباب عليكم بالباه فان لم تستطيعوا فعليكم بالصيام فانه وجاءة۱۳۲.

۱۔ . . . . . ارشاد رسولؐ خدا ہے اے جوانو! شادی کرو اور اگر شادی کا امکان نہ ہو تو، روزہ رکھو، کیونکہ روزہ شہوت کو تسکین بخشتا ہے۔

روایات اہل سنت:

۱ ــ أخبرنا أبو محمد الحسين بن علي بن المؤمل، حدثنا أبوعثمان عمرو بن عبدالله البصري، حدثنا أبو أحمد محمد بن عبدالوهاب، أنبأنا يعلى بن عبيد، حدثنا الأعمش، عن عمارة بن عمير، عن عبدالرحمن بن يزيد. قال: قال عبدالله كنا مع رسول الله (ص) شبابا ليس لنا شيء. فقال يا معشر الشباب من استطاع منكم الباه فليتزوج فانه أغض للبصر وأحصن للفرج ومن لم يستطع فعليه بالصوم فان الصوم له وجاءة۱۳۳. وأخرجه البخاري، عن عبدان، عن أبي حمزة، عن الأعمش، عن [illegible]

عن علقمة، عن عبدالله مثله وليس فيه (يا معشر الشباب)۱۳۴. وأخرجه النسائي، عن محمودبن غيلان، عن أبي أحمد، عن سفيان، عن الأعمش مثله وكذا عن بشر، عن

محمدبن جعفر، عن شعبة، عن سليمان، عن ابراهيم كالبخاري وعن هارون بن اسحاق، عن المحاري، عن الأعمش كالبخاري أيضا وزاد مع علقمة (الأسود) وعن هلال بن العلاء، عن أبي، عن علي بن هاشم، عن الأعمش مثل البيهقي ونحوه، عن عمرو بن زرارة، عن اسماعيل، عن يونس، عن أبي معشر، عن ابراهيم، عن علقمة، عن ابن مسعود۱۳۵.

۱۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ عبدالرحمٰن بن یزید ناقل ہیں کہ عبداللہ کا بیان ہے، ہم رسولؐ خدا کی خدمت میں حاضر تھے، جوان تھے لیکن ہمارے پاس کچھ بھی نہ تھا، رسول خداؐ نے ہم لوگوں سے فرمایا: اے جوانو! تم میں سے جو شخص شادی کر سکتا ہے اسے چاہئے شادی کرے کیونکہ شادی آنکھ کو جھکاتی اور شرمگاہ کی حفاظت کرتی ہے اور جس کے لئے شادی کا امکان نہ ہو، وہ روزہ رکھے کیونکہ روزہ شہوت کو تسکین بخشتا ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

موسم سرما میں روزہ رکھنا مستحب ہے

روایات اہل بیتؑ:

۱ ــ في معاني الأخبار، عن محمدبن الحسن بن أحمدبن الوليد، عن محمدبن يحيى، عن محمدبن أحمدبن يحيى، عن ابراهيم بن اسحاق النهاوندي، عن محمدبن سليمان الديلمي، عن أبيه، عن أبي عبدالله(ع). قال: سمعته يقول: الشتاء ربيع المؤمن يطول فيه ليله فيستعين به على قيامه ويقصر فيه نهاره فيستعين به على صيامه. وفي (صفات الشيعة)، عن محمدبن علي ماجيلويه، عن عمه، عن محمدبن علي، عن محمدبن سليمان مثله. وفي (الأمالي)، عن محمدبن الحسن، عن أحمدبن ادريس، عن أحمدبن يحيى مثله۱۳۶. ونقله في البحار، عن الأمالي، عن ابن الوليد، عن أحمدبن ادريس، عن الأشعري، عن النهاوندي مثله. ونقله عن معاني الأخبار بالسند المتقدم۱۳۷.

۱۔ . . . . . سلیمان دیلمی کا بیان ہے کہ میں نے امام صادقؑ سے سنا ہے کہ: موسم سرما مومن کے لئے بہار ہے، اس کی راتیں طویل ہوتی ہیں جس کی مدد سے وہ شب میں عبادت خدا کر سکتا ہے اور دن چھوٹے ہوتے ہیں، جن کے سہارے وہ روزہ رکھ سکتا ہے۔ . . . . .

۲ ــ محمد بن علي بن الحسين الصدوق. قال: روي عن أبي عبدالله (ع) أنه قال: الصوم في الشتاء هو الغنيمة الباردة. ونحوه ما أرسله أيضا عن رسول الله (ص)۱۳۸. ونقله في البحار عن كتاب الامامة والتبصرة، عن الحسن بن حمزة العلوي، عن علي بن محمد بن أبي القاسم، عن أبيه، عن هارون بن مسلم، عن مسعدة بن صدقة، عن الصادق (ع)، عن أبيه (ع)، عن آبائه (ع). قال: قال رسول الله. وساق الحديث ونقله عنه أيضا، عن أحمد بن علي، عن محمد بن الحسن، عن محمد بن الحسن الصفار، عن ابراهيم بن هاشم، عن النوفلي، عن السكوني، عن جعفر بن محمد (ع) مثله باختلاف يسير بالتقديم والتأخير۱۳۹.

۲۔ . . . . . محمد بن علی بن الحسین الصدوق کہتے ہیں کہ امام صادقؑ سے روایت ہے کہ: موسم سرما میں روزہ بلا مشقت غنیمت ہے۔

روایات اہل سنت:

۱ ــ أخبرنا أبوعبدالله الحافظ، حدثنا ابوالعباس محمد بن يعقوب، حدثنا محمد بن اسحاق، حدثنا أبو الأسود، حدثنا ابن لهيعة، عن دراج أبي السمح، عن أبي الهيثم، عن أبي سعيد الخدري، قال: قال رسول الله (ص): الشتاء ربيع المؤمن قصر نهاره فصام وطال ليله فقام۱۴۰.

۱۔ . . . . . ابوسعید خدری ناقل ہیں کہ رسول خداؐ نے فرمایا: موسم سرما مومن کی بہار ہے، دن چھوٹے ہوتے ہیں، لہٰذا روزہ رکھتا ہے، رات طویل ہوتی ہے، لہٰذا اٹھ کر عبادت کرتا ہے۔

٢ ــ أخبرنا أبو عبدالله الحافظ وأبو بكر محمد بن محمد بن أحمد بن رجاء الأديب. قالا: حدثنا أبوالعباس محمد بن يعقوب، حدثنا الحسن بن علي بن عفان العامري، حدثنا زيد بن الحباب، حدثنا سفيان الثوري، عن أبي اسحاق السبيعي، عن نمير بن عريب، عن عامر بن مسعود. قال: قال رسول الله (ص): الصوم في الشتاء الغنيمة الباردة[١٤١]. ورواه الترمذي، عن محمد بن بشار، عن يحيى بن سعيد، عن سفيان مثله[١٤٢].

٢- ... عامر بن مسعود راوی ہیں کہ، رسول خدا نے فرمایا: موسم سرما میں روزہ بلا مشقت غنیمت ہے۔

حواشی:

١ ــ الوسائل ج ٧ ص ١٧.
٢ ــ الوسائل ج ٧ ص ١٩٠.
٣ ــ الوسائل ج ٧ ص ١٨ وفي الاستبصار ج ٢ ص ٧٩ ولكن رواه عن الحسين بن سعيد، عن محمد بن أبي عمير مثله. والمحارج ٩٣ ط. ح، ص ٢٦٤.
٤ ــ البيهقي ج ٤ ص ٢٠٨.
٥ ــ الترمذي ج ٣ ص ٧٠.
٦ ــ مصنف عبدالرزاق ج ٤ ص ١٥٩.
٧ ــ ابن ماجة ج ١ ص ٥٢٧.
٨ ــ النسائي ج ٤ ص ١٥٣.
٩ ــ المستدرك ج ١ ص ٤٢٣. فيه صلة بن زفر، عن عمار. مما يشهد بطلان ما في النسائي.
١٠ ــ أبوداود ج ٢ ص ٣٠٠.
١١ ــ الدارقطني ج ٢ ص ١٥٧.
١٢ ــ الدارمي ج ٢ ص ٢.
١٣ ــ البيهقي ج ٤ ص ٢٠٨.
١٤ ــ البيهقي ج ٤ ص ٢٠٨.
١٥ ــ مصنف عبدالرزاق ج ٤ ص ١٦٠ وليس فيه ثلاثة أيام بعد يوم النحر.
١٦ ــ الدارقطني ج ٢ ص ١٥٧.
١٧ ــ كشف الاستار ج ١ ص ٤٩٨. وفيه (اليوم الذي يشك فيه من رمضان)
١٨ ــ الكافي ج ٤ ص ٨٥ والفقيه ج ١ ص ٤٦.
١٩ ــ الاستبصار ج ٢ ص ٨٠.
٢٠ ــ المحارج ٩٣ ط. ح، ص ٢٥٩.
٢١ ــ الوسائل ج ٧ ص ١٤.
٢٢ ــ البيهقي ج ٤ ص ٢٠٧.
٢٣ ــ الترمذي ج ٣ ص ٦٩.

٢٤ ــ مسلم ج ٣ ص ١٢٥.
٢٥ ــ مصنف عبدالرزاق ج ٤ ص ١٥٨.
٢٦ ــ البخاري ج ٣ ص ٣٤.
٢٧ ــ ابن ماجة ج ١ ص ٥٢٨ واختلافه في اللفظ يسير.
٢٨ ــ النسائي ج ٤ ص ١٤٩.
٢٩ ــ أبو داود ج ٢ ص ٣٠٠.
٣٠ ــ منحة المعبود ج ١ ص ١٨٢.
٣١ ــ الدارمي ج ٢ ص ٤.
٣٢ ــ البيهقي ج ٤ ص ٢٠٧.
٣٣ ــ الترمذي ج ٣ ص ٦٨.
٣٤ ــ ابو داود ج ٢ ص ٢٩٨. وفيه زياده الشهر تسع وعشرون.
٣٥ ــ الدارقطني ج ٢ ص ١٥٩ و ١٦٠
٣٦ ــ الوسائل ج ٧ ص ٣٨٢.
٣٧ ــ البيهقي ج ٤ ص ٢٦٠. ورواه البيهقي أيضا ــ آخر عن ابن شهاب، عن أبي عبيد ونحوه في البيهقي أيضا ج ٤ ص ٢٩٧ وأبو داود ج ٢ ص ٣١٩
٣٨ ــ الترمذي ج ٣ ص ١٤١.
٣٩ ــ مسلم ج ٣ ص ١٥٢ و ١٥٣.
٤٠ ــ البخاري ج ٣ ص ٥٢.
٤١ ــ ابن ماجة ج ١ ص ٥٤٩ وفيه اختلاف بالتقديم والتأخير.
٤٢ ــ الوسائل ج ٧ ص ٣٨٦. ونقله في البحار ج ٩٣ ط ج ص ٢٦٣. عن معاني الأخبار، عن الوراق، عن الأسدي، عن النخعي، عن الوشاء، عن عمرو بن جميع، عن جعفر بن محمد (ع). وفيه اختلاف يسير. والبحار أيضا ص ٢٦٤. وقرب الاسناد ص ١١. وفيه (عنه) لاعنهم ولعل المراد به محمد بن عيسى فقط.
٤٣ ــ البيهقي ج ٤ ص ٢٦٠. والبيهقي أيضا ص ٢٩٨.
٤٤ ــ مسلم ج ٣ ص ١٥٣.
٤٥ ــ ابن ماجة ج ١ ص ٥٤٨. وفي الأول أن النبي(ص) قال العجز الأخير من الحديث اى (أيام منى... الخ) وفي الثاني أن النبي (ص) خطب كذلك وبدل (مؤمن) (نفس مسلمة) و بدل (ايام منى...) (ان هذه الأيام).
٤٦ ــ الدارمي ج ٢ ص ٢٣.
٤٧ ــ الوسائل ج ٧ ص ٣٨٨.
٤٨ ــ الوسائل ج ٧ ص ٣٨٩ و ٣٨٨ و ٣٨٧. الكافي ج ٤ ص ٩٥.
٤٩ ــ البحار ج ٩٣ ط ج ص ٢٦٢. ونقل عن القصايري، عن الصدوق مثله. والبحار أيضا ص ٢٦٧.
٥٠ ــ الوسائل ج ٧ ص ٣٨٩ و ٣٨٨ و ٣٨٧. الكافي ج ٤ ص ٩٥.
٥١ ــ البيهقي ج٤ ص ٢٨٢ وقد روى البيهقي هذا الحديث باسانيد متعددة عن نافع بن عمرو وأنس بن مالك وعائشة وابي سعيد الخدري مع اختلاف في بعض ألفاظه بل وفي بعضها بعض الزيادات، وفي مصنف عبدالرزاق ج ٤ ص ٢٦٧ اختلاف يسير في اللفظ. وأخرج نحوه أيضا عن أبي هريرة وعن أبي سعيد الخدري ج ٤ ص ٢٦٨.
٥٢ ــ الترمذي ج ٣ ص ١٤٨.
٥٣ ــ مسند ج ٣ ص ١٣٣ و ١٣٤.
٥٤ ــ البخاري ج ٣ ص ٤٦ و ٤٧.
٥٥ ــ أبو داود ج ٢ ص ٣٠٦.

٥٦ ــ موطأ مالك بشرح تنوير الحوالك ج ١ ص ٢٨٠.
٥٧ ــ مجمع الزوائد ج ٣ ص ١٥٨.
٥٨ ــ الحميدي ج ٢ ص ٤٤١.
٥٩ ــ منحة المعبود ج ١ ص ١٨١
٦٠ ــ الدارمي ج ١ ص ٧.
٦١ ــ الوسائل ج ٧ ص ٣٤٣. والكافي ج ٤ ص ١٤٥.
٦١ ــ الوسائل ج ٧ ص ٣٤٥.
٦٢ ــ الوسائل ج ٧ ص ٣٣٤.
٦٤ ــ البيهقي ج ٤ ص ٢٨٣. والبيهقي ج ٤ ص ٢٨٦.
٦٥ ــ الترمذي ج ٣ ص ١٢٤. وروى مسلم نحوه ج ٣ ص ١٦٨.
٦٦ ــ مصنف عبد الرزاق ج ٤ ص ٢٨٤.
٦٧ ــ ابن ماجة ج ١ ص ٥٥١.

٦٩- الوسائل ج ٧ ص ٣٤٧ و في حاشية الوسائل من نفس الصفحة ان الحديث في الاقبال ص ٥٥٣ وقال في اول الحديث، ذكر يحيى بن الحسين بن هارون الحسيني في اماليه باسناده الى النبي ﷺ وقال بعد ذكر الحديث: وروى المرزباني هذا الحديث عن النبي ﷺ، من طرق جماعة في المجلد السابع من كتاب الازمنة ورواه محمد بن ابي بكر المدني (وفي نسخة المديني) الحافظ عن النبي ﷺ، ايضاً في كتاب دستور المذكورين.

٧٠- الوسائل ج ٧ ص ٣٤٧.

٧١- البيهقي ج ص ٢٩١ ورواه بأسانيد اخرى عن ابي هريرة وجندب بن سفيان البجلي.

٧٢- الترمذي ج ٣ ص ١١٧

٧٣- مسلم ص ١٦٩. ولكن ذكرها بصيغة الجواب عن السؤال في حديث زجير.

٧٤- ابن ماجة ج ١ ص ٥٥٤. فيه ان النبي ﷺ سئل فأجاب.

٧٥- ابو داود ج ٢ ص ٣٢٣.

٧٦- الدارمي ج ٢ ص ٢١.

٧٧- سنن الدارمي ج ٢ ص ٢١.

٧٨- الوسائل ج ٧ ص ٣٦٣. والاستبصار ج ٢ ص ١٣٨.

٧٩- الكافي ج ٣ ص ٩١.

٨٠- الوسائل ج ٧ ص ٣٦٠ و ٣٦١. والكافي ج ٣ ص ٩٠.

٨١- الوسائل ج ٧ ص ٣٦٨. والكافي ج ٣ ص ٩١.

٨٢- الفقيه ج ٢ ص ٥٧. ٨٣- البيهقي ج ٧ ص ٢٩٢. والبيهقي ج ٧ ص ٢٩٢.

۸۴۔ الترمذی ج ۳ ص ۱۱۴۔ ۸۵۔ مسلم ج ۳ ص ۱۶۰ و ۱۶۱۔

۸۶۔ مصنف عبدالرزاق ج ۴ ص ۲۹۳۔ والموطأ ج ۱ ص ۲۸۷۔

۸۷۔ البخاری ج ۳ صـ ۴۷۔

۸۸۔ النسائی ج ۴ ص ۱۵۰۔ وفی ثلثہ اختلافات لفظیہ بل فی الثالث نقیصہ الشطر الاول من الحدیث۔

۸۹۔ النسائی ج ۴ صـ ۱۵۱ وفی الثانی اختلاف فراجع۔

۹۰۔ البیہقی ج ۴ ص ۲۹۲۔ ومسلم ج ۳ ص ۱۵۴ و ۱۵۵۔

۹۱۔ مصنف عبدالرزاق ج ۴ صـ ۳۴۵۔ ۹۲۔ البخاری ج ۳ ص ۴۳۔

۹۳۔ الترمذی ج ۳ ص ۱۱۳۔

۹۴۔ النسائی ج ۴ ص ۱۵۰۔ وفی آخرہ (الا انہ کان یصل شعبان ورمضان)

۹۵۔ الوسائل ج ۷ ص ۳۱۰ وفی حاشیۃ الوسائل عن ثواب الاعمال ص ۴۵۔ والمجالس ص ۳۵۰ وفی الکافی ج ۴ ص ۹۲۔ اقول وظاہر الوسائل ان ہذہ الروایۃ مرسلۃ وان القائل ہو ابن یعقوب وذلک بسبب تقطیع ہذہ الروایۃ کما قیلہا۔ وفی الکافی یظہر ان صاحب القول ہو الصادق ؑ بالاسناد السابق ای علی بن ابراہیم عن ابیہ عن ابن ابی عمیر عن حماد، عن الحلبی، عن الصادق۔

۹۶۔ الوسائل ج ۷ ص ۳۹۔ والوسائل ج ۷ ص ۳۲۲۔ والاستبصار ج ۲ ص ۱۳۶۔

۹۷۔ البحار ج ۹۳ ط ح ص ۳۴۱۔ والبحار ج ۹۷ ط ق ص ۹۴۔

۹۸۔ الوسائل ج ۷ ص ۳۰۷۔

۹۹۔ البحار ج ۹۷ ط ق ص ۹۳ ۱۰۰۔ مصنف عبدالرزاق ج ۴ ص ۳۰۰ ۱۰۱۔ کشف الاستار ج ۱ ص ۴۹۴۔ وفیہ اختلاف فی اللفظ

۱۰۳۔ البیہقی ج ۴ ص ۲۹۳۔ ۱۰۳۔ النسائی ج ۴ ص ۲۱۸ ۱۰۴۔ منحۃ المعبود ج ۱ ص ۱۹۶۔

۱۰۵۔ البیہقی ج ۴ ص ۲۹۳۔

۱۰۶۔ منحۃ المعبود ج ۱ ص ۱۹۵۔

۱۰۷۔ الوسائل ج ۷ ص ۳۳۱ ۱۰۹۔ البیہقی ج ۷ ص ۱۹۴ ۱۱۰۔ الترمذی ج ۳ ص ۱۳۴ ۱۱۱۔ النسائی ج ۴ ص ۲۲۳

۱۱۲۔ البیہقی ج ۴ ص ۲۹۴ ۱۱۳۔ النسائی ج ۴ ص ۲۲۴۔ ولیس فیہا۔ انہ کان من اصحاب النبی ؐ

۱۱۴۔ الوسائل ج ۷ ص ۳۲۲ ۱۱۵۔ الوسائل ج ۷ ص ۳۳۲ ۱۱۶۔ البیہقی ج ۴ ص ۳۹۶

۱۱۷ــــ البیہقی ج ۴ ص۳۹۹ ۱۱۸ــــ مسلم جلد ۲ ص۱۶۳ ۱۱۹ــــ مسلم ج ۳ ص۱۶۶

۱۲۰ــــ مصنف عبدالرزاق ج ۴ ص۲۹۴ ۔ وابو داود ج ۲ ص۳۲۲ ۱۲۱ــــ البخاری ج ۳ ص۴۹ و ۵۰

۱۲۲ــــ النسائی ج ۴ ص۲۰۹ و ص۲۱۰ و ص۲۱۱ و ص۲۱۲ و ص۲۱۳ و ص۲۱۴ و ص۲۱۵ و ص۲۱۶ و ص۲۱۷

۱۲۳ــــ مصنف عبدالرزاق ج ۴ ص۲۹۴ وابو داود ج ۲ ص۳۲۲ ۱۲۴ــــ البیہقی ج ۴ ص۳۹۵

۱۲۵ــــ الترمذی ج ۳ ص۱۴۱ ۱۲۶ــــ مسلم ج ۳ ص۱۶۵ ۔ وفیہا اختلاف فی التقدیم والتاخیر ۔

۱۲۷ــــ مصنف عبدالرزاق ج ۴ ص۲۹۵ ۱۲۸ــــ ابن ماجہ جلد ۱ ص۵۴۶ وفیہ اختلاف فی التقدیم والتاخیر ۔

۱۲۹ــــ النسائی ج ۴ ص۱۹۸ ۔ وفیہ اختلاف فی التقدیم والتاخیر ۱۳۰ــــ ابوداؤد ج ۲ ص۳۳۷

۱۳۱ــــ الحمیدی ج ۲ ص۲۶۸ ۱۳۲ــــ الوسائل ج ۷ ص۲۹۹ ۱۳۳ــــ البیہقی ج ۴ ص۲۹۶ ۔

۱۳۴ــــ البخاری ج ۳ ص۳۳ ۱۳۵ــــ النسائی ج ۴ ص۱۶۹ و ص۱۷۰ و ص۱۷۱ ۱۳۶ــــ الوسائل ج ۷ ص۳۰۳

۱۳۷ــــ البحار ج ۹۲ ط ح ص۲۴۹ ۱۳۸ــــ الوسائل ج ۷ ص۳۰۲ ۱۳۹ــــ البحار ج ۹۳ ط ح ۲۵۷ ص۲۵۵ البحار ایضاً

۱۴۰ــــ البیہقی ج ۴ ص۲۹۷ ۱۴۱ــــ البیہقی ج ۴ ص۲۹۷

۱۴۲ــــ الترمذی ج ۳ ص۱۶۳ ۔ وفی لفظ الترمذی اختلاف بالتقدیم والتاخیر